

نَلِ لَا إِسْكَانَكُمْ عَلَيْهِ أَجْلَانَ الْمَوْدَنَ فِي الْقُرْبَىٰ

Part II  
From page 304 to 508

## صلوة العترة

ابن قتيبة

# صلوة العترة

علام حليل شیخ سیامان حسینی بخشی، قندوزی ہنخی سنی مقتنی عظیم قسطنطینیہ

ترجمہ و حواشی

از جناب مولانا ملک محمد شریعت صاحب افتخار ملتان

حسین رضا مشیر

علی یحنا حاجی الحرسین الشیرین ملک صادق علی صاحب عرقانی

اپنے الشکر کے رسول ہی۔ فرمایا میر اس بات نامہ بیان کرد، انہوں سنھے، اپنے محمد بن عبد اللہ بن عبید الملہب بیں۔ فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ مجھے یہ سے اہل کے بارے میں تکلیف دیتے ہیں، خدا کی تھیم پر ہے اہل بارے کے معاشرے افضل ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بارے میں تکلیف دیتے ہیں، خدا کی تھیم پر ہے اہل بارے کے معاشرے افضل ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ناٹرا ملکی کسے باعث انعام سمجھتا ہے کہ جنہیں کو کھوئے گئے۔ اپنے انعام سے فرمایا تھا۔ لوگوں کو مجھ سے ادبیت اور درستے لوگوں کو مجھ سے ثابتی کا درج حاصل ہے۔

شما مجھ، لفڑا کا بارے کے پیچے زیر ہے اور ایک بارہ پستھن ہے، لفڑا اس کو لکھتے ہیں جو جہاڑا دے کر جھوٹ پھینک دی جائے۔ شجھر کے معنی جلدی اور درست کے ہیں۔ شفراں پر کھڑے کو لکھتے ہیں جو جسم سے لا ٹکا کرتے ہے اور دنار اور پکڑے کو لکھتے ہیں جو پیسے پر کسے کے اور پر کرتے ہے۔ (رسول اللہ نے اپنے قرابدانوں کی سیکھی لفڑا شوار اور انعام کیلئے فضل دنار استعمال فرمایا ہے)

۴۔ بی بی نائٹر سے مرغ فقار دیتے ہے کہ جب ایل نے کماکہ میں نے مشرق اور مغرب کا کوڑہ کوڑہ جہاں مایا، لیکن مجھے چور صلح سے انسان کوں آدمی نہیں ملا۔ اور نہ ای داد بالآخر سے، فضل کسی بارپ کی اولاد می ہے۔

۵۔ بعد از استاد، حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اسے کہ رہ بھی باقی قسم سے اسی نات کی جس نے مجھے حرب کے ساتھ بھی بنا کر پہنچا۔ اگر میں جنت کے در میں رہے، کی جس کو پکڑوں، تو جنت میں رہوں کی، تم سے ابتدا کر دوں گا۔

۶۔ امام الحافظ رحمۃ اللہ علیہ میں ایں ایسا ہے کہ دوست کرتے ہیں کہ جانب صفتی کا ایک فرزند نبوت ہو گیا، اور اپ اس پر، وہ سی لفظیں اور رسول اللہ نے فرمایا، اسے پوچھی تم کیوں نہ کر کر، تم اس جو بچہ اس نوام کے زادوں میں نہ فوت ہو گیا اس پیکے کا ٹھوڑی جنت میں رہو گا۔ جب صفتی بابر صلی اللہ علیہ وسلم زادی سے ایک آدمی کی معاشرہ کو کیا۔ تو اس سے اپنے کو الجیل موحی کی فرازت اللہ کے ہاں کوئی فائدہ نہ دستے گی۔ یہ میں کو صفتی رسپڑی، اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا۔ اسے پوچھی کیا نہ کر کر۔ میں نے جواب تھا کہ کہیں غلیک کہدی ہے صفتی کا کہا ہے کہ میں نے اپ کی فضیلت میں وہ بات بیان کی جو اس آدمی نے کیا ہے۔ رسول اللہ ناہافیں ہو گئے۔ فرمایا، اسے بال جلدی نماز کی اوڑ دو۔ اپنے بیرونی تشریعت سے لگئے۔ فرمایا لوگوں کو کیا پوچھیے جو یعنی کہتے ہیں کہ میری قربت کوئی فائدہ نہ دستے گی۔ قیامت کے بعد ہر سبب، اور اس بختم ختم ہو جائے گا۔ یہ میں یہاں سبب اور سب باقی سے گا، میری رحم دینا اور کافر نہیں کیا تو کیا ہے؟ تمدن خطاب و حقیقت عزیز نے لیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کر دیے ہیں۔ انہوں نے کہا کہا کہ کافر والی زین پر کھو رکھ دیت پیدا ہو گیا۔ میں نے اس بات کا ذکر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا۔ اپنے ناہافیں ہو گئے۔ فرمایا اے ہمال

سلہ عالیٰ کتاب اہل سنت دامیجات کے سلک کے پابندی میں اس وجہ سے حضرت ملکی اس حدیث دنیا کا صدر

ترذی نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن مذاہن نے لمبے کریم کے لئے دو گلے کریم کے لئے جو احادیث رسول پر قائم ہیں گے۔

۷۔ ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے وزین پر ایک لیکھنی پر پھر زیادہ یہ اللہ کا لاستہ ہے، پھر اس نے دایک بائیں اور لکھنی پھنپھی اور فرمایا وہ راستہ ہیں جو پر شیطان قائم ہے۔ اور لوگوں کو اپنی طرف بلاتھے ہے۔ رسول اللہ نے یہ ایت تلاوت فرمائی۔ یہ راستہ ہے جو سید علیہ اس کی پیروی کر دے اس حدیث کو حمد و شکرے اور داری نے بیان کیا ہے۔

۸۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے دو ایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیرستے مرنے کیا۔ پیری اُستہ سیہنہ الشکر کے امر پر قائم رہے گی۔ ان کو چھوڑ دئے والا اہمان کی خلافت کرنے والا کوئی لفظان نہیں پہنچا سکتا۔ حق کو لوگوں پر اللہ کا امر آ جائے گا۔ متفق علیہ، انتہت المنشکو

## کتاب فخار الحقیقی سے احادیث کا انتخاب

جو تربیا میں جزو پر مشتمل ہے۔ اس کے متعلق امام ابو حیان الجیلی حیثیت ای حق  
احمید عبد اللہ بن محمد بن الیجیج بھوبن ابراسیم جبریل اعلیٰ ہیں جو کہیں پیدا ہوئے۔ مولا  
پر خود اپنے شاضی المذہب ہیں، حرم تحریف کر کے نام ہیں۔ شریعت اللہ تعالیٰ پرینی  
ایک اونچا کتاب غریب الحجۃ کے قام سے وہ سب سے جو جامیں اللہ علیہ وسلم کے حاشیہ  
پر تجویی ہے، اور اس کی ایک دوسرا تالیف کا نام کہ المفرقة نی فتح محلی  
الحضرۃ رحمن اللہ علیہم ہے۔ یہ ایک مختصر کتاب ہے جو شہاب الدین سروہی  
جن کی طرف فلیقہ سہروردیہ ضریب بوتا ہے کہ تحریف کے معارف پر مشتمل ہے  
احمید عبد اللہ سیہنہ تک دنہ دے۔ وہ اللہ

۱۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ قریش کے کچو لوگ صفتی بنت عبد الملہب کی خدمت میں حاضر ہوئے جو تو  
ہمیں میں جاہیت کے زمانے کی باروں کا ذکر کر رہے تھے اور اپس میں ایک درستے پر فخر کرتے تھے۔ صفتی  
نے کہا ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کر دیے ہیں۔ انہوں نے کہا کہا کہ کافر والی زین پر کھو رکھ دیت  
پیدا ہو گیا۔ میں نے اس بات کا ذکر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا۔ اپنے ناہافیں ہو گئے۔ فرمایا اے ہمال  
صلوٰۃ کی آذان پہنچ کر دیو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ملکی اس حدیث دنیا کے صدر

۱۴۔ دائریں اسق را دیت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد اکام علیل سے کن نہ کو اکانہ سے تریش کو اور قریش سے اولاد نہ فرم کر اور مجھے اولاد داشم سے منجب کیا۔

۱۵۔ عباس بن عبدالمطلب سے دوایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ باقی معلوم ہوتیں جو لوگ کہ کرتے تھے۔ آپ نبیر پر تشریف لے گئے اور فرمایا۔ میں کون ہوں؟ انہوں نے کہا۔ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ فرمایا۔ میں محمد بن عبدالمطلب کو تشریف دیں کہم اس سے بچے تکلیف دی اور جس نے تھے تکلیف دی اس نے جس نے بیوسے قرابت دار کو تکلیف دی اس نے بچے تکلیف دی اور جس نے تھے تکلیف دی اس نے بچے تکلیف دی اور جس نے بچے تکلیف دی اس نے اصل عذر و حمل کو تکلیف دی۔ غائبے اس سے اصل عذر و حمل کو تکلیف دی۔ غائبے اس سے اصل عذر و حمل کو تکلیف دی۔ میں تھیں میں باشنا تو بچے بھرپوں تھیں میں رکھنے والوں سے میں نظر کیا ہے۔

۱۶۔ ایں عباس سے روایت ہے کہ ایرے پاپ عباس نے رسول اللہ کو خدمت میں عرض کیا۔ سے اللہ تعالیٰ کے رسول ہم لوگ باہر چھٹے تھے اور تم نے دہل لوگوں کو دیکھا اور پس پہنچنے کر رہے تھے۔ جسپ بیس (دھماں) نے کہا کہ اپنے دہل اور صحن اللہ علیہ وآلہ وسلم غرضناک ہو گئے۔ اور اسے کا ایسے اپنی دوڑنے کو ہوں کے دھماں میں نہ کیا تھا۔ فرمایا خدا کی تھم آدمی کے دہل میں اس دقت نکل ایسا ہی داخل ہیں کو تاجیت تک قبول ہے۔

۱۷۔ حاشیہ، صفحہ گزشتہ، کہ جاب ام کلموم حضرت فرشی زوجہ نیں بھتی اور یہ دعویات محسن زیب داستان کی خاطر تھے۔

۱۸۔ اور تعلق کتاب نے بغیر جواب میں کہ اسی دعوی کو درج کر دیا ہے۔ جگہ ترین کے اور ادنی کا سلطان تھے۔ اور تعلق کتاب نے بغیر جواب میں کہ اسی دعوی کو درج کر دیا ہے۔ جگہ ترین کے اور ادنی کا سلطان تھے۔

۱۹۔ حضور سیدنا احمد بن حنبل کے محدثین پر بحث سے وجہ و دلائل کرتے ہیں۔ یہاں تک ترقی دلات کرتے ہیں کہ یہ من گھرست قدر ایریں بنت علی سے ہرگز نہیں ہوئی۔ اس جگہ اس تنالہ در فیروز نکل کے میان کا مضمون ہے میں یہ ایک حقیقت مسلم ہے کہ ایسا اختراع کیا گیا ہے۔ ایم قائم نے سیکھ دین و فتنی اور جعلی حدیث وضع کر کے اہل بیت رسول کے پاکیزہ دامن کو دھڑکنے والے ہم سے اپنی بھیت رسول کی فہمیت کو کم کرنے کی خاطر یہ بات تلاشی ہے۔ میں اس دلائل کے بطلان پر ہوں اکارش کی۔ میرزا شام نے بھول و حدیث بدلنے کے لئے باقاعدہ تحریک، دارماہرین اور سلسلہ تحریک کر رکھتے ہیں۔ جن کا لامہ دلیل عرض کرتا ہوں۔

۲۰۔ حضور سیدنا احمد بن حنبل کے محدثین پر بحث سے اور ام کلموم کو دوسرے کارادیتے۔ لامہ احتلافہ ہمیں کہنے والا کوئی تر عبید اللہ بن راشی سوتیلی مل کر اکارتا ریکھ کر حل جاتے اور ام کلموم کو دوسرے کارادیتے۔ لامہ احتلافہ ہمیں کہنے والا اور زیر فرزما پری سوتیلی مل کی تلقی ریکھ کر حل جاتے۔ اگر اسے اون و فاسد کی اونی سی جھلک دیکھیں تو ترا حضرت مسلم

۲۱۔ تحریک اور کتاب استیغنا لاظہ کریں جو عرب دیاں ہیں جب اثرت سے نتائج ہو گئی ہے۔ علام مجتبی مدینا رحمہ نے بھی اس

۲۲۔ تحریک اور کتاب کا پروپرے کا پروپرے جبار اکارا کے اخونقل کر دیا ہے۔ ۱۲۔ رجی فرہیت (عنی عرض)

پسند کی کہیرے اور رسول اللہ کے درمیان سبب اور ضم تاثیر ہے جاتے۔

۱۔ المہر پر مدد دایت ہے کہ صحیہ بیفت الی طلب رسول اللہ کو خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور طلب کیا یا رسول اللہ

کو اور قریش سے اولاد نہ فرم کر اور مجھے اولاد داشم سے منجب کیا۔ عباس بن عبدالمطلب سے دوایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھانا مٹھا کھانے کوئے ہوئے ہو گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں تکلیف دیتے ہیں

جس نے بیوسے قرابت دار کو تکلیف دی اس نے بچے تکلیف دی اور جس نے تھے تکلیف دی اس نے

بچے تکلیف دی اور جس نے بچے تکلیف دی اس نے اصل عذر و حمل کو تکلیف دی۔ غائبے اس سے اصل عذر کیا ہے۔

۲۔ ایں عباس سے روایت ہے کہ ایرے پاپ عباس نے رسول اللہ کو خدمت میں عرض کیا۔ سے اللہ تعالیٰ کے

رسول ہم لوگ باہر چھٹے تھے اور تم نے دہل لوگوں کو دیکھا اور پس پہنچنے کر رہے تھے۔ جسپ بیس (دھماں) پر چھپ ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غرضناک ہو گئے۔ اور اسے کا ایسے اپنی دوڑنے کو ہوں کے دھماں میں نہ کیا تھا۔ فرمایا خدا کی تھم آدمی کے دہل میں اس دقت نکل ایسا ہی داخل ہیں کو تاجیت تک قبول ہے۔

۳۔ حاشیہ، صفحہ گزشتہ، کہ جاب ام کلموم حضرت فرشی زوجہ نیں بھتی اور یہ دعویات محسن زیب داستان کی خاطر تھے۔

۴۔ حضور سیدنا احمد بن حنبل کے محدثین پر بحث سے اور ام کلموم کو حضور سیدنا احمد بن حنبل کی بھیت

دوسرت تصور کرتے تھے۔ نبی کے ماں اپس کی توقیت کرنی دلکی چھپی بات نہیں ہے۔ اگر جاب ام کلموم حضرت علیہ السلام کی بھیت

تھی تو اس کے بعد جاب ام کلموم اسی سر ہو کر در پر چڑافی لگیں۔ کو فادر شام کے درا دروں میں اپنے

کوئی تر عبید اللہ بن راشی سوتیلی مل کر اکارتا ریکھ کر حل جاتے اور ام کلموم کو دوسرے کارادیتے۔ لامہ احتلافہ ہمیں کہنے والا

اوہ زیر فرزما پری سوتیلی مل کی تلقی ریکھ کر حل جاتے اور ام کلموم کی اسی سری کے دنت، جناب سیدنا شعبان برخاش مریں ترقیات جناب عبد اللہ

نات پر ایک بھت طیار حضرت آتا ہے۔ جناب عبد اللہ بن عمر کا خاموش رہنا اس بارے پر دلائل زیادہ ربانی

۱۷۔ زید بن اوقیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیم نے ہمیں کہا ہے پوکر خطبہ دیا۔ احمد الفرازی تعالیٰ کی حدود شنا بیان کی۔ فرمایا اے وگا! میں ایک انسان ہوں۔ عقر بیبی میرے پاس بیڑے رہے رب عروجیں کی طرف سے بلا دا آجائیں گے۔ میں اس کو قبول کروں گا۔ میں تم میں دو گرفتار حیزین چھوٹنے والا ہوں۔ پہلی کتاب غدھے جو برات اور نور پر متعلق ہے کتاب خدا کا ماقبلی سے پکارو۔ اور اس پر عمل کرو۔ اب نے اس پر استاد رہوں کو انجام اور رعنیت فلاں، فرمایا (دوسرے) میرے اہل بیت ہیں۔ تین مرتبہ فرمایا ہیں تھیں، اپنے اہل بیت کے تعلق ٹک سلوک کرنے میں التعلیم یاد دا تامروں۔ اپسے دیریافت کیا گیا۔ بعد زید اب کے اہل بیت میں شامل ہیں۔ فرمایا میرے اہل بیت وہ ہیں جو پر صدقہ حرام ہے۔ وہ اولاد علی، اولاد حجۃ، اولاد مغیل اور اولاد عیاس ہے۔ دیریافت کیا گیا کہ ان سب پر صدقہ حرام ہے۔ فرمایا مسلم نے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

۱۸۔ ابوسعید سے مرفقاً روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا عقر بیبی میرے پاس بلا دا آجائے گا میں اس کو قبول کروں گا۔ میں تم میں دو گرفتار حیزین چھوٹنے والا ہوں گا۔ اللہ کی کتاب جو ایک ضبط درسی کی طرح آسان سے کر زین ٹک بھی ہوئی ہے اور میری اولاد جو میرے اہل بیت ہیں۔ پھر الہیف و خیر خانے اس بات سے مطلع کیا ہے کہ درلن اس دست تک صدر اون گے۔ حتیٰ کہ میرے پاس حوض پر دالہ ہوں گے۔ دیکھو ان میں میر کیا لحاظ کر کتے ہو؟ اس حدیث کو امام احمد نے سند میں بیان کیا ہے۔

۱۹۔ عبد العزیز سے روایت ہے کہ میر کو حلم نے فرمایا میں اور میرے اہل بیت جنت میں درجت کی مانع وجد ہوں گے اور اس درجت کی شاخیں دنیا بیں ہوں گی۔ جو شخص اللہ کے ساتھ پر جن چاہے اسے چاہئے وہم سے محبت کرے۔ اس حدیث کو ابوسعید نے کتاب شرف النبوة میں بیان کیا ہے۔

۲۰۔ عبد العزیز نے کہا کہ میر کی صلم نے فرمایا۔ میر میں میر ای اسنے میرے اہل بیت کے انعامات کرنے سے افراد موجود ہوں گے جو ان کو غایبیوں کی میر پھیری۔ باطن پرستی کی حیلہ رازی اور بابا لوہی کی رفع کے لئے رکھنے گے۔ تین بیرون ہر یہا چاہئے کہ تمارے آخر نے تین الائکی ناہ پر داں دیا ہے۔ دیکھو! تم کس کے ذریعی شامل ہوتے ہو۔ اس حدیث کو مانع وجد سے روایت ہے۔

۲۱۔ امام ابی حییں بن محبہ پر خباہ سے روایت کرنے کرنے میں اس کو کہا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ میر کے امان کا باعث یاں اور بہرے اہل بیت میری ائمہ میں کہا ہے۔ اس کا باعث ہے۔

۲۲۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اس کے ساتھیوں کے ماموں ہوئے اماں میں جب تک ختم ہو جائیں گے تو امان والے ختم ہو جائیں گے۔ میرے اہل بیت کو یہیں تک ماموں کے تھے باعث ہے۔

کوئی نے یہ بات رسول اللہ کی خدیست ہیں غرض کر دی۔ رسول العڑاں حالت میں باہر تشریعت کرنے کا اپ اپی چادر کو زین پھیلیت رہتے تھے اور اپ کے دلوں خداوندی کسرخ تھے۔ ہم لوگ گردہ انعامات اپ کا عرصہ اور بارا اصل اپ کے چادر پھیپھی اور اپ کے خداوند کے سرخ ہو جانے سے معلوم کرتے تھے۔ مگر لوگ تھیاروں سے پس برکار اپ کی خدیت ہیں حاضر رہتے۔ عرض کیا بار رسول اللہ حکم زندیقے، کیا چلتی ہیں، قسم ہے اس ذات کی جسی نے اپ کو ختنے کا حکم دیں تو تم ان میں اپ کا حکم چاری کر دیں گے۔ رسول اللہ نے مبشر پر چادر اور آپی اولاد کے تسلی کرنے کا حکم دیں تو تم ان میں اپ کا حکم چاری کر دیں گے۔ فرمایا ہاں اللہ کا رسول ہوں۔ فرمایا اے توگرا میں کون ہوں؟ انہوں نے کہا اپ اللہ کے رسول ہیں۔ فرمایا ہاں اللہ کا رسول ہوں۔ لہن میر نسب نہر بیان کرو۔ کہا، اپ محمد بن عبد الرحمن عبد مناف بن ہاشم بن عبد مناف ہیں۔ فرمایا۔ ہاں ایسا ہی ہے۔ فرمایا میں اولاد آدم کا سردار ہوں۔ میں دھماغ خوش ہوں گا جو سب سے پہلے اپنے سر سے مٹی تو چھاڑ دیں گا رقبے اٹھوں گا) میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا۔ میں لاوار احمد کا نہل ہوں۔ میں اللہ کے ساتھ میں اس سر دلت بیٹھوں گا۔ جب اللہ کے سرا اصلیں مدد نہ رکھتا بلکہ میں اسیات پنځوں کرتا ہوں کو کیا پہ گیا ہے جو خیال کرتے ہیں۔ کہ میر اشتادھر قرابت کو قی خاتمه نہ دے کے اپنے جا اور حکم کو بھی خاتمه دے گی۔ خاتم حکم میں کے دستیبیے ہیں۔ میں مفرد شفاقت کو دل کا اور یقیناً اتنا کر دیں کا جتنی کہ جوں کی میں شفاقت کروں گا۔ وہ بھی (دوسری کی) شفاقت کرنے لگ جائے گا۔ میر کوئی خاصی فلاح شفاقت کے سلسلے میں راضی نہ ہے) پہلا ہو جائے گی۔

۲۱۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ میر سے باپ نے عرض کیا اسے اللہ کے رسول خاص اپ کے سر امام دیئے ہیں۔ ان کی وجہ سے اپ نے ہمارے لئے وہیں کے فلک میں کہ درلن کو چھوڑا ہے۔ فرمایا جب تک لوگ اللہ کی خاطر اور میری قرابت کی خاطر تعجب درست نہ کیجیں گے۔ اسی قات کا بیان کے وعده پر فائز ہیں ہوں گے۔

۲۲۔ افس سے روایت ہے کہ المتقان کی یہ آیت اولیٰ نہاید داں بصارے اولاد عبد الملائک تھے۔

۲۳۔ زید بن رارے سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میں تم لوگوں میں دو چیزیں تجویز کرنے والے ہوں۔ اگر ان میں پڑھو دے گے تو ہرگز ہرگز کارا نہ ہو گے۔ تکیہ ان میں دوسری سند پڑھائے وہ کتاب خداوندی پڑھائے۔ رسی کی طرح آسانی سے سلے کر زین تک پکی ہو ڈاہے۔ اور دوسرا (میری اولاد ہے) جو میرے اہل بیت ہے۔

۲۴۔ میر اس وقت تک جوانہ ہوں گے حتیٰ کہ میرے پاس حوقی پر دار ہوں گے۔ دیکھو ان کے باعث میں میر کی لحاظ رکھتے ہوئے۔

- ۱۹- حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جس پر میرے اہل بیت وارثوں کے امیری اُنٹ سکھ جو دُنے والے ان کو خدمت نہ کر سکا، اُن وعاظیں سیدہ الطیبین کی طرح سے ہوئے ہوں گے۔
- ۲۰- مولانا بن ابی لیسوں سے روایت ہے کہ مجھے کہبہ بیگ بھرے خادم جس سے مکاکیں ایک تکون تماری خدمت میں بیٹھ کر تباہی، جس اُنیں نے رسول اللہؐ سے سننا تھا، میں نے کہا انہوں نے تکون خدمت کیجئے۔ کہم لوگوں نے رسول اللہؐ کی خدمت میں عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ اپنے درود کس طرح بھجو چاہئے۔ فرمایا اس طرح کہا کہ وہ الشیخ
- صلح علی محمد وعلیٰ اہل محمد کا صلیت علی ابی عصیع انشک حمید مجید
- ۲۱- جابرؓ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے نماز ادا کی اور قم نے اس نماز میں نمر اور اہل محروم درود و بھیجا، میں خیال نہیں کرتا کہ اسی نماز مقبول ہی ہوگی۔
- ۲۲- انہیں نے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہم اہل بیت کے ساتھ کسی شخص کا خیال نہیں کی جاسکتا۔
- ۲۳- ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ سے فیض کر دی جو عالم تھے کیا، ایسا کیا دستی کی وجہ سے مجھ سے بھیت کر دی۔ اہمیتی بھیت کی وجہ سے مجھ سے کر دی۔
- ۲۴- حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا، الکسی فرد سے میرے اہل بیت کے کسی شخص سے کوئی ادلدی عربت کرنے والا ان کی ضروریات پوری کرنے والا۔ جب مجید ریاضی احمد پیشانی کی دفاتر اس کے پانیوں کے امیری کو سمجھ کرتے دالا، ولی امداد بانی سے اُنہوں نے دوست رکھنے والا اس حدیث کو اہم علیؓ نے سامنے پالا ہے میں آنسو کا لکبیق قتل و میا اخلاق تعالیٰ ایسے شخص کو جنت عطا کرے گا۔
- ۲۵- عمران بن حمینؓ نے رسول اللہؐ سے سیدی صدر سے میرے اہل بیت کرنے کی سوال کیا کہ میرے اہل بیت کا کوئی شخص ہاں میں داخل نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے میرے درخواست کو قبول کیا۔
- ۲۶- حضرت علیؓ رسول اللہؐ سے روایت کرتے ہیں۔ اُپنے کہا اے میرے التیر راگ تیرے رسول کی اولاد ہیں۔ ان کے نمائندوں کو ان کے نیکوں کے پر درکر دے۔ اور پھر یہ سارے میرے التیر راگ تیرے رسول کی اولاد نہ ہے ایک دلیل ہے۔ میں نے خدمت میں عرض کیا اللہؐ نے کیا دیا ہے۔ فرمایا تماس سا تھا اسیکار دینی ہے اور قم سے بعد میں اُنے والوں کے ساتھ اپنے کے نامیں دیا ہے!
- ۲۷- حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا میرے اہل بیت کی مثال کتنی نوح کی مانند ہے جو اس پر سواد پر انجات پایا جس نے اس کو جھوڑ دیا وہ غرق ہو گی۔
- ۲۸- اُن شہود کشے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہم وہ اہل بیت ہیں، جو اے ساتھیوں کے مقابل میں آخر کو پسند کیا ہے۔ میرے پیغمبر نے اہل بیت تکلیف اور سماں اپنے اُن قداروں کے اور شروں

- اگر یہ اہل بیت ختم بوجاہیں گے تو زین دلے ختم ہو جائیں گے۔
- ۱۹- حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اے اولاد خاتم نبی سے اس ذات کی جس نسبت مجھے ختم کے ساتھ نبی بتا کر تھیما، اگر میں جنت کے دروازے کے درجہ پر کوئی کوئی دُنیا نہ مہارے ساتھ وہ جنت کے باختر ابتداء کر دیں گا۔
- ۲۰- ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہم لگ کے اہل بیت ہیں ہمارے ساتھ کسی شخص کا قیاس نہیں موسکتا۔
- ۲۱- عبد الرحمنؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جس شخص نے میرے اہل بیت کے بارے میں میری حداد کی تو اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا دے لیا۔
- ۲۲- عبد الرحمنؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ایک درجہ کے اہل بیت کے بارے میں بھائی کرنے کی وصیت کر دی۔ میں کل رقیافت کے درجہ اُنی کے بارے میں قسم سے جھکا کر دیا، اور جس شخص کا مقابلہ میں بول گا اس جس شخص سے میں جھکا کر دیا گا وہ اُن میں داخل کی جائے گا۔
- ۲۳- حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا میں قیامت کے درجہ پر شخصوں کی شفا عادت کر دیں گا اہمیتی ادلدی عربت کرنے والا ان کی ضروریات پوری کرنے والا۔ جب مجید ریاضی احمد پیشانی کی دفاتر اس کے پانیوں کے امیری کو سمجھ کرتے دالا، ولی امداد بانی سے اُنہوں نے دوست رکھنے والا اس حدیث کو اہم علیؓ بن موسیٰ رضا علیہ السلام نے روایت کیا ہے۔
- ۲۴- ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کوئی شخص کو نعم کے دریاں کھو دا بکر نہ فراز پڑھے اور روزہ رکھے۔ پھر اس حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے کہ وہ اہل بیت میرے بھیت رکھنے کا بر سایہ شخص اُنگ میں داخل ہو گا۔
- ۲۵- طلحہ بن عویش سے روایت ہے کہ بیان کیا جانا ہے کہ اولاد خاتم سے بھیت رکھنا ناقہ کی نعمت ہے۔
- ۲۶- ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اسے اولاد خاتم سے بھیت رکھنا ناقہ کی نعمت ہے۔
- ۲۷- مولانا کیا کہ دلیل یعنی سے روایت پوری تاکہ اُنکی وفات قائم رکھے اور اسے اگر کوہیا ہے اور اسے اسے اولاد خاتم سے بھیت رکھنا ناقہ کی نعمت ہے۔ اسے اولاد خاتم سے بھیت رکھنا ناقہ کی نعمت ہے۔
- ۲۸- اُن شہود کشے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا میرے اہل بیت کی مثال کتنی نوح کی مانند ہے جو اس پر میں داشت ہو گا۔
- ۲۹- اُن شہود کشے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جس شخص نے اہل بیت سے بھیت رکھنا، ملاقی ہے۔

جب اپنے ایسے موقع پر علیؑ کو اپنا قائم مقام بنا لایا تو اپنے کہا یا رسول اللہ اپنے مجھے عورتوں اور بچوں میں بخوبی فخر کرتے ہیں۔ تو رسول اللہ نے اپنے فرمادے اسے علیؑ کی قیاس بات پر ماٹی نہیں برکت کو مجھ سے وہ مزوات حاصل ہے جو ۲۰ دن کو موت کے حاصل ہے۔ مگر یہیں تو یہ کوئی کبھی نہیں برکت کا۔ میں نے خبری لڑائی کے بعد رسول اللہ کو فرمائی ہے سنایں کل علم اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول کو درست رفتہ بے اور اللہ اور اس کا رسول اس کو درست رکھتے ہیں۔ اللہ اس کے ماکھوں پر فتح الخصیب کر سے کا رسول نے غالباً علم عنایت کیا اور امراضے علیؑ کو فتح مندی عطا کی اور جب یہ آیت نازل ہوئی تعالیٰ انہیں اپنادن را بنا کر عورتوں کو رسیل نے علیؑ فاطمہ، حسن، حسین کو بھایا۔ اور فرمایا ہے میرے پالنے والے یہ میرے عبیت ہیں۔ ۵۷۔ اب اجنبی اس حدیث کو بیان کیا ہے میکن اس نے آیت تقدیم کیا اور اجنبی اس کی بجائے حدیث من کشت مولانا فعلی مولا کا کو بیان کیا ہے۔

۵۸۔ حضرت علیؑ نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے قادر، میر تم یہ دونوں نبی حسن حسین اور یہیں نے والار علیؑ قیامت کے رد ایک مکان میں بول گئے ہیں۔ ۵۹۔ زید بن ارایت نے ردا یت ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؑ، فاطمہ، حسن اور حسین سے فرمایا، یہی اس شخص کے ساتھ جگہ ہے جس سے تم نے جگہ کی اور میری، اس شخص سے ملکے ہے جس سے تم سے طبع کیا ہے۔ اب عباس سے ردا یت ہے کہ جب آیت تقدیم کیا اسے ملکوں علیہ، اجوجاً الامودۃ فی الفتنی نازل کیا تھی تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ دکھن لگ کیں؟ جن کے ساتھ محبت رکھنا ہم پر فرق ہے۔ فرمایا ۶۰۔ قادر اور اس کے دونوں فرزندیں۔ اللہ تعالیٰ نے میری مردودیت پر یہ مذکور کیا ہے کہ تم میرے ساہبیت کے ساتھ محبت رکھو۔ کیونکہ دردز قیامت اسی تقدیم سے ان کے باسے میں سوال کروں گا۔

حضرت علیؑ سے ردا یت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ آئے فاطمہ! اتم جانتی ہو کہ تمازقاً فاطمہ کیوں رکھا گی؟ میں نے فرق کیا یا رسول اللہ کیوں فاطمہ رکھا گی؟ فرمایا، اللہ تعالیٰ نے اس کو اس کی اولاد کو قیامت کے رد کی سے بحاجت دی ہے۔

امام علیؑ عالمیہ السلام نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے میری بیٹی فاطمہ، اس کی اولاد داد اس کی اولاد کو سنتے سلسلہ جگہ سیماز کھاتے۔ جس وجہ سے اپنے بیٹے میں پھر لے جائے۔

جس سے دیت جسکدھیں فرشتختی، تیر کی میٹی، فرشتختی ہر ہیں۔ سو دیت جیسی امور کیتے ہوئے میں تداریخ اپنے فرمادے علیؑ کی قیاس بات پر ماٹی نہیں برکت کو مجھ سے وہ مزوات حاصل ہے جو اور اپنے دل کے مذکور کی رفائل کے مذکور میں اس کا فرمائی جائے۔

یہ سے پھر یہی جتنی کہ داں ہے ایک قوم نو خارہو گی۔ اپنے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا جس کے دام سے ہے؛ جو جنگیے ہوں گے وہ لوگوں ہے اب بیت کا حق طلب کریں گے۔ لیکن وہ اپنی ابی بیت کا حق ادا نہیں کریں گے۔ دریا تین مرتبہ پایا کریں گے۔ پھر وہ لوگوں سے جادا کریں گے۔ وہ جہاد میں الیگر پر فتح پائیں گے۔ جو کچھ وہ چاہیں کے یہ لوگ اب بیت کے حق ادا کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ ۶۱۔ یہ لوگ ان سے اب بیت کا حق وصول نہیں کریں گے۔ یہ لوگ اس حق کا اہل بیت کے ایسے آدمی کے پس و کر دی گئی تھی نے زیریں کو عمل داشتاد سے اس طرح محشر کر دیا ہو گا جس طرح ۶۲۔ ایسے آدمی کو دعده کیا ہے۔ انہیں ہے جو شخص نے توحید کا اقرار کیا اور ملتی کے امر کو سراجام دیا ہے۔ اس بیت کا دعده کیا ہے۔ اب اجنبی سے زمانے کو پائے تو ان لوگوں کے زیرہ میں شامل ہو جائے۔ الحمد لله جو رسمیے بھری ہوئی لوگی۔ جو شخص یہی سے زمانے کو پائے تو ان لوگوں کے زیرہ میں شامل ہو جائے۔ الحمد للہ پر بیتے کے بیل کیوں نہ جان پڑے۔

۶۳۔ اثر سے ردا یت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا، میرے رب نے میرے صاحب خبریں اب بیت کے حق تھے اس کو عذاب میں نہیں کرے گا۔ ۶۴۔ حضرت علیؑ سے ردا یت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر حسکت کو حرام کر دیا ہے۔ جس نے میرے اب بیت پر حکم کیا، ان سے لاؤ کی یا ان پر شمارت گری کی، مکان کو کوئی نیاں دیا، ان جیسے کوئاں علیؑ پر ہٹانے کے بیان کیا ہے۔ ۶۵۔ اللہ تعالیٰ نے اس طرح حسرت کو حرام کر دیا ہے۔ ۶۶۔ اللہ تعالیٰ نے اس طرح حسرت کو حرام کر دیا ہے۔ ۶۷۔ مسیح بن معاویہ بن ابی سفیان نے اس طرح حسرت کو حرام کر دیا ہے۔ ۶۸۔ اللہ تعالیٰ نے اس طرح حسرت کو حرام کر دیا ہے۔ ۶۹۔ اللہ تعالیٰ نے اس طرح حسرت کو حرام کر دیا ہے۔ ۷۰۔ اللہ تعالیٰ نے اس طرح حسرت کو حرام کر دیا ہے۔

۷۱۔ ابو الحمراء نے اس طرح حسرت کو بیان کیا، مگر اس نے حسرت کو بیان کیا ہے۔ ۷۲۔ مسیح بن معاویہ بن ابی سفیان نے سعد کو حکم دیا کہ وہ اب رات کویں دیں، مسیح بن معاویہ بن ابی سفیان نے سعد کو حکم دیا کہ وہ اب رات کویں دیں، مسیح بن معاویہ بن ابی سفیان نے بیان فرمایا۔ ۷۳۔ مسیح بن معاویہ بن ابی سفیان نے اس طرح حسرت کو حرام کر دیا ہے۔ ۷۴۔ مسیح بن معاویہ بن ابی سفیان نے اس طرح حسرت کو حرام کر دیا ہے۔ ۷۵۔ مسیح بن معاویہ بن ابی سفیان نے اس طرح حسرت کو حرام کر دیا ہے۔ ۷۶۔ مسیح بن معاویہ بن ابی سفیان نے اس طرح حسرت کو حرام کر دیا ہے۔ ۷۷۔ مسیح بن معاویہ بن ابی سفیان نے اس طرح حسرت کو حرام کر دیا ہے۔ ۷۸۔ مسیح بن معاویہ بن ابی سفیان نے اس طرح حسرت کو حرام کر دیا ہے۔ ۷۹۔ مسیح بن معاویہ بن ابی سفیان نے اس طرح حسرت کو حرام کر دیا ہے۔ ۸۰۔ مسیح بن معاویہ بن ابی سفیان نے اس طرح حسرت کو حرام کر دیا ہے۔ ۸۱۔ مسیح بن معاویہ بن ابی سفیان نے اس طرح حسرت کو حرام کر دیا ہے۔ ۸۲۔ مسیح بن معاویہ بن ابی سفیان نے اس طرح حسرت کو حرام کر دیا ہے۔ ۸۳۔ مسیح بن معاویہ بن ابی سفیان نے اس طرح حسرت کو حرام کر دیا ہے۔ ۸۴۔ مسیح بن معاویہ بن ابی سفیان نے اس طرح حسرت کو حرام کر دیا ہے۔ ۸۵۔ مسیح بن معاویہ بن ابی سفیان نے اس طرح حسرت کو حرام کر دیا ہے۔ ۸۶۔ مسیح بن معاویہ بن ابی سفیان نے اس طرح حسرت کو حرام کر دیا ہے۔ ۸۷۔ مسیح بن معاویہ بن ابی سفیان نے اس طرح حسرت کو حرام کر دیا ہے۔ ۸۸۔ مسیح بن معاویہ بن ابی سفیان نے اس طرح حسرت کو حرام کر دیا ہے۔ ۸۹۔ مسیح بن معاویہ بن ابی سفیان نے اس طرح حسرت کو حرام کر دیا ہے۔ ۹۰۔ مسیح بن معاویہ بن ابی سفیان نے اس طرح حسرت کو حرام کر دیا ہے۔ ۹۱۔ مسیح بن معاویہ بن ابی سفیان نے اس طرح حسرت کو حرام کر دیا ہے۔ ۹۲۔ مسیح بن معاویہ بن ابی سفیان نے اس طرح حسرت کو حرام کر دیا ہے۔ ۹۳۔ مسیح بن معاویہ بن ابی سفیان نے اس طرح حسرت کو حرام کر دیا ہے۔ ۹۴۔ مسیح بن معاویہ بن ابی سفیان نے اس طرح حسرت کو حرام کر دیا ہے۔ ۹۵۔ مسیح بن معاویہ بن ابی سفیان نے اس طرح حسرت کو حرام کر دیا ہے۔ ۹۶۔ مسیح بن معاویہ بن ابی سفیان نے اس طرح حسرت کو حرام کر دیا ہے۔ ۹۷۔ مسیح بن معاویہ بن ابی سفیان نے اس طرح حسرت کو حرام کر دیا ہے۔ ۹۸۔ مسیح بن معاویہ بن ابی سفیان نے اس طرح حسرت کو حرام کر دیا ہے۔ ۹۹۔ مسیح بن معاویہ بن ابی سفیان نے اس طرح حسرت کو حرام کر دیا ہے۔ ۱۰۰۔ مسیح بن معاویہ بن ابی سفیان نے اس طرح حسرت کو حرام کر دیا ہے۔

سی پاکیوں چیزوں کو نکالے گا۔ اس نے ہمارا کوئی قسم اللہ تعالیٰ نے ان سے بہت پاک چیزوں کو نکالا۔

توضیح: اد شیخ بہ الادھام کے معانی میں ایک فرک دوسرے فرڈ کے ساتھ مسلک کیا۔ اسد جو کیا کے معانی میں استدلال نے تمارے نصف اور بحث کو نیک بحث بنایا۔

۵۴۔ علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ جبرائیل نے تائلہ کو کہا یا رسول اللہ، اللہ تعالیٰ آپ کو حلم دیتا ہے کہ  
میں اپنی بیوی فاطمہ کی شادی ملی سے کر دوں۔

۵۵۔ ابن مسعود سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فائدہ کو علی رضی اللہ عنہما کے ہاتھ میجاہا  
تو شرم دھیا کی وجہ سے جناب فاطمہ پسپکی عذری برگئی۔ رسول اللہ نے فرمایا میں نے تماری شادی علی  
سے اپنی خواہش سے نیلیں کی تھیں۔ بکر اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ میں تماری شادی اس سے کر دوں!

۵۶۔ اس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تشریف فراہٹتے۔ اپاک علی سے فرمایا یہ جس نے  
مجھے خردی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری بیوی فاطمہ کی شادی تم سے کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم دو دفعوں کی  
شادی پہاڑے چالیں ہمارا مقرب فرشتوں کو گواہ بنایا ہے۔ اور درخت طوفی کی طرف وحی فرمائی ہے کہ وہ  
حد المکین پر موتوں اصریاً قبیلوں کا پھاڑکیے۔ طوفی نے حورہن پر موتوں اور یاقوتوں کا پھاڑ کیا۔ حید  
اوی موتوں اور یاقوتوں کو دوڑ کر چلتی تھیں۔ وہ ان چیزوں دوسرے کو قیامتیک بیٹھا دیا۔

۵۷۔ امام علی رضا اپنے ہیئے طاہری کے سلسلہ روایات میں علی رضا رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔

آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میرے پاس ایک فرشہ  
آیا اور کہا یا رسول اللہ، اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کرتا ہے۔ احمد اپنے کتاب سے کہ میں نے لا اعلیٰ میں تیری  
بیوی فاطمہ کی شادی علیؑ اپنی طاہر سے کر دی ہے۔ اور رابطہ کی طرف کی شادی زین پر علی سے کر دو۔

۵۸۔ عطا ابن ابی ریاض سے روایت ہے کہ جب حضرت علی جناب فاطمہ الہبر کے سمعن اپنی خواہش کا انہصار  
(رسول اللہ سے) کیا، رسول نے آپ سے اس کے سوال کیا۔ آپ خاموش رہیں۔ رسول اللہ نے  
آپ کی شادی علیؑ سے کر دی۔

۵۹۔ ابن مسعود کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اسے فاطمہ، اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تیری شادی علیؑ سے کر دو  
اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حمل دیا کہ جنت میں ایک قطار میں بیٹھ جائیں۔ درخت طوفی کا حکم دیا کہ وہ اپنے اور  
بیٹھا کر اور زیورات کو اٹھائے۔ جبرائیل کو حکم دیا کہ وہ خطبہ پڑھے۔ جبرائیل نے جنت کے بیٹھ پڑھا کہ  
خطبہ پڑھا جب جبرائیل خطبہ سے خارج ہوئے تو درخت طوفی نے حورہن پر لٹکا کر اور قدم دوپون سے بہت

نشریجہ، طشت، ان حیثیت میں جو جماعت کے معانی میں آتا ہے جب طرح اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔ لہ  
یطمثہن اس تبلہم و لاجان

۵۶۔ اس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روحی نے طھانپی۔ جب آپ کو ہوش مگری تو مجھے سے فرمایا کیا تم  
جلستے ہو کہ جبرائیل کیا چیز ہے کہ اسے تھے ہیں نے عین کیا۔ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا  
اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کی شادی علی سے کر دوں۔ جاؤ، ہبہ جریں اور انصار  
کے سرداروں کو لے آؤ۔ وہ لوگ اسکھ ہو گئے پر آپ نے علی کی ناظر سے تزویریکا خطبہ ارشاد فرمایا۔  
تمام تعریفیں اللہ کے نئے ہیں جو اپنی صفت کے سارے خوبیوں سے۔ اپنی قدرت کے ساتھ عبارات  
کیا گیا ہے، اپنے غلبہ کی وجہ سے احاطت کیا گیا ہے۔ اس کے دبیہ اور عذاب سے ذرا جاتا ہے۔ زمین،

ادم، سماں میں اپنا حکم نا فذ کرنے والا ہے، اپنی قدرت سے مخلوق کو پیدا کیا۔ اپنے احکام سے ان میں  
تیز پیدا۔ اپنے دین سے ان کو عورت دی۔ اپنے ہمیں مددصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدری انہیں کرم بیانیا۔  
اللہ تعالیٰ جس کی عظیمت بندھے ہے نے دادا دمی کراں بیس سبب لاحق اور امر فرض قرار  
دیا۔ اس کے ذریعہ رحموں کو جایا اور دلگل کا ایک رشتہ میں پیدا کیا اور اس کو حبیا اور داما دفتر ادا دیا۔  
پر شاہب ہے اور دوہ داہت ہے جس نے پانی سے انسان کو پیدا کیا اور اس کو حبیا اور داما دفتر ادا دیا۔  
تیرا رب ہر چیز پر قدرت دالا ہے۔ اللہ کا حکم اس کی قضاۓ کی طرف جاری رہتا ہے اس کی قضاۓ  
اس کی قدر کی طرف جاری ہوئی ہے، ہر قضاۓ ایک قدر ہے، ہر قدر کے لئے ایک مدت ہے  
ہر مدت کا ایک قشید ہے اور جس چیز کو جاتا ہے مٹا تا ہے اور جس کو جاتا ہے باقی رکھتا ہے اور

اس کے پاس ام الحکاب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنی بیوی فاطمہ کی شادی  
علیؑ بن اپنی طالب سے کر دوں۔ تم لوگ گواہ رہو کر میں نے علیؑ کی ترمیح چاندی کے چار سو منقوال کے  
عین میں کر دی ہے۔ مگر علیؑ میں یا اس یا اس پر راضی ہوئے تو علیؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی کام کی وجہ سے فیض حاضر تھے۔  
رسول اللہ نے ایک طینت تازہ کھجوروں کا مٹکا کیا۔ اپنے اسے ہمارے سامنے رکھ دیا۔ مگر لوگوں نے جلدی  
کو کھایا، اس وراثاں میں حضرت علیؑ تشریف لائے۔ آپ کے چہرے کی طرف رسول اللہ نے دیکھ کر سکا دیا۔ اور  
فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں جو چاندی کے منقوال کے عین میں دوسرا رقم سے مارو

حق فرمہ ہے، تماری شادی فاطمہ کے کر دو۔ کیا اس بات پر راضی ہو، وہ حق کیا یا رسول اللہ میں راضی  
ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے تمارے رشتے کو جو لیکے اور تمادے سے جو کو نیک لکھتے  
ہیں یا اپنے اور برکت امدادی ہے اور قدم دوپون میں بیکت کو دلیعت کیا ہے اور قدم دوپون سے بہت

پسے اہل کے پاس اللہ کے نام اور اس کی برکت کے مالا تجاذب۔ اس طرح امام احمد بن حنبل نے حدیث کو اپنی کتاب مذاقہ میں ابو زید بعلت کی روایت سے بیان کیا ہے۔ لیکن اس میں یہ عبارت زیاد ہے۔ جتنا اللہ نے چاہا، اپنے دعا فراہی، پرانی کو پہلے علی کے بازوں پر پھر کا۔ پھر اس پرانی کو جناب فاطمہ للہ علیہ نماطل کے دوال نا خقول کے درمیان اور اپ کے سر پر پھر کا۔ وبا۔ قاتلہ استہم کے مارے اپنے پیڑے میں آجھ پر قی مکفین۔ اب نے فاطمہ فرمایا، میں نے شادی ختم کی اور شخص سے کی ہے جو یہے اہل میں زیادہ محبوب تھا۔ اپ نے دو قوں کے حق میں دعا فراہی۔ اس حالت میں اپنے کمرے میں تشریف لائے۔

۹۔ حضرت علی نے اپنی شادی کے مدرسے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کے بعد زیارت کم دو قوں اس وقت تک کی جاتی تھی اور اس بات سے اساقوف کے رہنے والے خوش ہوتے ہیں۔ عنصریہ بال دلوں سے دو فرزند پیش ہوں گے وہ دونوں دنیا اور آخوند میں رل گئیں گے۔ سردار ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس غرض کی خاطر جشن کر سکتا ہے۔ ۱۰۔ اس بات سے تیری انکھیں ٹھڈتی ہوئی چاہیں۔ اپ اولین اور دوسرا اس دو قوں کے سردار ہیں۔ ۱۱۔ امام علی رضا نے اس حدیث کو دوایت کیا ہے۔

۱۱۔ این عباس سے ردایت ہے کہ حسین نات فاطمہ علی کے باہ تشریف لائیں تو اس وقت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ کے آنکھے جل ہے تھے۔ جیسا کہ عین فاطمہ کے مابین میرکا نیل بائیں جل ہے تھے۔ مترہ زار تشریف فاطمہ کے مجھے پہنچے ہیں لہسٹھنے، یہ سب تشریفے الشتبارک و تعالیٰ کی تسبیح در تقدیس میان کرتے تھے حتیٰ کہ صحیح ہو گئی۔

۱۲۔ بیداری سے ردایت ہے کہ انصار کی ایک جماعت نے حضرت علیؑ سے کہا کہ اپ کو جناب فاطمہؑ سے شادی کر لیتی چھے ہے۔ حضرت علیؑ نے جناب رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میں اپ سے فاطمہؑ کی خاستگاری کرتا ہوں۔ اپ نے فرمایا اسے علیؑ تسلی خوش آہو ہو اور تھس ناہا مبدل ہو۔ حضرت انصار کے پاس تشریف لائے اور انصار اپ کا انتشار کر رہے تھے۔ حضرت علیؑ نے انصار کو اس بات سے آگاہ کیا جو اپ نے رسول اللہ سے سمعت فرمائی تھی۔ انہوں نے کہا تمارے اور قریب رسول کا فزاد مر جانا اور اپنا کافی ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ نے علیؑ کی شادی (نامہ) کی کردی۔ رسول اللہ نے فرمایا اسے علیؑ کے لئے دعوت دیجی ہے۔ بعد اس عبادہ نے پاہبریے پاس ایک بین دعا ہو گئے۔ انصار نے اپ کے لئے پھر صدع جس کو تجویز کیا جب شادی کی بیانات ہیں تو رسول اللہ نے فرمایا اسے علیؑ تم کوئی بات ذکر نا ہٹھ کریں تمارے پاس

لیا جس نے اپنے ساختی سے ان چیز دل کو زیادہ اٹھایا۔ اس نے اس بات پر فرمادیا کیا۔ اے میری بیٹی سنتیں ایہ اعداد اکافی ہے۔

۹۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ یہے پاس ایک فرشتہ آیا اور کہا یا رسول اللہ، اللہ تبارک ت تعالیٰ اپ سے کہتے ہے کہ میں دعافت طلبی کو حلم دیا ہے کہ اپنے اور برتوں، یا تو قل اور مختلف قسم کے حکوم کو اپنے اور اٹھائے۔ جب اپ فاطمہ کا عقد پسے علیؑ مل کر کیا تو طرفی ان چیز دل کو حجر العین پر نکھار کرے۔ اور اس بات سے اساقوف کے رہنے والے خوش ہوتے ہیں۔ عنصریہ بال دلوں سے دو فرزند پیش ہوں گے وہ دونوں دنیا اور آخوند میں رل گئیں گے۔ سردار ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس غرض کی خاطر جشن کر سکتا ہے۔ ۱۰۔ اس بات سے تیری انکھیں ٹھڈتی ہوئی چاہیں چاہیں۔ اپ اولین اور دوسرا کے سردار ہیں۔ ۱۱۔ امام علی رضا نے اس حدیث کو دوایت کیا ہے۔

۱۰۔ اس سے ردایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت ہو حضرت الپکارا حضرت عزیز فائز کی خاستگاری کے بعد حاضر ہوتے۔ علیؑ نے مجھ کہ کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اپ میری شادی فاطمہ سے کر دیں۔ اپ نے فرمایا کی تمارے پاس کوئی چیز موجود ہے؟ علیؑ نے عرض کیا ہے پاس ایک گورا موجود ہے۔ اپ نے فرمایا گھوڑا تمارے لئے ہو درست ہے۔ البتہ اپنی ندرہ کو فرشتہ کر دا دا۔ میں نے اس کو چار سو سی درہوں کے عرض میں فروخت کر دیا ابی نے وہ قریب رسول اللہ کی خدمت میں پیش کی۔ اپ نے کچھ رقمے کر دیا اسے بالاں اس رقمے سے ہمارے پاس خوشبو کو خرید کر لے آؤ، فاطمہ کے لئے الیکٹنیک تیکاری اور الپکاری چھوڑے کا تکمیر بتا دیں جس کے اندر بھجو کا گواہ بھرا ہوا ہو۔ مجھے فرمایا جب تک میں نہ مارے پاس داؤں کوئی بات دکنا۔ اپ ام این کے ساختہ تشریف لائے۔ فرمایا یہ ہے بھائی علیؑ ہیں۔ ام این نے عرض کیا ہاں اپ کے بھائی علیؑ ہیں۔ اپ نے اپنی دعافت کا عقد اسے کر دیا ہے، فرمایا ہاں! اپ کم میں تشریف لے گئے۔ فاطمہ کے زیماں میرے پاس بانی لاد۔ اپ نے گھر سے بیمار اٹھایا اور پانی دیکھ کرے آئیں۔ اپ نے پانی کر کے کراس میں اپنا لاباب دہن ڈالا، فرمایا، اے فاطمہ آگے بڑھو، اپ اگئے تشریف لائیں۔ اپ نے اپ کے ماہوں کے درمیان اور اپ کے سرپر پانی پھر کا۔ فرمایا سے میرے پاس لے والے میں مرد دشیطان سے اس کے اور اس کی اولاد کے متعلق تیری پناہ نا ملتا ہوں۔ اس کے بعد مجھے حکم دیا کہ بانی لاد۔ میں نے اٹھ کر پانی کا پیلا بھر پانی کا پیلا بھر اپ کی خدمت میں ساخت کیا۔ اپ نے لیکا اس میں اپ لعاب دہن ڈال دیا۔ اور اپ نے اسے میرے ماہوں کے درمیان اور سرپر پھر کا۔ فرمایا سے میرے اللہ ابیں شیطان مر بعد سے اس کے اور اس کی اولاد کے متعلق تم سے پناہ چاہتا ہوں۔ فرمایا اب

لئے۔ لانے سیرت میں یہ عبارت زیادہ کی ہے ”ابن بی عائشہ نے کہا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اپنے حوالہ میں کہا کرتے ہیں کہ آپ اور کسی پنکے کے ساتھ ایسا نہیں کرتے۔ فرمایا کہ میں جب جنت کا مستغانم وہ تابوں اور قاتلہ کی گردان چوتا ہوں۔“

فہرمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر کا عزم فرماتے تو جن المذاں سے آخر میں رات چھیت فرماتے وہ خاب ناظلہ بھوق تقبیں اور سفر سے واپسی پر جس شخص کے پاس سب سے پہلے کے سخت کوشادی کے لئے دعوت دلیلہ فزوری ہے۔ میان کیا ہے کہ مدد نے کہا ہیرے ذہنی اپنے سیرت کا لاتھ دہ بھی جناب فاطمہ بنتی ہجۃ القیم۔

الفطیب سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تراپنے کی ابتدا مسجد سے کرتے ہوئے درکعت نماز پڑھتے۔ اس کے بعد نماز کے گھر میں تشریف لاتے پھر انہیں میلات کے ہاں تشریف کرنا شروع ہے۔

الفطیل اسلام سے روایت ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے فرمایا اے فاطمہ اللہ تبریز سے غصب فتحیں اک اور تیری رضا مندی سے راضھی ہوتا ہے؟

فاطمہ علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اللہ اس کے رسول اور اس کے فرشتوں پا عضب کو پر جنت ہو جاتا ہے۔ جو کسی بھی کا خون بھاتا ہے یا کسی بھی کو اس کی اولاد کے بارے میں کوئی وحیا۔ اس حدیث کو امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا اے فاطمہ اللہ تبریز سے غصب

کا ایسا کبھی کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب میں (شب سراج) ہمہنگ پر گیا تو جبراہلی مجھے نہ کوئی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اے میں تمام کائنات کی عمر توں تک حضرت الحسین نہیں ہے جس کی اولاد تیری اولاد سے زیادہ ہو۔ تم کم صبر کی مالک عورت نہ بنتا۔ فاطمہ علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے چار خطوط کو زمین پکھیا، فرمادتم لوگ جانتے ہو کہ یہ کیا ہے۔

فاطمہ بنت حمداً میرم بنت عفران اور فرزعن کی میری اسیہ بنت رواجم ہیں۔

فاطمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا عرب ان کی بیٹی کے سوا فاطمہ جنت کی عمر توں کی بیادیں۔

فاطمہ عزیزین سے روایت ہے کہ فاطمہ بھی اسیہ بیگیں۔ رسول اللہ نے آپ کی عبادت کی، فرمایا۔ اے فاطمہ تماز کیا حال ہے۔ عرق کیا ہے۔ درمیں تکلیف ہے۔ میرا احمد میری بھوک کو بڑھاتا ہے اور ہیرے کو نہ کہ لئے کھانا نہیں ہے۔ فرمایا اے میں قم سیاست پر راضھی نہیں ہو کہ قم کا عاست کیا ہو۔

فاطمہ کو ہے دیتے۔

جناب عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ کی گردان

آجاؤں۔ رسول اللہ دلوں کے پاس تشریف لاتے، آپ نے بانٹنگ کی۔ اس سے وہنگیا۔ پھر بانٹ کر علی پھر چڑھتا کا۔ فرمایا، اے میرے اللہ اک دلوں میں بکت درجیت کر اور ان دلوں پر بانٹ کر علی پھر چڑھتا کا۔

نازل فرمادیں اور ان دلوں کے لئے پرکت مقرر کر اور ان دلوں کے رشتہ میں پیکت دے۔

اب الحسین نے کہا بخشنے کے معنی جماع کے میں، امام احمد بن حنبل نے رسول اللہ کے احادیث کے سخت کوشادی کے لئے دعوت دلیلہ فزوری ہے۔ میان کیا ہے کہ مدد نے کہا ہیرے ذہنی اپنے سیرت کا

یقیناً ہے اور فلاں نے کہا ہیرے ذہنی ہے اور فلاں نے کہا ہیرے ذہنی ہے۔

نے کہا ہیرے ذہنی ہے چیز سے۔

۴۴۔ جابر سے روایت ہے کہم رک حضرت علی اور جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا کی دعوت دلیلہ میں شام

لئے اور ہیرے ذہنی سے زیارہ پاکیرو دلیلہ کی دعوت کسی جھی نہیں دیکھیں۔ شب شیر کے پیچے کا سنتے

الله صلی اللہ علیہ السلام نے شلبیں کا لفظ امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے حق میں استقلال پایا ہے اور اللہ

ایسے ہی انتہا۔

۴۵۔ یہی مانستہ کا بیان ہے کہ آپ نے رسول اللہ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ حبیب نام

تک آپ اپنی زیاروں میں ڈال دیتے ہیں۔ ایسا صدمہ ہوتا ہے کہ آپ فاطمہ کو شدید

آپ ایسا کبھی کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب میں (شب سراج) ہمہنگ پر گیا تو جبراہلی مجھے نہ

کوئی۔ مجھے ایک سیب رہا۔ میں نے اس کو تناول کیا۔ وہ ہیرے لپٹت میں نظر بن گیا، جب اس سے میں آیا تو خدیجہ کے ساتھ نات لپسرکی۔ فاطمہ اسی نظر سے پیدا ہوئی۔ میں جنت کا حضرت

ہوتا ہوں تو فاطمہ کو بڑے دیتا ہوں۔

۴۶۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب فاطمہ کو بہت زیادہ بو سے دیتے تھے اور اس کا

کہا گیا کہ آپ فاطمہ کو زیادہ برے دیتے ہیں۔ فرمایا، جبراہلی مجھے جسی رات ۲۰ میں کی اون

میجرے جنت میں لے گئے۔ جبراہلی نے مجھے جنت کے قام پہلے کھلا لائے۔ ان سے ہیرے لپٹت میں

پیدا ہو گیا۔ خدیجہ کے شکر میں فاطمہ کا محل قرار پایا۔ جب میں ان کیلئے کامن پر تباہیں تو زین

دیتے ہے اس کچھ لول کی خوشیر حاصل کرتا ہوں جن کو میں نے رجھت میں کھایا تھا۔

۴۷۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ کنکنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے والپیں تشریف اس

فاطمہ کو بڑے دیتے۔

۴۸۔ جناب عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ کی گردان

کے مانے سیرت میں یہ عبارت زیادہ کی ہے ابی یعنی عائشہؓ نے کہا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ پر  
نکالا ایسا کرتے ہیں کہ آپ اور کسی نبی کے ساتھ ایسا نہیں کرتے۔ فرمایا کہ میں جب جنت کا مشستان  
نکالا تو قاتل کی گردن چرختا ہوں۔

ابن سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر کا عزم فرماتے تو جن العنان سے اخراج میں  
ستحبت فرماتے وہ خاب ناطق ہوتی تھیں اور سفر سے واپسی پر جس شخص کے پاس سب ہے پسے  
نکفہ لاتے وہ بھی جناب ناطق ہوتی تھیں اور۔

جابر سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ سفر سے واپس آئے تو اپنے نے اک ابتداء سجدہ کرتے  
ہوں تو درکوت نماز پڑھتے۔ اس کے بعد ناطق کے گھر میں تشریف لاتے پھر اپنی بیویات کے ہاں تشریف  
کرتے۔

ابن سعید سے روایت ہے کہ میں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فاطمہ اللہ تیرے غصب  
کرنے والا کو ادیتیہ رحمانی دھاندی سے راضی ہوتا ہے؟

جابر کے روایت سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اللہ اس کے رسول اور اس کے فرشتوں پر غصب  
کرنے کا سخت پر جاتا ہے۔ جو کسی بھی کا خون بھاتا ہے یا اسکی بھی کو اس کی اولاد کے بارے میں  
کہا جائے۔ اس حدیث کو امام علی رضا علیہ السلام نے بیان کیا ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اے میٹی تمام کائنات کی عمر توں  
کا اسکی نہیں ہے جبکی اولاد تیری اولاد سے زیادہ ہو۔ کتنے کم شہر کی مالک ہوتے نہ ہیں۔  
ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے جاہنحوٹ کو زمین پر کھینچا، فرمایا تم لوک جانتے ہو کہ یہ کیا  
کہاں کیا اللہ اور کوئی کام رسول بھر جائتے ہیں۔ فرمایا جنت کی عمر توں کی سرفار حذیرہ بنت

کو رحمت فرمیں بنت مکمل اور فرعون کی بیوی اسیہ بنت رواجم ہیں۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا عربان کی بیٹی کے سوا ناطق جنت کی عمر توں کی

کو رحمت فرمیں بنت مکمل اور گلیل۔ رسول اللہ نے آپ کی حیادت کی، فرمایا اے  
کہاں کیا حال ہے۔ عرض کیا ہے درمک تکلیف ہے۔ میرا ادیتیہ بھوک کو بڑھاتا ہے اور بیرے  
کو سچے سلاہ کھانا نہیں ہے۔ فرمایا اے میٹی قم بات پر راضی نہیں ہو کہ تمام کائنات کی اولاد  
کو رحمت فرمیں بنت مکمل کہاں گئیں؟ فرمایا وہ اپنے زانکی عمر توں کی سرفاریں اور قم اپنے زانے

آ جاؤ۔ رسول اللہ دلوں کے پاس تشریف لاتے، آپ نے بانی طلب کیا، اس سے دھونکا کیا  
پانی کو علی پر حجڑا کا، فرمایا، اے میرے اللہ! ان دلوں میں برکت دولیت کو ادا کو دلیت کو  
نازل فرمادا ان دلوں کے لئے برکت مقرر کو ادا کو دلیل کے دشت میں برکت دے۔  
ابوالحسین نے کہا ہے نسل کے معنی جماع کے میں، امام حسن حنبل نے رسول اللہ کے  
کے سخت کوششی کے لئے دعوت دلیل ہے ضروری ہے۔ بیان کیا ہے کہ مدد نے کہا میرے ذمہ  
میڈا ہے اور فلاں نے کہا میرے ذمہ یہ چیز ہے اور فلاں نے کہا میرے ذمہ ہے چیز ہے فلاں  
نے کہا میرے ذمہ یہ چیز ہے۔

۰۶۰ جابر سے روایت ہے کہم رَأَى حضرت علی اور جناب ناطق علیہ السلام کو دعوت دلیل پر  
لکھنے اور ہمیں اس سے زیادہ پاکیرہ و نیمہ کی دعوت کیجی ہیں وحیم۔ شبیل شیرک پرے کو کلم  
الله صلی اللہ علیہ وسلم نے شبیل کا لفظ امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے حق میں مستدل کیا ہے اور  
ایسے ہی لکھ۔

۰۶۵ بی بی عائشہ کا بیان ہے کہ آپ نے رسول اللہ کی خدمت میں بونک کیا یا رسول اللہ تیرے  
تو آپ اپنی زیادی فاطمہ کے مذہب میں ڈال دیتے ہیں۔ اسیہ صلیم ہوتا ہے کہ آپ ناطق کو  
آپ ایسا کیوں کرتے ہیں، آپ نے فرمایا جب میں (شب عروج) اسمان پر گیا تو جبل علیہ  
لے گئے۔ مجھے ایک سبب دیا میں نے اس کو تنادل کیا۔ وہ میری لپشت میں نظر پڑا  
سے واپس آیا تو حذیرہ کے ساتھ نات بسرا کی۔ فاطمہ اسی لفظ سے پیلا ہوئی۔ میں جنت  
کو تاہوں تو ناطق کو برسے دیتا ہوں۔

۰۶۶ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب ناطق کو بہت زیادہ پوسے دیتے  
کہا گیا کہ آپ ناطق کو زیادہ پوسے دیتے ہیں۔ فرمایا، جبراہیل مجھے جب میں نے  
بچہ جنت میں لے لئے، جبراہیل نے بچے جنت کے تمام جعل کیا ہے۔ ان کے سیریں  
پیدا ہو گیا۔ خیریجہ کے شکم میں ناطق کا محل قرار پایا۔ جب میں ان بھول کا مشستان پر تاہم  
دیتے ہے ان بھول کی خوشی حاصل کرتا ہوں ہم کو میں نے رہشت میں لکھا ہے  
۰۶۷۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ مکمل کیم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس  
ناطق کو پوسے دیتے۔

۰۶۸ جناب عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت قاتل

کلمہ دخل علیاً ذکریا المحتاب وجد عندہ اہم تھا تلیا یا مولیعانی لک ہند  
۷۔ حضرت علی سے روایت ہے کرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خلق کو خود بھئے۔ اچانک آپ کی خدمت میں  
جناب خاطر بدھی کا ایک ٹکڑا لایں۔ عنین کی بیس نے اپنے بنچے کے لئے رُنی تیار کی تھی اور اس سے ایک ٹکڑا  
آپ کی خدمت میں لائی ہوئی۔ آپ نے فرمایا اسے بھیجی تیوں بنچے کے رفاقت کے بعد یہ رُنی کا پہلا ٹکڑا ہے  
جس تیر سے آپ کے منہ میں واصل ہوئے: امام علی رضا علیہ السلام نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

۸۔ الایوب الفارדי نے کام کر رسول اللہ نے فرمایا جب قیامت کا درز ہوگا تو ایک آزاد ریسے والاعرض  
کے دعیاں سے آزاد ہے گا۔ اے اہل محشر اپنے سر پر یہ کرو اور اپنی آنکھیں بند کرو۔ تاکہ فطرہ بہت  
محدود ہے مراطع کے گرد بیانیں حساب فاتح کے ساتھ ستر ہزار حمد العین و الحمد بیانیں ہوں گی۔ آپ چھپتی ہوتی  
بجل کی طرح پل مراطع عبد رکھا یعنی گی۔

نام نے اپنی کتاب نامہ میں مختصر حضرت علی سے حدیث دیکھی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:-

رسول اللہ نے فرمایا، جب قیامت کا درز ہوگا تو پر دل سخت پچھے سے ایک آزاد دیستے وال آزاد دیگا  
اے اہل محشر اپنی آنکھوں کو خاطر بنت محمد سے بند کر لتا گا اپنے گرد جائیں۔  
ابو شریان نے بیوی عائشہ سے مختصر اور دیافت کی ہے۔

تشویح (البلان المرش) کے معنی عرش کا درمیان مراد ہے:-

حضرت علی نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میری بیٹی میدان حشر میں اس صورت میں نظریت لائیں گی کہ آپ کے  
سم سدک پر کامست کا ٹھوڑا ہو گا۔ جس کو آپ جیات سے گزندھا لیا ہو گا، مخفوقات آپ کی طرف  
دیکھو اور جیسا میں پڑھائے گی اس کے بعد آپ کو جدت کا بساں پہنچایا جائیگا۔ جو ایک ہزار  
لباس پر مشتمل ہو گا اس بساں پر سبز رنگ سے لکھا ہوا ہو گا، فاطمہ کو نسبت خوبصورت حالت، شاذی  
مورت، بالکل پورے احترام اور زیادہ شان و شرکت سے داخل کر دے۔ آپ دلہن کی طرح شان و شرکت  
سے جنت کی طرف نظریت لے جائیں گی۔ ادا آپ کے ادو گدستہ ہزار لونڈیاں ہوں گی۔  
(شرح الطیوان سے مراد ہے)

ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ فاتح نے اپنے نفس کو پاک دیا کیونکہ رکھا۔ اللہ نے آپ  
کو ادا آپ کی اولاد کو اگر پر حرام فرمادیا۔

۹۔ کام بنت علیں جاسب فاتح سے روایت کرتی ہیں۔ کہ میرے والصلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف  
نے فرمایا جسی دلخیل بیٹھے کہاں میں، میں نے برق کیا کہ ہم لوگوں نے صحیح اس حالت ہی کی ہے کہ ہمارے پاس

کی عذر لون کی سردار ہو۔ خدا کی قسم میں نے تیری شادی اس شخص سے کی ہے جو دنیا اور آخرت دوسرے  
بیس سردار ہیں۔ ۱۰۔ عافظ اللہ اسمہ مشق نے حدیث کو مفصل بیان کیا ہے اور یہ الفاظ اضافہ کئے ہیں۔ رسول اللہ  
نے فرمایا علی سے من ان بعض رکھے گا:

۱۱۔ حدیث رضی اللہ عنہ میں روایت ہے کہ جب میرے شکم میں فالمیں کا حمل قرار پایا تو جمل مجھے بہکا معلوم ہوا  
کہا، فاٹھ میں ساتھ میرے شکم میں باقی کرنی تھیں۔ جب فاطمہ کی سپیاں کا وقت ترہ بیا گیا تو جبے  
پاس چار عربیں تشریف لائیں جن کے درجہ سے خلصوں اور نصفلکن تھے، جس کی تعریف بیان سے باہر  
ہے۔ ان میں سے ایک عورت نے مجھے کہا کہ میری تیری ماں جاؤں، دوسروں نے کہ میری بنت مرام  
ہوں۔ تیری نے کہا میں موٹے کی ہیں لکنوم ہوں اور چھتی نے کہا میں میری بنت عران اور حضرت علی  
کی ماں ہوں۔ ہم تیرے پاس اس نے حاضر ہوئی ہیں کہ تیری دلالت کے اعلوں پر خام دیں۔ فاطمہ پہلے اور  
گئیں اور پہلے ہوتی ہی سجدہ میں گر گئیں اور اپنی انگلی کو بلند کیا ہوا تھا۔

۱۲۔ ابوسعید کا بیان ہے کہ مجھے حضرت علی نے فرمایا کہ میں نے ایک مدمر جناب فاطمہ سے کام کو چیز کا نئے  
نئے سوجہ ہے۔ عرض کیا نہیں دوسرے سے کرنی چیز موجود نہیں ہے۔ میں نے کہا اے فاطمہ تو نے مجھے  
کیوں نہ بتایا کہ میرے تدارے پاس کوئی چیز لا کر دے دیتا اور میرے بچے تکبیت میں فتما میں، آپ نے  
کہا مجھے اللہ تعالیٰ سے شرم حسوں ہوتی تھی کہ میں آپ کو وہ تکبیت دیں جس کی آپ میں طاقت نہیں ہے۔ یہ  
ایک دینار الجدید قرض حاصل کیا تاکہ میں کوئی ایسی چیز خرید لیں جس سے بچوں کی حالت تھیک ہو جائے اچانک  
مجھے ستداد پر بیشان اور غلیظ حالت میں ہے۔ میں نے اس سے کہا آپ پر بیشان کیوں میں۔ اس نے کہا  
میں اپنے گھروالوں کو اس حالت میں چھوڑا یا بھوپیں جو بھوک کے باعث رہ رہے ہیں۔ میں اس کی پیشانی  
اعداندہ کو دیکھ کر رد پڑا۔ میں نے قرض سے لیا تھا دینار اس کے حوالے کر دیا، میں نے رسول اللہ صلی  
کی اقتداء میں جو عصر اور عشا کی نازکی ادا کیا۔ رسول اللہ نے مجھے فرمایا اے الاحسن تدارے پاس ایسیں کہ  
چیزیں ہے جس کو میں تناول کر سکوں۔ میں نے آپ کی خدمت میں و پورا قصہ بیان کیا جس کی وجہ سے میں گھر سے  
بامزہ کھا تھا۔ آپ نے فرمایا مجھے دھم کی گئی ہے کہ میں رات تیرے مال بس کر دیں۔ آپ گھر میں داخل ہوئے  
آپ اچانک کی ملاحظہ فرماتے ہیں کہ ایک پیالہ جوش کھا رہا ہے۔ فرمایا اے علی یہ پیالہ اللہ کی جانب  
آیا ہے، اپنے جس بندھے کو چاہتا ہے جو حساب نہیں دیتا ہے، فرمایا تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں کہ جس  
نے ہم بیسی دس سو ستم جاری کر دیا جو میرے لئے جاری کر رہا تھا۔ پھر آپ نے اس لیافت کو تدارت فرمایا۔

حمدہ نال اولیٰ چیز موجود رہتی۔ دوں دلوں کیہیں چلتے گئے ہیں۔ میرے والد پانچ سو گھنے کے فرزند علیؑ کے ساتھ درنوں شہزادوں کی تلاش میں تشریفیت سے رکھتے۔ انہوں نے دلوں بچوں کو ایک بارہ بیس ٹھیک برسے پایا اور دھنل کے ساتھ سو گھنی رکھی جوئی تھیں۔ حضرت علیؑ کی بیوی کی خاطر پانچ سو گھنی کے عویض میں لے چکی، اپنے اسی صورت سے کچھ بخوبی دو جو چیز فرمایا۔ ایک نیت کی مریسے باپ نے اٹھا۔ درمرے کو حضرت علیؑ نے اٹھا۔ دلوں حضرات درنوں بچوں اور بخوبی دوں کو ساتھ سے کو تشریفیت لائے۔

حضرت علیؑ سے رہایت ہے کہ جاب خاطر نے پنچ چینے کی تکلیف کی خدمت کی خدمت میں شکایت لی آپ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تشریفیت لے گئیں۔ اپنے رسول اللہ کو نہ پایا، لیکن واقع سے بلال عاشر کو آگاہ کیا۔ بی بی عائشہ نے جاب فاطمہ کے ہنسے کا بزرگ سے رسول اللہ کو آگاہ کیا۔ رسول اللہ علیؑ کے علمہ سلمہ ہمارے اسی تشریفیت لائے ہیں لگ ک اپنے بستروں پر لیٹ چلتے تھے۔ میں نے اٹھا جا۔ آپ نے فرمایا دلوں پانچ بچوں پر پیٹے رہو۔ رسول اللہ ہمارے دریابان بیٹھیے گئے۔ میں نے آپ کے قدر میں کی تھنڈک اپنے یہیں پر حسوس کی۔ فرمایا تم دلوں نے جس چیز کا مجھ سے سوال کیا ہے۔ اس کے بدلے میں میں تم دلوں کو ایک بھائی کی تعلیم کیوں نہ دوں۔ جب تم اپنی چکوں پر لیٹ جاؤ جو تین مرتبہ اللہ اکبر تین مرتبہ سے میں اللہ اور تین تین مرتبہ اللہ اکبر کرو۔ یہ چیز تم دلوں کے لئے خادم سے بہتر ہے جو تھاری خدمت کرتا ہے۔ وہجنت اسندر، اس سے رہایت ہے کہ حضرت بلال صحیح کی ماڑے لیٹ جائے۔ آپ سے رسول اللہ نے دریافت کیا کہ کس چیز لے تھیں رہ کیا تھا۔ عرض کیا میں جاب فاطمہ کے ہاں سے گورا۔ آپ چل پیں رہی تھیں اور بچوں دریا ملکہ میں خود چل کیسے میں خوشی ہو گیا۔ اسی درجے سے لیٹ ہو گیا ہوں۔ رسول اللہ نے فرمایا تم نے فاطمہ پر حکم کیا۔ اللہ تم پر حکم کرے گا۔

حضرت علیؑ علیہ السلام سے رہایت ہے کہ میری والدہ محترمہ فاطمہ بنت اسد گھر سے باہر کام کیا کرتی تھیں۔ اسی حیات فاطمہ گھر کے اندر کام کرتی تھیں۔

یہ۔ اسی بنت عصیں کا بیان ہے کہ میں جاب فاطمہ کی خدمت میں موجود رہتی۔ آپ کا باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے فاطمہ کے گلے میں سے نہ کام تھا جسیں کوئی غنیمت کے حصے میں حضرت علیؑ نے لائے تھے۔ جاب فاطمہ سے رسول اللہ نے فرمایا لوگوں کے اس توں پر غدر کرنا۔ کہ فاطمہ ہمارے نبی کی بیٹی ہے اور تم نے ظالمی کا لامساں پہنچا ہوئے۔ آپ نے ہار کو نہر، تو وہ اسی روز بیچ دیا۔ اس کی فیکت کے عرض میں آپ نے میں غلام کو خرید کر آؤ کر دیا۔ رسول اللہ آپ کے اس ملن سے خوش ہوتے۔ اس ادب کے حق میں دعائے پڑتے۔ اس حدیث کو ہم علیؑ وہنا نسبی بیان فرمائے ہے۔

۷۷۰۔ احمد اور ابو داؤد و ثوبان سے رہایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سفر کے لئے فرم زیارت لئے اپنے اہل میں سے جس انسان کے ساتھ اپنی آفری بات تھیت برقراری تھیں جو اپنے فاطمہ کی تشریف لئے تو سب سے پہلے فاطمہ کے ہاں تشریف لائے۔

آپ ایک جگہ سے رالیں آئتے۔ میں نے اپنے دھاڑ سے پر بٹا کا پر جو لکھا ہوا تھا۔ فاطمہ نے حسن اور حسین کو لکھن پہنادتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے۔ لیکن میرے گھر میں داخل نہ ہوئے۔ میں نے خالی کیا کہ رسول اللہ کے آئے میں یہ چیزیں اٹھیں گے۔ میں نے پردہ پھالا دیا۔ اور دلوں بچوں کے لکھن توڑیوں کے لئے دلوں پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں رہتے ہوئے حاضر ہوتے۔ فرمایا اسے فربان یہ درست، لیکن خالل خود والوں کے ہاں چلتے ہوئے۔ اسے ثوبان فاطمہ کے سلسلہ مشن پر جوں کا ہار اور بالحقیقتی دامت کے دل کھن خریدا۔ یہ لوگ میرے اہل بستی ہیں۔ میں اس دامت کو ناپسند کرتا ہوں کہ وہ دنیا میں پاکیزہ چیزوں کھایا کریں۔

۷۷۱۔ ام سلم کے رہایت ہے کہ فاطمہ نے دروں کی شکایت کی۔ علیؑ خدمت کی تخت بام تشریف لے گئے تھے۔ فاطمہ نے بچے فرمایا۔ اسے مال بخوبی پانی والوں۔ آپ نے اچھی طرح غسل کی۔ پھر فرمایا اسے تھلے بچے میرے نئے کپڑے لادو۔ میں نے نئے کپڑے پیش کر دیتے۔ پھر فرمایا میرا بستر گھر کے دریابان کو دو۔ اب چار مفرماں بھی ہو گئیں۔ اپنا دایاں ہا تھا اپنی گھر کے بیچے رکھ دیا۔ قبیلی طرف مذکور ہے۔ پھر فرمایا اسے اسی میرا بھی ابھی اتفاقیں ہو جائے گا۔ زوجہ کوئی کھوئے اور نہ چھوئے کوئی حصل دے۔ ام سلم کو متی ہیں کہ اپنے صفات اللہ و سلطان علیہا اسی بکرا اتفاق کر گئیں۔ حضرت علیؑ تشریف لائے۔ میں نے آپ کو مسلم قصرت پر فرمایا۔ فرمایا عذر کی تم انہیں کوئی خوف نہ کوئے۔ آپ کو آپ کے عضل کے ساتھ اپنے ساتھ فرمایا۔ دکھنی نے آپ کو بکھر لے اور دکھنی نے آپ کو عضل دیا۔

آپ کی نماز جازہ حضرت علیؑ نے پڑھی، لبعن نے کہا کہ آپ کی نماز عباس نے پڑھی۔ آپ کی تبریز علیؑ اور فضل بن عباس واصل ہوئے۔ آپ نے حضرت علیؑ کو صیحت فرمائی کہ آپ کو نامات کو دن کیا جائے۔ ابو عمر بن عبد البر نے ذکر کیا ہے کہ جب امام حسن کی نماز کی تبریز میں آپ اپنی ہاں فاطمہ کے پہلو میں دفن ہوئے۔ امام حسن کی قبر، عباس کی قبر کے پس سو میں مشورہ معمودت ہے۔ رضی اللہ عنہم۔

۷۷۲۔ شیخ حب البہ بخاری اپنی کتاب الدرة المثلثۃ فی اخبار المدینۃ می اپنے سلسہ سننی علیؑ اللہ بن جعفر سے رہایت کرتے ہیں۔ آپ کا بیان ہے کہ جاب فاطمہ کی تبریز میں گھری ہے۔ اس کو کم کو فرم بن العویز نے سوچیں شامل کر دیا تھا۔ جاب فاطمہ سے حسن، حسین، الحسن، زینت اور رقہ سدا

## اذا اللہ ای صفتی ای حییہ ۹۰

ضد عالم آجیام ولیت هستہ

بیدار ہوئی۔ نقیبہ ہی کیا مکتووم کھنچے اس اور بھٹی بچپن کے عالم میں استھان کر گئے  
نااطقہ کی رنگی میں علی نے کوئی اور سخا دی جیوں کی۔ اور رسول اللہ کا سلسلہ نسب اُپ کی بیٹی فائزے  
چلا ہے۔

البطاب احمد عبید اللہ بن مالک اور سبہ ناظر بن علی بن عمار بن موزہ میں۔ حضرت علی کی والوں  
ماجرہ فائزہ بنت اسد بیوی اشم بیوی عبد منافت ہیں۔ وہ بیوی اسحقی عورت ہیں جو بیدار ہوئی۔ اور اسلام لائی  
ادم سمجھت کی اس اپ کا انتقال مدینہ میں ہوا۔ اُپ کی دنات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مودود  
نکھنے۔ اور اپ کی انتقال میں اُپ کو نعمت مسلم نے اُپ کا پیش ربط رکون، پہنائی۔ اور  
رسول اللہ اپ کی قبر میں لیٹھے تھے۔ اس کے بعد رسول اللہ اپ کو دفن کیا۔

رسول اللہ نے عباس سے فرمایا کہ میں اپنے چار ایک طالب کا مزدور را اپنے بنا چاہیتے۔ رسول اللہ اور عباس  
نے اپنے کو اک اپ کا ارادہ بھوت ہم روگ اپ کا اقتدار تھا۔ اور اپ کی تکلیف کو کم کر دین۔ جناب ایک طالب  
نے ہمارا تم عقیل کو بھیرے پاس رہنے دی۔ باقی جو طرح تاری خرضی ہو دیا کرد۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
رسول نے حضرت علی کا اپنی لفالت میں لے لی۔ اور عباس نے جناب جعفر کو لے لیا۔ علی عیشہ رسول  
الله کے سلحدار ہے۔ سب سے پہلے رسول اللہ پر ایمان لائے۔ اُپ کی تصدیق کی اور اپ کی پیر دی کی۔  
غمز خطاپ سے رہا ہے کہ میں الیکر، ابو عبیدہ اور صاحبہ کی ایک جماعت موجود ہے۔ اچھا کہ رسول  
الله نے علی کے کندھے پر ہاتھ مارا اور فرمایا اسے علی تم مومنین سے پہلے ایمان اور اسلام لائے اور اپ  
کو جو سے دہنڑت حاصل ہے جو ہاروں کو بوسٹے سے حاصل ہتھی۔

۹۱۔ اور دوسرے سے رہا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اسے علی تم سب سے پہلے مجبو پر ایس دن لائے اور  
میری تصدیق کی۔

۹۲۔ معاذہ عدویہ رہا ہے کہ میں کہیں نے علی کو نبڑ پڑلاتے ہوئے سنا۔ میں صدیقہ بکر ہوں۔ میں الیکر  
سے پہلے ایمان لایا اور میں ابو عبیدہ سے پہلے اسلام لایا۔

۹۳۔ حضرت مسلم سے رہا ہے کہ سب سے پہلے ایمان لانے والے حضرت علی ہیں۔  
اُن عیاسوں سے رہا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ایمان داسلام ہی۔ سبقت اور پہلے کرنے والے  
تین شخص ہیں۔ یاش بن ذئن نے موئی کی طرف، عاصیہ بیوی نے یہی کی طرف اور علی نے میری  
طراف سبقت کی تھی۔

آخر احادیث اس بارے میں وارد ہوتی ہیں کہ سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت الیکر  
ہیں، لیکن ان احادیث کی تاویل یہ کہ جانتے گی کہ اُپ نے سب سے پہلے اسلام کا انعام دیا اور  
کیا دہیں جوں کی، بتدا ہی اسلام پر ہوتی تھی۔ ہم اس بارے کافی گفتگو اپنی کتاب الریاض المنظرو

بیدار ہوئی۔ نقیبہ ہی کیا مکتووم کھنچے اس اور بھٹی بچپن کے عالم میں استھان کر گئے

نااطقہ کی رنگی میں علی نے کوئی اور سخا دی جیوں کی۔ اور رسول اللہ کا سلسلہ نسب اُپ کی بیٹی فائزے  
چلا ہے۔

البطاب احمد عبید اللہ بن مالک اور سبہ ناظر بن علی بن عمار بن موزہ میں۔ حضرت علی کی والوں  
ماجرہ فائزہ بنت اسد بیوی اشم بیوی عبد منافت ہیں۔ وہ بیوی اسحقی عورت ہیں جو بیدار ہوئی۔ اور اسلام لائی

ادم سمجھت کی اس اپ کا انتقال مدینہ میں ہوا۔ اُپ کی دنات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مودود  
نکھنے۔ اور اپ کی انتقال میں اُپ کو اپنی تیشن ربط رکون، پہنائی۔ اور

رسول اللہ اپ کی قبر میں لیٹھے تھے۔ اس کے بعد رسول اللہ اپ کو دفن کیا۔

رسول اللہ نے زیاداً، فاطر بنت اسد بیوی پیار کر تھیں۔ اور حضرت ایک طالب کی وفات کے  
بعد اُپ نے سا نظر بے حد اچھا سلوک فراہم کیا۔ اُپ نے ایک طالب کے نکاح میں بہت سے ہر کوئی

عقیل، حجف اور حضرت علی کو رکھا۔ حضرت علی جناب جعفر سے دس ماں جوہر لے تھے۔ اور جناب جم

عقیل سے دس سال جب ٹھٹھے تھے۔ اور اپ سے جناب ام مانی بیدار ہوئی۔ جن کا نام تافتہ یا جانش  
معاذہ عدویہ کہتی ہیں کہیں نے حضرت علی علیہ السلام کو لصہرہ میں منزہ پر فراہم کیا تھا۔ اچھا کہ رسول

الله نے علی کے کندھے پر ہاتھ مارا اور فرمایا اسے علی تم مومنین سے پہلے ایمان اور اسلام لائے اور اپ

میں بیوی۔

۹۴۔ بالدرستہ میں کہیں نے رسول اللہ کو فراہم کیے ہوئے سنا۔ اسے علی تم صدیقہ بکر ہو اور تم دو فاروقی ہو جو حقیقی  
اور بالعل کے دعیای فتنہ کر دے کے اور تم دعینے کے سوار بہہ، رسول اللہ نے اُپ کی کنیت ابو زراب رکھی  
سکتی۔ اس بات کا پیرزادا قائم کتاب سجادی مسلم اور ترمذی میں مذکور ہے۔

۹۵۔ امام حسن بن حنبل نے اپنی کتاب المکتب میں رہا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا صدیقہ تھیں شفیع میں۔ صدیقہ  
خمار مون آں میں جس نے لہا سے میری قدم رسول کی پیر دی کر دے۔ حرقیل مون آں فرعون جس نے لہا لیا از  
وگ اس شخص کو قتل کرتے پر جو ریکھتا ہے کہ میرارب اللہ ہے اور قیسے) علی بن الجیل طالب میں جو ان سے  
انفضل ہیں۔

سجادی مسلم میں اُپ کا لیٹھر درج ہے:- س

۹۶۔ حقیقت یہ ہے کہ جناب حسن مان کے ششم سے ساقہ ہو کر نشان کر گئے تھے۔ اُپ کا اسقاط باپ  
فاطر کے سلسلہ میں براہما مرتقب عصیل حاشیہ سعدی کی کتاب میں محل میں دیکھو۔ ۷۔ محمد شریعت عقیل عن

اں کو بناکت سے بچاتے تھے؟

۱۰۴۔ حضرت علی نے ہمہ کو رسول اللہ نے فرمایا اے علی! ا تم سب سے پہلے میرے ساتھ جنہیں میں بھاگ داھل ہو رکے۔ اسی حدیث کو امام علی بن حنبلی رضا علیہم السلام نے روایت کی ہے۔

۱۰۵۔ اُن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھٹا بڑا پرندہ موجود تھا۔ آپ نے فرمایا اے میرے اللہ میرے پاس اپنے محبوب ترین بندے کو بھیج جو میرے ساتھ اسی پرندے کو تناول کرے۔

۱۰۶۔ حضرت علی التشریف لاتھے اور آپ نے رسول اللہ کے ساتھ پرندے کو تناول فرمایا۔

۱۰۷۔ اُن سے روایت ہے کہ المفارکی ایک عورت نے رسول اللہ کی خدمت میں پرندہ پیش کیا۔ رسول اللہ

نے پرندے کا لفڑی تناول کیا اور فرمایا اے میرے اللہ میرے پاس اس شخص کو بھیج جو تیرے اور میرے نو دیکھ

کریں ہو۔ علی التشریف اسے اور در حقیقت ایک عورت ہے کہ میرے اللہ کی خدمت میں عرض کیا کہ رسول اللہ کی

حاجت میں مشغول ہیں۔ رسول اللہ نے اصل قدر تناول کیا اور ہنس نقرہ دوسرا ہوا، علی نے پھر واقع الباب کیا

کیا۔ رسول اللہ کی امین مددوت ہیں۔ پھر حضرت علی نے دروازہ ٹھکنہ دیا اور اپنی آواز کو بلند

کیا۔ رسول اللہ نے فرمایا اے اُن دروازے کو کھول دو۔ حضرت علی التشریف لاتھے اور علی نے فرمایا قام

کو ترقی اللہ کے لئے ہیں جس نے تین بھیج دیا۔ میں نے ہر لمحہ کھاتے دفت دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ

کرے پاس اپنے اس بندے کو بھیج جو اس کے نزدیک اور میرے نزدیک محبوب ترین انسان پہنچائے ہو۔

۱۰۸۔ حضرت علی نے عرض کیا ہے تھے تیرتی دق الباب کیا۔ لیکن اُن نے مجھے روک دیا تھا، فرمایا اے اُن

کے اس کو کیوں روک دیا تھا؟ میں نے عرض کیا میں چاہتا تھا کہ آپ کے ساتھ وہ انسان کھاتے

کر سکتے ہوں تھے اور کھانا کھاتے ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرا کر فرمایا اور میں کو اپنی قوم سے محبت

کا اعلان سے روایت ہے کہ حضرت علی رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ علی کی خاطر ہٹرے ہو گئے

کہ آپ کو لگے لگالیا۔ اور آپ کی دو دل آنکھوں کے درمیان بوس دیا۔ عیاس نے عرض کیا کہ رسول اللہ

کے اس کو درست رکھتے ہیں؟ فرمایا اے چاہزادی! قسم اللہ تعالیٰ اس کو مجھ سے زیادہ درست

کا لفڑی کیا کہ مردوں میں کون تھا؟ فرمایا غافل کا شوہر۔

فی نصفیل العشرۃ رضی اللہ عنہم میں کی ہے۔

۱۰۹۔ اُن سے روایت ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے دلی سبورت ہے رسالت ہوئے اور علی مغلک کے روز اسلام لاتے۔

۱۱۰۔ رافعہ سے روایت ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے دلی سبورت ہے رسالت ہوئے۔ بنی بدر کو بنی

صوہر کے آخری حصیہ میں نماز ادا کی۔ اور علی نے مغلک کی صحیح کوف زادا کی۔ عینیت کوئی حدیث خذیلہ اور علی کے سبب تھا اسلام کے بارے میں بہت طویل ہے۔ جو کہ امام احمد بن حنبل نے بیان کیا ہے۔

۱۱۱۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ میرے اس امت کے لوگوں سے بھی حال پہنچ اللہ تعالیٰ کی عبادات کی تھی۔

۱۱۲۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ میرے لوگوں سے مات مسلم یہ نماز ادا کی۔

۱۱۳۔ اُن بیاس سے روایت ہے کہ علی کے چار حضور صفات ایسے ہیں جو کسی انسان کو حاصل نہیں ہیں۔ اپنے سب سے پہلے رسول اللہ کے ساتھ نماز ادا کی۔

۱۱۴۔ بیان کرتے ہوں کہ جناب ابوطالب نے حضرت علی سے فرمایا۔ اے میرے فرزند! کوئی سادیں ہے۔ جس پر قائم قائم ہو۔ عرض کیا اے میرے بابا! یہ اللہ کا دین ہے۔ بنی اسرائیل کے رسول پریمیان لا جائیں ہوں۔ اور سب کے ساتھ نماز ادا کی ہے۔ ابوطالب نے آپ سے کہا اگر جو بات ہے تو میں آپ کے ساتھ میں دعا کے خبر کتا ہوں۔ اور قدم محمد کے ساتھ ڈالے رہو۔

۱۱۵۔ ابن اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیویت کے بعد کہ میرے تین یہ قیام فرمائے۔ علی نے دو امانتیں واپس کیں جو لوگوں نے رسول اللہ کے پاس رکھی تھیں۔ اُن کے بعد حضرت علی قبا کے مقام پر رسول اللہ سے جاگریل گئے۔ عملی قبا میں ایک بارت یا دو باریں قیام پڑی رہے۔

۱۱۶۔ عبد اللہ بن حرشت سے روایت ہے کہ میر نے علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا۔ مجھے اپنی اس جلیل القدر مہربانی سے آگاہ فرمایے جا۔ آپ کو رسول اللہ کی جائیب سے حاصل تھی۔ فرمایا میں رسول کے پاس سویا ہر لمحہ اور آپ نماز میں مشغول تھے۔ جب آپ نماز سے خارج ہوئے تو فرمایا میں جو صلواتی کی بات میں نے اپنی ذات کے لئے اللہ تعالیٰ سے مانگی ہے وہ متادی ذات کے بھی مانگی ہے۔ اپنی ذات کے لئے جس فریضے اللہ تعالیٰ سے پہاڑ مانگی ہے اور درہی پیاں اللہ تعالیٰ سے متادی سے لئے مانگی ہے۔

۱۱۷۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا۔ کسی حاصل کرنے والے نے جتنی فضیلت حاصل نہیں کی۔ آپ اپنے ماننے والے کو بڑا ہی طبقہ رہنمائی کرتے تھے۔

زیادہ پیاری کوئی خورست نہیں.

۱۵۰. معاذی عفای سعیتی ہے کہ میں رسول اللہ کی خدمت میں بی بی عائشہ کے گھر میں حاضر ہوئی۔ اور علی رسول اللہ کے ہاں چاچھے تھے۔ فرمایا۔ اے عائشہ یہ شخص تمام مرعلے ہے میرے زیادہ پہلا ہے اور زیادہ اس مالا ہے، اس کے حق کو جاؤ اور اس کی عرضت کیا کرو۔

۱۵۱. معاذیں قطبہ سے روایت ہے کہ ایک شخص ابوذر کی خدمت میں بی وقتوں سماں میں شرکیں نہیں ہوتی تھیں۔

۱۵۲. معاذیں قطبہ سے روایت ہے کہ ایک شخص ابوذر کی خدمت میں بی وقتوں سماں میں شرکیں نہیں ہوتی تھیں۔ میریں میں تشریفیں فرماتے ہیں اس شخص نے آپ سے دریافت کیا کہ مجھے اس اُدی کے مقابلے مطلعہ زیلیہ کے زردیک زیادہ پیا رہا ہو۔ جب آپ سے دریافت کیے زیادہ پیارا ہوں گا۔ وہ رسول اللہ کے زردیک پیا رہا ہو گا۔ فرمایا بعد کے سب کی قسم میں بزرگ ہیں۔ آپ نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا۔

۱۵۳. برائیں عازیبہ لکھتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی تم کو مجھے دہ نسبت ہے جو ہمیں سرکار ہے بہن ہے۔

۱۵۴. سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی تم کو مجھے دہ نسبت اور دوسرے مقام پر بے جو حضرت ہارون کو حضرت کوئٹے سے حاصل تھا۔ میں میرے بعد کوئی بھائی نہیں ہوا۔

۱۵۵. اسما بنت علیہن سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعا کرتے ہوئے سلنا آپ فرمائے تھے اسے میرے الطبلہ میں آپ سے وہ سول کرتا ہوں جو میرے بھائی مولے نے کیا تھا۔ میرے الٹا بھائی بھائی علی کو میرا ذریبا اور اس کے ذریعے میری کو دردی کو مغبوط کر اور اسے میرے کام میں شرکیں نہیں تھیں تیری تسبیح زیادہ کریں اور ذریبیں بہت یاد کریں اور تو ہمارے حال سے آگاہ ہے۔

۱۵۶. اسداد کا بیان ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میرے پاس جبراہیل نے اُنکی اسے محظی تر اس سماں میں سلام ہے اور یہ کہا ہے کہ علی ہا کو تم سے دہ نسبت حاصل ہے جو جاپ باروں کو حضرت مولے کے ہے۔ فرمائیں تینیں تیرے بھجوگلی نی ڈر ہو گدہ اس حدیث کو امام رضا علیہ السلام نے روایت کیا ہے؟

۱۵۷. مسلم بن عبد الرحمن حافظ سے روایت ہے۔ رسول اللہ نے تعلیمات کے وفا کو اس کی آمد کے موقع پر فرمایا۔ تینیں اطاعت گزندگیں جاتا چاہیے۔ وہ دین تھا میں پاس ایک بیساکھیان روانہ کر مل کا جو فوج سے ہو گا یا میری جان کی مانور ہو گا۔ وہ ضرور تھا اسی گزندگی اپنالاد کو قیر کرے گا۔ اور ضرور تھا اسی مالی جیلیں لے گا۔

۱۵۸. حضرت عمر بن خطاب کا لکھا ہے کہ صرف اس نہ دو بھے سرداری حاصل کرنے کی تباہی تھی فرمایا۔ اس نے اسے اخاف لیا ہے۔ جس نے علی کو درست رکھا اس نے بھے درست رکھا جس نے بھے درست رکھا اس نے خدا سے کیا رکھا۔

۱۵۹. نے علی کی رفت مژہ میڈا اور فرمایا وہ شخص ہے میں۔

۱۶۰. اس سے روایت ہے کہ رسول اللہ سے فرمایا کہ ہر خیال کی امانت میں ایک فرد اس نبی کی مانند ہوتا ہے، اور یہ کی تفہیں ہیں۔

۱۶۱. الابوب الفزاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا فرشتہ نے لوگوں سے پہنچے سارے سال علی پر درود

ہے۔ بھیجا۔ کیونکہ تم لوگ اس وقت نماز پڑھتے تھے جب ہمارے ساتھ کوئی اور شخص نماز میں شرکیں نہیں ہوتے تھیں۔

۱۶۲. ابوذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب مسجد مساجد رات کے وقت آسمان پر گیا تو میرا اُو ماں ایسے فرشتے کے پاس سے پہاڑ جو نور کے تخت پر بھی آئتا تھا اور اس کی ایک نانگ میں اور در در سری ہاں تھیں۔ مسجد میں پھیلی ہوئی تھی۔ اور اس کے سامنے ایک تخت پر جو دمچی جسی پر دو دیکھو رہتھا۔ میں نے کہا ہے جبرا اسیل یہ کرنا یہاں کہا ہے۔ جبرا اسیل اور میں ہیں۔ جبرا اسیل اور میں نے اس پر سلام کیا۔ اس نے ہمارے احتجام پر السلام کیا۔

۱۶۳. برائیں عازیبہ لکھتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی تم کو مجھے دہ نسبت ہے جو ہمیں سرکار ہے بہن ہے۔

۱۶۴. سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ اس وقت یہ کہ رہے ہیں جسے میں نے لہا کیا تھا اس کو جانتے ہوئے کہا کر میں اس کو لیوں کر جاؤں۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے تیری اور تیرے چوکے بھائی علی کی درج کے سواباتی تمام نعمتوں کی لیے حمد کیا ہے۔

۱۶۵. عمر بن شاش اسلامی جو اصحاب حبیبیہ میں سے تھے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت علی سے ساقی میں کی طرف

ہوا۔ سفر میں آپ نے ہمیں سماحت فرمادی کی۔ جب میں سفر سے واپس آیا تو میں نے آپ کی شکایت سمجھ میں سیاہی کر دی۔ میں بھرا صبح کو مسجد میں راٹھ ہوا۔ اور سجدہ میں رسول اللہ اپنے اصحاب کے ساتھ کو قائم فرماتے۔ فرمایا ہوا کی قسم اسے عرفتم نے مجھے اذیت دی ہے۔ میں نے عون کیا پر رسول اللہ میں آپ کی اذیت سے ہر ستر سے پناہ مانگتا ہوں۔ فرمایا جس نے علی کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی۔

۱۶۶. جابر رسول اللہ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جس شخص نے علی کو درست رکھا اس نے مجھے درست نہ کر دی۔ میں نے اسے کہا۔ حملے سے علی سے لیکر رکھا اس نے مجھے سے لیکر رکھا جس نے علی کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی۔ جس نے مجھے تکلیف دی اس نے خدا کو تکلیف دی۔

۱۶۷. ام سلم روایت کرتی ہیں کہ ہم اس بات کی کوہاں ہوں کہ میں نے رسول اللہ کو فرمایا جس نے علی کو درست رکھا اس نے مجھے درست رکھا جس نے مجھے درست رکھا اس نے خدا کو درست رکھی۔ جس نے علی سے لیکر رکھا اس نے مجھے سے لیکر رکھا۔ اور جس نے مجھے سے لیکر رکھا اس نے خدا سے لیکر رکھا۔

۱۶۸. شخص ذہبی الورا یا حضرات نے اس حدیث کو عمارینہا سر سے روایت کیا ہے اور یہ عبارت اخاف لیا ہے۔ جس نے علی کو درست رکھا اس نے مجھے درست رکھا جس نے مجھے درست رکھا اس نے خدا سے الورا دجل

اور جعل سے دشمن رکھے تو اس سے دشمن رکھدی۔ اس کے بعد حضرت مولیٰ سے غریب خطاب کی ملاقات ہو گئی۔  
اپنے نے کہا اے ابوطالب کے بیٹے اپ بیرے اور ہر مرد من مردا در ہر مرد محدث کے سفرار ہو گئے۔  
امام احمد بن حنبل نے مذکوب میں اس حدیث کو فرمائی تھی وہ سے بیان کیا ہے احادیث صدیت زیادہ بیان کی  
ہے رسول اللہ نے فرمایا اے ائمۃ تو اس کی مدد کرو جو علی کی مدعا کرے تو اس کو دوست رکھو جو علی کو دوست  
رکھے بشیب نے کہا کہ یہ سچی فرمایا تو اس سے کید رکھو جو علی سے لینہ رکھے؟ زیبین ارقام سے روایت  
ہے رحیم علی نے قدر طلب کی۔ فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ کس  
شخص نے رسول اللہ صلیم سے یہ بات ساخت کی تھی۔ اس وقت اس شخص کو کوشا بر جانا چاہیے  
رسول آدمی کھڑے ہو گئے اور انہوں نے اس بات کی گواہی دی اور انہوں نے غدیر خم کے درز پر  
اللہ کو مذکورہ بالا حدیث فرماتے ہوئے سنا

ایم۔ زیادہ بیوی زیاد روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کو مسجد کوڈ کے نیز پر بیان فرماتے ہوئے سنا  
اپنے نے لوگوں کو قسم دی، فرمایا میں اس شخص سے اللہ کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ اس نے رسول اللہ  
صلیم سے غدیر خم کے شفاف پر کیا۔ اس شخص کو کھڑا بر جانا چاہیے۔ بدیک جنگ میں جناد کرنے والے باڑے  
صالیم کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے اس بات کی گواہی دی۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے بیان کیا ہے۔

**رسول اللہ صلیم کی اس حدیث کا بیان کر علی ہر مرد کے سفار میں**  
غراہی جس سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ علی مجھ سے یہی اور میں علی سے بھوؤ دی میرے بعد  
ہر مرد کے سردار ہیں۔

۱۴۳۔ بیرے سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیم نے مجھے فرمایا میں بریہ علی سے کید رکھن۔ اگر قوم علی سے محبت رکھتے  
ہو تو اپنی محبت کو اور زیاد کر دے۔ امّت کا کوئی آدمی مجھے علی سے بیاد پہرا رہیں ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ فرمایا تم علی کے درپے نہ ہو وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے کہو۔ وہ بیرے  
بیوی کو کہا کہ سردار ہیں۔

۱۴۴۔ رذی نے عمر بن حبیب سے ایک بخشن حدیث بیان کی ہے جس میں رسول اللہ نے فرمایا علی مجھ سے ہے  
اہمی اس سے ہوؤں وہ بیرے بعد ہر مرد کے سردار ہیں۔  
اہمی اس سے افضل ہوں۔ انہوں نے کہا ہاں اسی ہے۔ اور جرائیں نے مشرکین کو قتل کر دیا ترمی صلحی اللہ علیہ فاطمہ  
 وسلم نے فرمایا علی مجھ سے ہے احمد بن علی سے ہوؤں۔ اور جرائیں نے کہا ہم تم دنوں سے ہوؤں۔

کو درست رکھا۔

۱۴۵۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ میں اللہ کی قسم کھا کر کتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلیم کو فرماتے ہوئے سنا ہجے نے  
علی کو گالیاں دیں اس نے مجھے گالیاں دیں۔ اور جس نے مجھے گالیاں دیں اس نے ہذا کو گالیاں دیں۔ اور  
جس نے ہذا کو گالیاں دیں اللہ اس کو سختون کے بل جنم یہی ڈاے کہا،

۱۴۶۔ ام سلم سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جس نے علی کو گالیاں دیں اس نے مجھے گالیاں دیں۔  
۱۴۷۔ ابو ذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی جس نے تین چھوڑ دیا اس نے مجھے چھوڑ دیا۔ جس نے  
مجھے چھوڑ دیا۔ اس نے ہذا کو چھوڑ دیا۔

۱۴۸۔ ابو ذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی جس نے تماری اطاعت کی اس نے میری اطاعت  
جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ جس نے تیری ناخانی کی اس نے میری ناخانی کی  
امام اوپر اسما محل اور بتری نے یہ عبارت زیادہ کی ہے جس نے میری ناخانی کی اس نے اللہ کی ناخانی  
حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیم نے مجھے تلاش کیا اور مجھے ایک دیوار کے نیچے سویا بیا  
اپنے قدم مبارک سے بیڑا کرے فرمایا۔ ہذا کی قسم میں اس بات پر فرور ماضی ہوں کو قدم میرے بھائی کو اور  
میرے فرزند کے والدہ قدم میری سنت پر جناد کر دے۔ جو شخص میرے عذر پر پر جلتے ہو وہ جنت کی  
میں ہو گا۔ اور جو شخص تیرے عذر پر انتقال کر جائے ہاں اس نے اپنے انعام کو پہاڑ کیا۔ جو شخص تیرے کو  
کے بعد تیری محبت پر گریا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان کا خاتم امن اور ایمان کے ساتھ کرے گا۔ خواہ آثار  
طیار کرے۔ خواہ مزوب کرے۔

۱۴۹۔ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جنت کے دروازے پر یہ عبارت تحریر ہے۔ اللہ کے سائل  
عبدت کے فاقیت نہیں ہے۔ محمد اللہ کے رسول ہیں اور اللہ کے رسول کے بھائی ہیں۔ ایک روایت میں  
عبارت زانگہ سے اور سمازوں کی خلفت سے ایک ہزار سال پہلے یہ عبارت تحریر ہوتی ہے۔  
امام احمد اور ترمذی نے وہ حدیثیں نقش کی میں کہ علی بن صلیم کے بھائی ہیں۔

۱۵۰۔ بیان عاذب سے حدیث غدیر خم مردی ہے کہ تم لوگ جنتہ الوداع کے موظف پر رسول اللہ صلیم کی  
میں موجود تھے ہم لوگ غدیر خم کے مقام پر اگئے۔ نماز جامع کی ادائیں بند کی گئی۔ ہم نے رسول اللہ صلیم کی نماز  
میں نماز ظراہ کی۔ رسول اللہ نے علی کے ہاتھ کو بکڑا کر فرمایا کیا تم اس بات کو جانتے ہو مگر میں موقوف الی  
حیان سے ان سے افضل ہوں۔ انہوں نے کہا ہاں اسی ہے۔ آپ نے علی کے ہاتھ کو بند کر کے نماز  
جس کا میں موقلا ہوں یہ علی اس کے سو لاپیں۔ اسے میرے اللہ جو علی کو درست رکھے تو اس کو درست

امان کی طرف گیا جب می اپنے رب کے قریب پہنچ گیا تو اللہ نے علی کے یعنی فضائل کے سقط مجھے دی کی احمد کہا کہ علی صداقوں کے سردار ہیں۔ پھر ہمیز گاروں کے دل میں اور سیدنے پتیوں مالوں کے رہنا ہے۔  
امام علی رضا علیہ السلام پنچ ماواہ حضرت علی علیہ السلام سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ اور ایک فقرہ ریادہ کیا ہے کہ علی بن کے سردار ہیں۔

۱۰۔ جابر سے ایک طویل حدیث مناسک حج کے متعلق روایت کی گئی ہے کہ نبی ایم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سبک سے ترسو قربانی کے اونٹوں کو ذبح کیا۔ پھر ذبح کرنے کا آنحضرت علی کو سلط کیا۔ اب ہب نے رسول اللہ کے ذبح کردہ اونٹوں کے علاوہ اور ایک سو اونٹ قربانی کئے۔ رسول اللہ نے علی کو دان اونٹ کے گوشت کی تعمیر میں بھی اپنا شرکی کاربنا یا۔ پھر علی کو حکم دیا کہ ہر ایک قربانی کے جذب کے گوشت میں سے کھوڑا تھبڑا گوشت لے کر ایک ہندڑیا میں داخل دیا جائے گوشت پکایا گیا۔ ورنے گوشت اور تور پاکو تادل فرمایا۔

۱۱۔ قیسان ای حاضر میں روایت ہے کہ حضرت ابو بکر نے حضرت علی کی طرف دیکھ کر مسکرا دیا اور کہا سمعت النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو آنہا اولکم یقین لا یحتج تاحد الصطا اکام لکت لذاعلی الحیوان۔ میں نے فرمایا تم بھلائی پر ہر اوقتم میرے غار کے ساتھ ہو۔ لیکن اس پیغام کو میں خود پہنچا سکتا ہوں۔ یا وہ آدمی ہو جو مجھ سے ہو گئی ہے۔  
۱۲۔ امام احمد رجیب حنبل حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ حب ابو بکر مابین لوف کرائے تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو بکر سے فرمایا کہ میرے پاس جبراہیل آئے تھے اور کہا اے محمد مابین روایات کی تماہکر سکتے ہو یادہ آدمی جو تم سے ہو۔

## و حسینت کا فکر

۱۳۔ پیرہ نے روایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر فوج کا ایک دمی اور دھدھت ہوتا ہے۔ میرے دمی اور دھدھت میں ہے۔

۱۴۔ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میرے دمی اور سے دارث ایمیرے قرآن کو ادا کرنے والے اور میرے دعووں کو پورا کرنے والے ملی بنت ابی طالب ہیں۔

۱۵۔ نبی علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کمیرے جیب کو میرے پاس بلاؤ۔ حضرت ابو بکر کو پھر حضرت عمر حاضر ہوتے۔ اپنے ان دونوں حضرات کی طرف کی توجہ نہ دی۔ پھر فرمایا میرے جیب کو میرے پاس بلاؤ۔ انہوں نے حضرت علی کو بلایا۔ اب ہب علی کو دیکھا تو اب کو اپنے اس کپڑے کے اندر واصل فرمایا جو اپنے اور حاضر ہوتا۔ اب اسی حالت میں حضرت علی کو اپنے ساتھ لے کر رہے ہیں۔

۱۶۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ نبی ایم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدرک رات ارشاد فرمایا کہ کون ایسا شخص ہے جو ہم بگل کر پانی پانے نے ہا۔ لوگ خاموش ہے۔ حضرت علی کھڑے ہو گئے۔ اب سلک کر غبل میں دباؤوال کے پانی تشریف لائے۔ کنوں اگر اور تاریک ہتا۔ اب اس کے انداز لگئے۔ اللہ تبارک دنقالی نے جبراہیل سیکاہیل اور اسرائیل کو دھی کی کہ مدد اور اب کے گرد کی مدد کے لئے تیار ہو جائیے۔ یہ زندگی انسان سے نیچے اترے۔ جب کنوں کے حاذیں پہنچے۔ حضرت علی پر زیگ اور عروت کا سلام کیا۔

۱۷۔ ابو الحسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب (مشتبہ موافق) رات کے دلت اسلام کی طرف گیا۔

۱۸۔ ابو سعید الدبرہ رویے روایت ہے کہ نبی ایم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکر کو حج کے لئے علیہ مدد فرمایا۔ محمد رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم دفترہ ہے۔

۱۹۔ حب صحمنان کے مقام پر پہنچے تو اب نے علی کی اونٹی کے بلبانے کی آفادہ سنی۔ حضرت علی تشریف لائے۔ حضرت ابو بکر نے کہا اس میری کیا پوزنیوں ہے۔ فرمایا خبریت ہے۔ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکر کو حج کے لئے علیہ مدد فرمایا۔ برائے کہ روانہ فرمایا ہے۔ حضرت ابو بکر را اپس تشریف لائے۔ اور کہا میرے بالے میں میں ارشاد ہے فرمایا تم بھلائی پر ہر اوقتم میرے غار کے ساتھ ہو۔ لیکن اس پیغام کو میں خود پہنچا سکتا ہوں۔ یا وہ آدمی ہو جو مجھ سے ہو گئی ہے۔

۲۰۔ امام احمد رجیب حنبل حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ حب ابو بکر مابین لوف کرائے تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو بکر سے فرمایا کہ میرے پاس جبراہیل آئے تھے اور کہا اے محمد مابین روایات کی تماہکر سکتے ہو یادہ آدمی جو تم سے ہو۔

تشریع : صحمنان مدینہ اور مکہ کے وعیان ایک پیار ہے اور نعام اونٹی کی آزاد کر کتے ہیں۔

۲۱۔ امام حسن فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ میں اولاد کو مسروقات پوچھ اور علی عرب کے سردار ہیں۔ رسول اللہ نے کسی آدمی کو اخخار کے پاس روانہ کیا۔ الفصار آب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ فرمایا اسے کروہ الفصار کیبھی دیں تھیں ایک الیبی بات تھے ہم کا کوئی دل اگر اس کو ضمیط پکڑتا تو میرے بعد گر گراہ نہ ہو۔ انہوں نے کہا ہم۔ فرمایا اس علی کو دوست رکھو۔ اس کی عنست کرد اور اس کی پھر دی کرد۔ علی قرآن کے ساتھ ہے اور سرکان علی کے ساتھ ہے۔ علی تھیں بڑا بیٹ کی طرف را ہمچانی کریں گے۔ اور ہلکت کی طرف تھیں بڑی دکوبی گئے۔ جو بات تھیں تھے کہ سماں ہوں اس کی خبر جسے جبراہیل نے اللہ قفلان کی جانب سے لے دی ہے۔

۲۲۔ عبداللہ بن اسعد بن زرارہ رسول اللہ سے روایت کرتے ہیں۔ اب نے فرمایا میں حب رات کیات

ماقبرہ پرستخ دے گا۔ اس شخص نے سرنا اور چاندی میں سات سو دسم کے سارے درکوئی چیزوں نیں چھوڑا ہی  
ادمی رسم لوگوں میں بخشش کرنے سے پہنچ گئی تھی۔ اس سے اپنے گھر والوں کے لئے لذکر حذیرہ ناجاہستہ تھے۔  
۱۰۔ امام حسن سے روایت ہے کہ اپنے فریبا، تم سے الیائٹھن جبارہ نہ ہے جس کی خصوصیات کو پہلے لوگوں نے حوال  
کی ہے اور دوسرے والے لوگ ان کو حاصل کر سکیں گے۔ یہ سے ناتاصلی اللہ علیہ (فتاب) دشمن جس لارائی میں اپنے  
کو درداڑھ فرمایا تھا، اپنے کے دابیں پھولوبن جباریں اور باقی پہلو میں بیکامیں موجود تھے۔ اور اپنے نفع  
کے لیے وہاں پر تشریف نہ لاتے تھے۔

۱۱۔ الجعفر محمد بن علی الباقر سے روایت ہے کہ بدکی لارائی کے روز آسمان کی جانب سے ایک فرشتے نے  
آواز بلند کی جسی کا ہم رضوان تھا۔ لاسیست لا ذا العقل لا تفت الا علی، حسن بن عزیز عبیدی نے بیان  
کیا ہے کہ تو اکا نام ذا الفقار اس لئے تھا کہ اس میں چھوٹے چھوٹے وزنی پڑے ہوتے تھے۔  
ابن عباس سے روایت ہے کہ علی نے بدکی جنگ کے روز علم لیا تھا اور حکم نے کہا کہ علی نے  
بدکی لارائی اور دیگر تمام لارائیوں میں علم لیا تھا۔

۱۲۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ احمد کی جنگ کے موقع پر اپنے ہاتھ سے والر کر رہا تھا اور علم پرے ہاتھ  
سے گزیا تو رسول اللہ نے فرمایا اس کو باقی ما تھیں یک لارا۔ اپنے دینا اور آنحضرت میں میرا علم اٹھانے  
واسطے ہیں۔ مالک بن دینار کا بیان ہے کہ علی نے سعید بن جبیر اور اس کے دیگر عالم بھائیوں سے دیافت  
کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم اٹھانے ملا لوگون ہوتا تھا۔ ان لوگوں نے کہا کہ علم اٹھانے  
واسطے علی ہوتے تھے۔

۱۳۔ مخدوم جذری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ علی سب سے پہلے مجھے اداپ کو بلا یا  
جلانے کا ہم لوگوں کا شکل جانیں جانب سے کھڑے ہو جائیں گے۔ ہمیں جنت کے بزر جو رے پہنادتے  
جائیں گے، میں ایک بات سے نہیں آتا گا۔ کرتا گوں اس سماں یعنی ہوتا چاہیے نہام استوں میں سے  
میری اہت کا حساب قیامت کے روز پہنچے ہو گا۔ نہیں اسی بات کی شارت ہو کہ میری تراہت اور  
زندگی تبریز نزولت کی وجہ سے تھیں پہلے بلا یا جائے گا۔ پھر تھیں میرا علم دیا جائے گا جس کا نام راء  
المحبہ ہے۔ تم صفر کے دریں چلے گے۔ حضرت آدم اور قام غلوقات تیامت کے روز میرے علم  
کے سایہ کے نیچے ہوں گے۔ تم علم کر لے کر اس شان سے چلو گے کہ مقامی دابیں جانب حسن اور باقی  
جانب صینیوں کوں گے۔ حق کو تم تیرے اور حضرت ابراہیم کے دریان عرض کے ساتھ کے نیچے  
لکھ جاؤ گے۔ پھر فرش کے نیچے سے ایک آلاندیسے والہ اواز دے گا۔ اسے بھوچا پہنچا

جانب اسلہ سے روایت ہے۔ اپنے فرماں ہیں کہ مذاکرہ کا کتنی ہوں کرنی کریں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ  
تم اس لگوں سے حضرت علی رسول اللہ کے زیادہ تریب تھے۔ اور آخری وقت میں اپنے لگنگوڑا رہے تھے جنم  
لوگ درعاں سے کے پاس موجود تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لازم بیاز کی باتیں فرمائے تھے۔ اور اسی میں  
میں آپ کا انتقال ہو گی۔ امام احمد بن حنبل نے اس حدیث کو روایت کی ہے اور فوکر لکھا ہے کہ قلعہ خیر حضرت کا  
کے باقیہ سے مشتعل ہوا تھا۔

۱۴۔ ابوسعید سے روایت ہے کہ خیرکی لارائی کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علم کر پہنچے ہا قمبارک میں لے کر قین و زم  
حرکت دی۔ پھر فرمایا اس علم کے لوازم کو اس کے لوازمات کو مد نظر کئے ہوئے کوئی لے گا۔ فسلام آدمی حاضر ہوتے  
ادرعوف کیا میں الیسا کر سکتا ہوں۔ بھی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اس ناتھ کی جس نے جو کس  
چھرے کو کرم بیایا، میں اس علم کا یہی شخص کو ہرگز نہیں دوں گا جو دہان سے بھاگ جاتے اسے علی اس علم کو تم  
لے کر پھر جادو حضرت علی علیہ کر سہان کا رناریں تشریف لے گئے، حقی کہ خیر فتح ہو گیا۔

۱۵۔ رافع کا بیان ہے کہ حضرت علی نے مدعاوے کو اکھاڑو یا۔ اور میرے سالا سات آدمی تھے۔ لوز  
میں آٹھواں آدمی تھا۔ ہم درعاں سے کا اکھاڑا کی پوسی کوشش کی۔ تیکھے ہم درعاں سے کا اکھاڑا  
میں ناکام رہے۔

۱۶۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری آنکھوں میں اپنا  
لواب دیں لگایا تھا اس کے بعد میری آنکھوں میں تکلیف میں مبتلا ہوئی۔ نیز اپنے فرشتے ہیں کہ جب  
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیرکی لارائی کے روز مجھے علم علی کرتے وقت میرے چھرے پر اپنا ہاتھ پھیرا اور  
میری سکھوں میں اپنا لواب دیں تھا۔ اس کے بعد میری آنکھیں کبھی اشوف بچشم کی تکلیف میں مبتلا نہیں ہوئی۔

۱۷۔ عبد الرحمن بن ابی اسیل سے روایت ہے کہ حضرت علی کو گھر میں کلب اسوس سر زندگی میں زیب حق کئے ہوئے  
تھے۔ اپنے بائی سے اس کی وجہ دریافت کی تو اپنے فرمایا کہ من کو ریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے بھی خیرکی جنگ کے روز اس حالت میں رہا کہ میری مدنہ بکھیں وکھنی بھیں اپنے نے میری  
اسکھوں پہنالا عاب دیں تھا اور فرمایا اسے میرے اللہ اس سے گئی اور سردی کو بعد رکھو۔ اس دن لے بد  
میں کبھی اپنے اپنے گھری اور سردی کو خوس نہیں کرتا۔

۱۸۔ عمرو بن حصیب سے روایت ہے امام حسن بن علی رضی اللہ عنہا نے اپنے بائی کی شہادت کے وقت میں خلب  
دیا اور فرمایا کہ تھج رات تم سے الیائٹھن جبارہ نہ ہے جس کے حق میں میرے ناتار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے فرمایا تھا کہ میں ایسے عفن کو دوں گا جو اس وقت تک داپیں نہیں پہنچے گا، حقی کہ اللہ تعالیٰ اس کے

بزرگ رضی اللہ عنہ عالمیت ہیں کہ اب طالب کے زندگی کو تین ایسے خصوصیات حاصل ہیں۔ اگرچہ انہی سے ایک بھی حاصل ہو جانا تو وہ بیرے سنت شرخ اور نوٹ کے حصول سے زیادہ پہنچتا ہوتا۔ ۱۔ رسول اللہ صلیم نے علی سے اپنی بیوی بیاہ دی۔ ۲۔ علی کے معاذے کے سوا تمام دروازے پنکڑا دیتے۔ ۳۔ خوبیک جمل کے روز علم علی کو عطا کیا۔” ایسید کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اسے علی اس مسجد میں بیرے اور کوئی شخص جب نہیں کر سکتے۔

۴۔ علی سے روایت ہے کہ بنی علی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھا۔ رسول اللہ نے علی کو اپنی طرف اپنے تھوڑے دلیکھ کفر میا۔ اسے السر ائمے مالے قیامت کے دروازے پر بیری جنت بھول گے۔“

## حضرت علی کے زیادتی علم کا بیان

حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ”میں علم کا مشترک ہوں، اعلیٰ اس کا دروازہ ہیں۔“ جو علم حاصل کرنا چاہے تو دروازے سے ہو گائے۔

۵۔ علی عاشر سے، عایشہ سے، عائشہ کے بعد زور لکھنے کا کس نے فتویٰ دیا ہے؟ لوگوں نے کہا عیزت علی نے اب بیان صاحبہ نے فرمایا علی تمام لوگوں سے زیادہ سنت کے جانتے ہوئے ہیں۔ علی عاشر سے حضرت علی کے سعلق دریافت کیا گیا۔ اب نے کہا جزا کی قسم علی ہر بیت کا علم کائنات کی کامی، عقل کا بلند پہاڑ، دانافی کی قریبگاہ، سعادت کا پیشہ، علم کا آخری مقام، کارکی میں روشن ذرا جھبٹ عالمی کی طرف بلانے والے۔ مفہوم رسمی کو پکانے والے۔ ملکیت علی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد غیرہ اور رازداری کے بعد سرفہ پر زیادہ عروت واسدے۔ اب نے ملک قبور کی طرف نماز پڑھی۔ جسون احمد حسین کے فالرنڈ گار، بہترین عورت سے آپ کی شادی کو کی۔ اپنے کسی نے زینت حاصل نہیں کی۔ بیری عذر اور آنکھوں نے آپ ایسا کوئی انسان نہیں دیکھا۔ اور میں نے آپ کی مانند کسی انسانی کے سعلق نہیں سنبھالا جو آپ سے بخش رکھے۔ اس پر اللہ اکبر بخوبی کی قیامت تک لعنت ہو۔

۶۔ فرضیہ، طور پر سے بیان کی کیتے ہو۔ فتحی اور جل کے بھائی عقل کے ہیں۔ جوی کے حقیقتوں کی بارز داری کے ہیں۔

باپ حضرت ابراہیم ہے اور اچھا بھائی تیرا بھائی علی ہے۔ ۱۔ علی تھیں اس بات کی خوشخبری حال ہو کہ جب مجھے لہاس پہنچایا جاتے کہ اس وقت تھیں لہاس پہنچایا جاتے گا۔ جب مجھے بلا یا جا شکا اس وقت تھیں بلا یا جاتے گا اور جب مجھے تختے ہیں گے۔ اس وقت تھیں تختے ہیں گے، شرح ۱۔ سلطیں کے عوامی جانشین کے ہیں کہا جاتا ہے کہ وہ دونوں صفوں کے درمیان چلا۔

## حدیث خاصفت اللعل اور حضرت علی

۱۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ صالح جیبیہ کے دل شرکیں کے اوپر ہاں سے پاس آئے جو میں سهل بن عربیم تھا۔ انہوں نے ہمارے لئے اہم سے بھائی اندھار سے خلام ہاماں لے کر اپ کے پاس آئے ہیں۔ انہیں ہمارے حوالے کر رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ ترشیتیں اس کام سے باز آ جانا جائیں ہے میں تھا سے پاس آکیں ایسا اوری رہنمہ کر دوں گا جو دنیا کی خاطر تھا اسی کو رکھنے والا دست کا۔ اللہ تعالیٰ اکثر حمل کا محتوا ایمان کے ساتھ سے لیا ہے۔ اگر کسے کہا یا رسول اللہ کو کوئی شخص میں فرمایا وہ شخص ہے جو جو تھے کو درست کر رہا ہے۔ آپ نے علی کو اپنی جو حقیقتی درست کرنے کے لئے دی تھی، ”پھر علی علیہ السلام اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے جو آپ کے پاس آتھا اور لیکر رسول اللہ صلیم نے فرمایا جو شخص تھوڑا پہنچا جان دیکھا۔“

۲۔ ایسید سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ تم میں ایک ایسا شخص ہے کہ وہ قرآن کی تفسیر پر اس طرح جہاد کے کام جس طرح میں نے قرآن کے نازل ہونے کے وقت کیا ہے۔ حضرت علی کو فتنے عورت کیا اور رسول اللہ رہ شخص میں ہوں گا۔ فرمایا نہیں۔“ حضرت عمر نے ہماری میں ہوں گا۔ فرمایا نہیں۔“ لیکن وہ شخص ہے جو جو تھا۔ کر رہا ہے۔ آپ نے علی کو جو تاریخ کرنے کے لئے دیا تھا۔

۳۔ تشریع۔ خصوف کے سمعی جو تاج ٹرنے اور سلانے کے ہیں اور اسی سے ہے بخشفان من درود۔ زیدیں اور قم سے روایت ہے کہ اصحاب کی ایک جماعت کے دروازے سے سجدہ کیا تھی کہتے تھے۔ رام اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن فرمایا علی کے دروازے کے سواں تمام دروازے کے

کر دیں۔ اس بعد سے میں لوگوں نے چونگی بیانی شروع کر دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریع کے لئے کوئی تعالیٰ کی حجہ دیتا بیان کی۔ پھر فرمایا مجھے علی کے دروازے کے سواں دروازے کے کام دیا کی تھا اسے ایک کشہ مالے نے اس بارے میں بات چیختی کی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی میں نے اس کی پیرا میں نے کسی پیغماں کو کھو لایا ہے اور نہ بذری کیا ہے۔ مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے۔ میں نے اس کی پیرا

میں دریافت کرو۔ جو آئیت یعنی نازل ہوئی ہے میں اس کے متعلق جانتا ہوں۔ نات میں نازل  
تو ہی ہے یادوں کی اڑتی یا پیاری پر دار و بوری سے  
۲۰۔ النبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا، میری ہستی میں زیادہ صحیح فیصلہ کرنے والے علی ہیں۔  
۲۱۔ معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اسے علی سمات بالول میں تیر از شیش مبارکہ میں کارکٹہ  
تم ان شخصیتیوں کے الترک ساختہ ایسا نہیں تھا۔ اللہ کے نبی کو سب سے زیادہ پڑا رہا۔ اور خداوند کا فائدہ قائم ہوتے  
ہو۔ میں سنتے زیادہ صحیح فیصلہ کی تھیں لیکن یہ ان سے روایت ہے کہ زیادہ فائدہ الفادات کرنے والے علی ہیں۔  
۲۲۔ زیاد سمجھ کر جب رکھتے تو احمد اور سعید بن ابی حیان سے روایت ہے کہ زیادہ فائدہ فائدہ میں کارکٹہ  
۲۳۔ امام احمد رحمیل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے حضرت  
علیؑ کو زین الدین طریق، قاضی بن الکوہ، عاذ کیا اور آپ کے حق میں دعا کی اور نیز وہ حدیث بھی بیان کی ہے  
کہ حضرت علیؑ نے کعبہ کو سکھتے ہوئے بُت کو نیچے گرا دیا تھا۔

۲۴۔ حمید بن ایوب شہزادے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت علیؑ کے فیصلہ کا ذکر ہوا۔  
رسول اللہ نے اس فیصلہ کو مستحق فرما دیا اور مرتباً انہم تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ابیت  
یعنی فیصلہ کرنے والے شخص کو فرمادیا ہے۔

۲۵۔ زین بن ارشم سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ کی خدمت میں تین شخص حاضر ہوئے جنہوں نے زان جاہلیت  
میں ایک ہی طریق میں ایک عورت سے جماعت کیا تھا۔ اس عورت نے ایک بچہ جنمادی نیز افزاد نے  
پہنچ کے متعلق دعویٰ کر دیا۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ میں تینیں باحصار میں بارہ کا شریک ہاں  
کوں۔ میں تمارے درصیان قرآن اندلائی لڑتا ہوں، جس شخص کے حق میں قرآن پڑا گیا۔ میں اس پر  
خشت تامدن عائز کر دیں گا۔ اور اس کے کوئی سر درکرد گا۔ انہوں نے اس بات کا بھی صلح اللہ علیہ داہم  
وسلم کی خدمت میں ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا میں اس فیصلہ کو علیؑ کے فیصلے کی طرح مناسب تقویر کرتا ہوں۔  
۲۶۔ علیؑ علیہ السلام کے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے علیؑ مجھے حزانہ حمل دیا ہے کہ میں آپ  
کو اپنا مدد کر بنا دوں۔

۲۷۔ الحبید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیؑ کو پانچ یا چھوٹیں معطا کی گئی ہیں وہ میرے لئے  
زیاد طبقاً سے زیادہ محبوب ہیں۔ بلکہ یہ ہے کہ علیؑ کے سلسلے بیان کیے ہوں گے۔ حق کو اللہ تعالیٰ اس  
جھنڈے کے نیچے کوئی نہیں رکھے۔ قیصری یہ ہے کہ آپ میرے حرفی لئے تکارے کھوئے ہوں گے جیسی

۲۸۔ جہ عباس سے روایت ہے کہ علیؑ کو زندھے علم کے علاوہ ہوتے ہیں۔ ہذا کی قسم آپ دسویں بیٹے  
میں بھی تمارے شریک ہیں۔

۲۹۔ حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اسے علیؑ تین علم مبارک ہو۔ تہاری گھنی  
میں اچھی طرح علم دیتی کیا گیا اور بار بار تین علم سے میرا بب کیا گی۔ اس کو امام مازنی نے  
بیان کیا ہے۔

۳۰۔ عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ آپ کو جب کبھی مشکل پڑتی تھی تو آپ اس کو حضرت  
علیؑ رضی اللہ عنہ سے حل کیا کرتے تھے۔

۳۱۔ بیہقی عالیہ سے جواب کے سعی کے متعلق پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا علیؑ کے پاس جاری  
دریافت کرو۔

۳۲۔ سعد بن مسیب سے روایت ہے کہ علیؑ رضی اللہ عنہ اس مشکل سے پناہ مانگتے تھے جس کے  
حل کرنے کے لئے ابو الحسن موجود نہ ہوئی۔

۳۳۔ حضرت عردمی اللہ عنہ نے ایک ایسی عورت کے سنبھال کرنے کا ارادہ کیا جس نے پر  
ماہ میں بچہ پیدا کیا تھا۔ حضرت علیؑ نے آپ سے فرمایا کہ تابت (اغلب) میں مت ملکہ  
و درود چھوڑ دانے کی مدت قیمس مہ بیان کی گئی ہے۔ درود چھوڑ دانے کی مدت دو ماہ ہے۔  
اس صورت میں جوں کی مدت بچہ ماہ ہوئی۔ حضرت عردمی اللہ عنہ نے اس عورت کو چھوڑ دیا۔ اور کہا  
اگر علیؑ نہ ہوتے تو عمر بلاک ہو جاتے۔

۳۴۔ ابوظیبیان سے روایت ہے کہ ایک پاگل عورت حضرت عمر کی خدمت میں پیش کی گئی  
جس نے زنا کی تھا اور دن کا اعتراض بھی کر لیا تھا۔ حضرت عمر نے اس کے رقم کرنے  
کا ارادہ کیا۔ آپ سے حضرت علیؑ نے فرمایا کہ تم افراد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سزا سے مستثنی کیا ہے۔  
تو اسٹھ کے میدار ہو جاتے۔ پر جو ٹھکرے ہو جاتے اور پاگل حصی کو عقلمند ہو جاتے۔ حضرت عمر نے اس  
کا سنبھال کر کا چھوڑ دیا۔

۳۵۔ سید بن مسیب سے روایت ہے کہ علیؑ کے رضا صاحب میں سے کسی شخص نے یہ نہیں کہا کہ جو کچھ چاہو  
مجھے کے پر جھوٹو۔

۳۶۔ ابوظیبیان سے کوئی حضرت علیؑ کی خدمت میں حاضر ہو آپ فرمادے تھے جو کچھ چاہو تو  
پریور د ترکوں کو جزیز ہی تھی تو پریور د دیا جاتا کہ گے۔ میں اس کا تقبیل صورت پر مہنگا ہے۔ جو سنبھال کتاب مذکور

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اصحابِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سرزنش کہے، لیکن علی کا ذکر صحابی اور اصحابی کے ساتھ کیا ہے۔

## احادیث کا بیان

- ۱- زید بن افہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے علی اتم میرے عمل میں جنت میں میرے ساتھ سیری یعنی فاطمہ کے ساتھ ہو گے۔ پھر اپنے نے یہ کیتی تلا دست فرمائی۔ اخراً علی مسعود متقابلین
- ۲- المن سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہم اولادِ مطلب جنت کے سفراء ہیں۔ ایک ہیں بُرُون، حمزہ علی، جعفر، احسن، حسین اور مسعودی (جبل المغارب) ہیں۔
- ۳- ابن مسعود کا کہنا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے علی اتم اس بات پر مانع نہیں ہوا کہ تم میرے ساتھ جنت میں ہوئے جس سے ہماری اولادِ بیویوں کو ہماری پیشوں میں کوچ زیں، ہماری بیویں، ہماری اولاد کی اولادیں ہمارے ساتھ ہوں گی۔ اور ہمارے شیوه ہمارے دامیں پانیں پہنچے۔
- ۴- علی علیہ السلام کا کہنا ہے کہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دینی کی ایک لگنی میں جا رہا تھا۔ ہم ایکیسا باشیں پہنچنے خواست کہ ہم لوگوں کا سات باعوں سے کر رہے ہیں، میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ کس قدر خوبصورت پاک است ہیں، فرمایا تھا کہ ساتھ جنت میں اس سے زیادہ خوبصورت پاک است ہوں گے۔
- ۵- الش سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے علی قیامت کے روز ایک جنت کی اولادِ مصلح اور ایک جنت کی اولادِ بُری۔ ایک بُری کا کہنے جنت کی ایک قلبیں پر بجا دیا اور جنے ایک ناشپاک وی۔ میں اس کو انت پہنچتا تھا۔ اچھا کہ وہ دل کوئے بُرگئی، اس کے بعد ایک حور برآمد ہوئی۔ میں نے اس سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا اس نے کہا ہے حوراً تم پر سلام ہو۔ میں نے کہا تم پر سلام ہو۔ قم کرہ ہو؛ اس نے کہا میاہم را ہیر رہنی ہے۔ مجھے جوارِ خدا نے تین چیزوں سے خلق فرمایا ہے، میہا اور کھدا عزیز سے، دریا درِ حدر کا ذر سے اور نیجہ حدرِ شکل سے اور مجھے اب حیات سے گزر کر فرمایا تھا ہر جا توہیں بُرگئی۔ اللہ نے مجھے تیرے بھائی اور تیرے چاکھ فرزوں میں علی بن ابی طالب کے نئے پیدا کیا ہے۔
- ۶- حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نسبتے دوست رکھا اور ان دونوں کو دوست کی

امت کے اس شخص کو پافی پہنچائی گے جو کوئی اپ جانتے ہوں گے۔ جو تھی بات یہ ہے۔ اپ بڑے شرمگاہِ دعا پاپی گے اور مجھے ربِ جعل دعا کے پیر کر دیں گے۔ پاپوں بات یہ ہے کہ مجھے اس سران کا برگ، خوف نہیں ہے کہ اپنے شادی کے نہاد نافی بر جائیں گے۔ اور ایمانِ اللہ کے بعد کافر مجبلاً ترجیح، تکالیٰ ہزوں کے ساتھ جنم پر سارا لیا جائے۔ عزیزِ حرمون کے معنی میں ہوں گا انہیں اندکاں ساکن ہے۔

- ۷- مجذوبِ اسلام ابوجعباس سے روایت ہے کہ اپ نے فرمایا اُن اندکتِ بران لوگوں کے بارے میں جو بالیستے خپل کے دل پے، وہ کچھ یہ چک کروں نفعیتیں حاصل ہیں۔ یہ حدیث لیٹی ہے۔ میں اس کا پالٹا بُرگ کر چکا ہوں گا۔

## ان آیات کا ذکر حضرت علی کے نام پر نازل ہوئیں

- ۱- الَّذِينَ يَنْقُوذُونَ أَمْوَالَ الْمُهَاجِرِ إِلَيْهِ إِلَّا سِرَادُ عَلَيْهِمْ نِعَمَةٌ إِنَّمَا أَنْهَاكُمْ عَنِ الْأَنْوَارِ إِنَّمَا كَانَ مُرْدًا كَمَنْ نَاصِقًا لَا يَسْتَوْدَنَ - ابوجعباس نے کہا یہ آیت میں کے بارے میں ازاں کے نام پر میں کہنا ہے کہ اس ساقا لایستوون۔ ابوجعباس نے کہا یہ آیت علی کے بارے میں ازاں کے نام پر میں کہنا ہے کہ اس ساقا لایستوون۔ اپ سوی میں احمد رضیہ بن الحقبہ نامی ہیں۔
- ۲- اَنْذِرْ رَبِيعَ الدَّهْرِ دَهْرَ سُرْلَهِ دَهْرَ الْمَلَائِكَ اَدْنَاهُ الْآيَةَ - علی کے حق میں نازل ہوئی اور دادا حدیث کے ازاں کو بیان کیا ہے۔
- ۳- اَشْنَعْ شَرْجَانَ الدَّهْرِ صَدَرَهُ لِلَّا مُلْمَدُونَ - حضرت علی احمد بن حبیب مجدد کے بارے میں نازل ہوئی اور ابوجعباس نے اپنے دل کی جنت بتانیا تھا۔
- ۴- يَجْعَلُ لِهِدْدِ الْجَنَّاتِ وَدَدًا - ابوجیفے سے روایت ہے، ہر ایک وہی کے دل میں علی کی درجت اور اپ کے اہل بیت کی درجت (بیت) کو چوڑ دیگی۔
- ۵- اَشْنَعْ رَعْدَنَادَدَ اَحْسَنَنَاهْرَلَاقِيَّهُ - مجاہد سے روایت ہے کہ یہ آیت حضرت علی اور حضرت علی نازل ہوئی۔ اور حبیب شخص کو اور دیگر دیگر ایسے دہ الاجہل ہے۔
- ۶- هَلْ يَعْجِزُونَ الظَّاهِرَ عَلَى حِسْبِهِ مُكْيَّنًا دِيَمِيَّنًا وَأَسِيَّنًا - ابوجعباس نے کہا ہے۔ یہ آیت اہل دل کے فرزندوں (حنین) اور ان دونوں کی لوتکی نظر کے بارے میں نازل ہوئی۔
- ۷- اَبْرَحْ عَلَى سَعْدَتِهِ مَرْسَأَتِهِ اَسِرَّ رَبِيعَ الدَّهْرِ - اس آیت میں جو بایا اہل دل اسے شروع کیا ہے اس آیت کا سرگردہ ایسا مذکور ہے جو میں کی ذات ہے۔

علی سے بیزاری حاصل کرے۔ موجود وادی غیر حاضر ملک یہ بات پنچاہی دے۔ ہر فریما اسے علی بیٹھ جاؤ۔  
اللہ تعالیٰ نے مجھے اس بات کے پنچانے کا حکم دیا تھا میری نے پنچاہی دے۔

۱۹۔ حضرت علی سے روایت ہے آپ سنہ فرمایا کہ قدیم گھر دوستِ رکھیں گی۔ جنی کمیری (ناجائز) محبت  
بین ہاگ میں داخل ہو جائیں گی۔ لصیریوں کی طرح جو حضرت علی کو خدا کہتے ہیں پہ ناجائز محبت ہے اس کو قبول  
نہ ہو سکے کیونکہ کوئی دوسرے کیعہ کی وجہ سے درج میں داخل ہوں گی۔

### جس شخص نے حضرت علی کو خداصور کیا وہ بلاشبہ فوزخ میں ہو گا

۱۔ عبد اللہ بن شریک عاری اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ عزیز اک خدمت میں عرض کی  
گیا کہ مسجد کے دروازے پر کچھ لوگ موجود ہیں۔ جو یہ گمان کرتے ہیں کہ آپ ان کے رب ہیں۔ حضرت  
نے ان کو جالیا مدد فرماتا تھا کیونکہ تو، انہوں نے کہا آپ ہمارے رب، ہمارے پریارے والے  
وہم سبیں رحمتی دیتے والے ہیں۔ حضرت نے فرمایا تمہارے لئے ہلاک ہو۔ میں ہماری اندر بیدہ ہوں  
جس طرح تم لھاتے ہو میں اسی طرح لھتا ہوں۔ جس طرح تم پیتے ہو اسی طرح میں پیتا ہوں۔ اگر یہ نے اللہ  
کی فرمائی نہیں کی تو مجھے عزت دے گا۔ اگر میں نے اس کی تازیتی کی تو وہ بھکہ ذمیل کرے گا۔ اور مجھے  
عزاب دے گا۔ اللہ سے مُدعا اپنی جھلی بات اور اللہ تعالیٰ کے ساقر بڑے شرک سے بازا جاؤ۔  
جو دھکاتا ہے احمد دینیلے ہے، انہوں نے آپ کی بات مانند سے انکار کر دیا، آپ نے ان کو لھکایا  
اور میری ایسے کام کی حضرت میں تیرنے ملا۔ حضرت کو عرض کیا جو خدا کی قسم وہ اپنی بات سے بازا نہیں آئے۔  
آپ نے ان کو جالیا اسپیلے دن کی طرح ان سے ارشاد فرملا۔ انہوں نے اپنے قلب سے باز منے میں انکار  
کروایا۔ آپ نے ان کو بھکا دیا۔ جب قیصر اور زید قاتلان رکن نے اگر وہی بات دھرا فی۔ آپ نے  
زید اور خدا کی قسم الگ اپنے جھر لئے قتل اور اللہ کے ساتھ صریح شرک سے جو دو ذات ہے جو دلکھار جتنا ہے  
اوہ نہ کہو نہیں اس کو جانتے بازا نہیں کی طرح قتل کر دیں گا۔ انہوں نے اپنی بات سے باز منے  
سے انکار کیا۔ یہ ان کے لئے مسجد اور قصر الامار کے درمیان کوڑا ھا کرو۔ اور اس میں اگ بدلائی  
پھر لوگوں سے فرمائیں اپنی بات سے بازا نہیں کی تو میں اس میں مل میں گا۔ انہوں نے انکار کر  
دیا۔ آپ نے ان کو اسی کڑے میں مل دیا اسے لے گئے۔

۲۰۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کے عالمی قریب علی میری کی مشاہد پاٹیاں سے بیزار ہے  
نہ حضرت میں سے اتنا کیدر کو اپ کی مان پر بستان تراش اور مختاری سے اپنے کو اتنا دعوست رکھا کر اس

ادمی دلول کے باپ اور عالی کو درست رکھا وہ قہامت کے دز بہرے درجے میں ہو گا۔  
۲۱۔ مطلب بن عبد الشفیع خوب سمجھتے ہیں کہ عولیٰ اختر فرمایا سے لگا۔ میں تھیں بیٹھے بھانی اور پسندیدہ کے بیٹے  
علی ہی ان طالب سے حبہ رکھنے کے بارے میں وضیحت کرتا ہوں۔ مون اس کو درست رکھیں گا اور منافع  
اس سے کیوں رکھنے گا۔

۲۲۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا تمہارے اس ذات کی پرسنے میں مشکلت لا اور درج کو پڑا  
کیونکہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ترکاں کو بھی جو دوست رکھتے ہیں اور عوام اور جنہیں کو بھی رکھتے ہیں۔  
۲۳۔ عابر سے رہا بیت ہے کہ بروں نہ انہیں لے جھانی حضرت علی سے بیہقی کو اور بہرہ مدد رکھتے۔

۲۴۔ اپنے عباد سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ فرمایا۔ علی بنتِ جبہ اس کو اپنے بھانی کے بیٹے جسے آپ کھوئیں کہ  
۲۵۔ انس سے روایت ہے کہ حضرت علی سے جال کو آپ وہم دے کر فرمایا۔ تربیذ خرمی کرے اڑا۔ اس نے  
ایک تیز خرمی اسکی وجہ وہ کردا تھا۔ آپ نے فرمایا اے جال اس کو اس کے ماں کے ماں کے پاس راپس کو  
کوئی صدم نہ چھے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تھاری محبت کا پہلوان آری، درخت بچل، دلزوں سے لیا ہے  
جس نے تیری محبت کو قبول کیا، وہ بیٹھا اسکا بزرگ ہے اور جس نے قبول نہیں کیا، وہ کردا اور دلگز ہے اور میرا  
گما ہے کہ یہ ان میں سے ہے جھوپ نے محبت کو قبول نہیں کیا۔

۲۶۔ خباب ناظمِ رحمی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا نیک بخت پوری طرح نیک بخت  
اور کما حقاً نیک بخت وہ ہے جس سے علی کو اپنے کی زندگی میں اور آپ کی موت کے بعد درست رکھا۔

۲۷۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی اس شخص کے سے خوشخبری ہے جس نے آپ کو  
درست رکھا اور تیری نقدیت کی۔ وہ اس شخص کے لئے ہلاکت ہے جس نے تم سے کیدر رکھا۔ اور تیری  
سلک دیکی۔

۲۸۔ اس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قشیرین لے گئے۔ آپ نے لمبی جو ہری لفتگو فرمائی۔ ہر  
فرمایا اے علی! آپ کی طرف پڑک، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو بینہ سے لکھا اور فرمایا اے کوہ میں  
یہ میرے بھانی ہیں، میرے چوکے بیٹے ہیں۔ میرے والادیں، یہ میرا گوشت ہیں، ایسا خونکی میں اور میرے  
والادیں اور کیمیں حسن اور حسین کے باپ ہیں۔ دونوں جوانی بھنست کے سردار ہیں۔ یہ میری تکلیف  
کو محجسے درکرنے والے ہیں۔ یہ اللہ کے شیرین، زین پراللہ کی تکلیف، اللہ کے دلنوں پر آپ سے

کیمیز رکھنے والوں پر اللہ کی بعثت اور بعثت کرنے والوں کی بعثت ہے۔ اللہ ایسے آدمی سے بیزار ہے  
ادمیں بھی اس سے بیزار ہوں۔ جو شخص اللہ سے احمد ہے اسے بیزاری حاصل کر چاہے اسے چاہئے ۲۸

- یہ خارشہ بتا تو یہ سے ماقلوں کو ابتداء راتے  
۱۰۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ مجھے ایک بیماری کی تکلیف تھی۔ یہ یہ پاس سے بھی حلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزورہ ہوا  
اور یہ کم بر احتراس سے یہ رئے اللہ الگری کوت آگئی ہے تو مجھے الام دے۔ الگروت میں دیہے تو مجھے تکلیف  
کو دور فرما۔ الگری اسلام ہے تو مجھے صبر عطا کر۔ رسول اللہ تعالیٰ مجھے اپا پائیں مبلک ملا کفر مایا۔ اسے یہ رئے اللہ از اس  
کو خیر دعا نیست عطا کر۔ اس کے بعد مجھے درد کی بھی تکلیف د ہوئی۔  
۱۱۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ فرمایا جنہیں نکوم کی مردگان ہو جائیں۔ شیخ اللہ تعالیٰ نکوم کے حق  
کے عقل موال کرے گا۔ اور صاحب اتنی کو اس کے حق سے منع نہیں کرے گا۔  
۱۲۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ فرمایا جنہیں نکوم کا حکم ابراہیم کا حکم، مومن کا حکم ابراہیم کا حکم، مومن کا حکم ابراہیم  
کا حکم دیکھنا چاہے اسے علی بن ابی طالب کی طرف دیکھنا چاہیے۔  
۱۳۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ علی نبی صلیم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اپنے بیمار تھے اور اپنے اسرار مبارک ایں  
خون ٹکوٹ اور کچھ بھولی میں تھے۔ میں نے مخلوق میں ایسا خاص تھوڑت آؤنی بھی نہیں دیکھا تھا۔ مجھے فرمایا اپنے چوکے  
بیٹے کے قرب آجائو۔ تمہاری شکر سے زیادہ حقدار ہوئے تھن کھڑا ہو کر غائب ہو گیا۔ میں اپنے بھائی پر بیٹھ کر کیا کہ  
اللہ عصیم نے فرمایا یہ جریں سیل جھسے لیتیں کر رہے ہیں۔ حق کمیر اولاد کم ہو گیا۔ میں سرگما۔ اور سریں سر اسدا  
کی جھیل میں تھا۔  
۱۴۔ ابن عباس سے روایت ہے اپنے بیٹل سے ایک ایشان کے درپرے درجے پر جو جائے گر کر  
اوپر جریں سیل کے قدر ہوں کا اہم تھا۔

کو اس مقام پر نجحا دیا۔ جس کے آپ سزاوار نہیں تھے۔ اور آپ کے حواری آپ پر ایمان لے ہتے۔ پھر حضرت  
علی سے زینا ہے، یہ سے اسے میں دیکھ پہلاں برجائیں گے۔ مجھے زیادہ دوست رکھنے والا مجھے اس مقام پرے  
جلئے کام جو ہیں وہ زندگی ہو گا۔ اور یہ ساقلوں کی دلکشی کے لئے دلکشی کے لئے جائے گی  
وہ یہ سے ساختہ بننا ہاں تھا۔

- ۱۵۔ الرحمے رہیت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ فرمایا کہ جو شخص آدم کا علم زرع کا حرم ابراہیم کا حکم، مرے کے لئے حب  
اور علیہ کی پیغمبری کا رسی دیکھنا چاہے اسے علی بن ابی طالب کی طرف دیکھنا چاہیے۔  
ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ فرمایا جو شخص زرع کا حرم ابراہیم کا حکم، ابراہیم کا حکم، مومن کا حکم ابراہیم  
کا حکم دیکھنا چاہے اسے علی بن ابی طالب کی طرف دیکھنا چاہیے۔  
۱۶۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ علی نبی صلیم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اپنے بیمار تھے اور اپنے اسرار مبارک ایں  
خون ٹکوٹ اور کچھ بھولی میں تھے۔ میں نے مخلوق میں ایسا خاص تھوڑت آؤنی بھی نہیں دیکھا تھا۔ مجھے فرمایا اپنے چوکے  
بیٹے کے قرب آجائو۔ تمہاری شکر سے زیادہ حقدار ہوئے تھن کھڑا ہو کر غائب ہو گیا۔ میں اپنے بھائی پر بیٹھ کر کیا کہ  
اللہ عصیم نے فرمایا یہ جریں سیل جھسے لیتیں کر رہے ہیں۔ حق کمیر اولاد کم ہو گیا۔ میں سرگما۔ اور سریں سر اسدا  
کی جھیل میں تھا۔  
۱۷۔ ابن عباس سے روایت ہے اپنے بیٹل سے ایک ایشان کے درپرے درجے پر جو جائے گر کر  
اوپر جریں سیل کے قدر ہوں کا اہم تھا۔

## رسول اللہ تعالیٰ کی حضرت علی سے مجھت

- ۱۔ اور ان مندرجہ روایت ہے کہ یہ دلکش جس طبقہ پر دلکش نہ رسول اللہ تعالیٰ کو فرمایا احمد  
خان اپنی میں آواز بلند کی۔ کیونکہ رسول اللہ تعالیٰ اللذ عصی و آہم دلکش نہ دیہیں۔ اصحاب بیٹے۔ رسول اللہ تعالیٰ قیامت  
میت اس اپنے حضرت علی سے مجھے اس فرمایا ایسا الحسن کے پیٹ میں تکھیت ہو گئی تھی۔ اس وجہ سے  
میر قم سے پیچے رہ گیا تھا۔  
۲۔ ام علیہ رحمة الله علیہ سے روایت ہے ایک لشکر نہ کی جس پر حضرت علی بھی شامل تھا۔ میں نے رسول  
اللہ تعالیٰ فرمایا کہ اسے دلکش کو فرمائے ہوئے اس نہ اسے اپنے بیٹل سے درجن کرنے کے لئے دلکش کو فرمائے ہوئے کہ اس کو کرو۔  
مجھے کوت دیتا اسے مجھے علی کو دیتا تھا۔  
۳۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ علی جب بھی اللہ تعالیٰ دلکش ہے موال کرتا تھا۔ اپنے جواب شیرتے تھے۔

تھی اداکے خوفت میں نادر تبارو نے فائی۔ بہبود پڑسے مکسر الزرای آپ کو چھپا نہ بس بہبود پلشند تھا، بہبود گھلی کھنڈ کر کے حمد غوب تھا۔ جب آپ سے ہوال کرتے ہوئے تو ہارے لکھ

## حضرت علیؑ کے کشف اور کرامتؑ کا بیان

۱۰۔ اصبح سے روایت ہے کہم لوگ حضرت علیؑ کے ساتھ کریمین مدد گوئے۔ آپ زین کربلا پھر اُب بڑے دوخالے کی خیانت سے ہمیں جواب دیتے۔ اگر کہ آپ سے کافی خبر دریافت کرنے تو آپ کے ہاتھ فوج نہ اخراج کر دیا۔ فرمایا۔ خدلک قسم میں ان لوگوں کے لئے ناتھ میں۔ یہ ان لوگوں کے اتنے لامبا ہوا تھا۔ خوال نامہ میں بادھو کیہم آپ سے قریب تھے اور آپ کا قرب میں حاصل تھا۔ لیکن آپ کے ہاتھ میں کافی خون بہنا چاہتے تھا۔ اس مقام پر آل محمد صلی اللہ علیہ وآل مسلم کو قتل کیا جاتے تھے۔ الٰہ علیہ السلام اور بیوی اور بیوہ کی وجہ سے ہمہ آپ سے باستکار نے کی جرات بیش کر سکتے تھے۔ آپ دیندار لوگوں کی عزت کرنے اور زین رہتے تھے۔

۱۱۔ اصبح سے روایت ہے اور حضرت علیؑ نے امکی حدیث بیان کی اور ایک شخص نے آپ کو جھلک دیا۔ حضرت علیؑ فرمایا۔ میں تمامے بڑھیں بدر عکول ہا۔ جس نے کہا۔ (بدر عکول) آپ نے اس کے حق میں بدر عکول اور میں کے تسلیمے ہمڑو کے آپ اپنا پختہ رکھتے تھے۔

۱۲۔ اگر دوسرے روایت ہے کہنی صلعم نے مجھے علیؑ کے پاس رہا کیا۔ میں نے جا کر آپ کو آغاز دیا۔ (لیکن) آپ نے مجھے کافی جواب دیا۔ اور میں نے آپ کے گھر میں جو کوئی کوئی خود کو دھماکہ پیسیں رہی ہے۔ اور میں کے پاس کوئی آدمی جملائے دا موجو رہیں تھا۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ اسے الٰہ علیہ السلام کے چھڑکی میں لکھتے رہتے ہیں۔ وہ اس پاس پرستیں میں کہا۔ میں کہا۔

۱۳۔ اگر دوسرے روایت ہے اور علیؑ نے ہمہ آپ سے ہمیں خلیل رحیم دیا اور فرمایا۔ اسے لگا۔ علیؑ کی شایعہ کو سوسا۔ انسوس! ازادہ کھوڑی سے اور سفر لے بارہ کم اپنے چاہئے واسے زبانی د رسوای۔

۱۴۔ فرمادیا کہیا۔ اسے کو حضرت کے اس فرمان سے مجھ پر پردہ عورت کے غم کی طرح غم طاری ہو گیا۔

۱۵۔ کعب بن هجر، کا بنت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ علی اللہ تعالیٰ کے حق میں زیادہ محنت ہیں۔

۱۶۔ جو فہارس سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی انھیں ماتحت ادنیٰ نقبتیم علیٰ اتفاق

۱۷۔ فرمائے دھول النک نزدیک میں فرمایا۔ خدا کی قسم حب اللہ نے میں باتیت دی ہے تو تم اس پر بیسے اپنے پاؤں نہیں پھریں گے۔ میں اس بات پر خود جحدا کر دیں گا اسٹن کو رجایل ہا۔ عدالت کی تحریک

۱۸۔ ایسا کامیابی کی ایسا بنا کر دیں گی کہ پیر وی پراضی رہو گئے اور وہ تمارے امام ہونے پر راضی میں کھلتے

۱۹۔ فرمائے دھول اللہ عزیز سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ علی اللہ تعالیٰ اس وقت کیا حالت ہو گی۔ جب لوگ رکھ دیا جاتے (علی کا زبانی دی)۔

۲۰۔ فرمائیں ہے۔ اللہ کے دیوب کو بازیجھے طفلاں قرائیں گے اور اللہ کے مال کو اپنی دولت نصویر کریں گے

۲۱۔ فرمائے دھول اللہ عزیز۔ آپ کے مدعوں پرستے علم کی جستی جوستے تھے۔ دو دن سپتام

۲۲۔ فرمائے دھول اللہ عزیز۔ آپ کو اپنے اخوان کو اگالو کو ترک کروں گے۔ میں اللہ اور اس کے رسول اور

۲۳۔ فرمائے دھول اللہ عزیز۔ آپ کو اپنے اخوان کو اپنے اخوان کی زیارت کرنے کی کافی تکالیف پورہ کر دیں گا۔ آخر کار علیؑ میہت کے ساتھ آپ

۱۸۔ حبیب فی سہ روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت علیؑ کی خدمت میں فالودہ پینچ لیا۔ اپنے فریما اس کی خوشخبر پالیزہ اور اس کا رنگ خلص بورٹ اور اس کا فائقہ لذیز ہے بلکن میں اس بات کو کمزور کرنا ہو گیں کہ میں اپنے لفڑ کو اس بات کا عادمی یا باذ جس کا وہ عادمی نہیں ہے۔

۱۹۔ عبد اللہ بن سلام سے روایت ہے کہ ملال نے مازگیر کی اذان کی۔ لوگ کھڑے ہو کر نماز پڑھو رہے تھے اور کرخ اور سجدہ کے درمیان اپنے ایک سائل نے سوال کیا۔ اپنے سرکع کی حالت میں سائل کو بھی انکو غمی عطا کر دی۔ سائل نے بھی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر دی ارسد اللہ نے ہم پر یہ آئیتاً ثابت کی۔ اللہ اولیکم رحمة اللہ در سو نہ والذین امنوا اللذین یقیمون الصلاۃ دریوتۃ التکوہ دھرو الکوہ قیامت اول اللہ اوس کا رسول امر وہ لوگ ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اندراکارہ دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ کرخ کی حالت میں ہوتے ہیں۔

۲۰۔ حضرت علیؑ نے ہمدرد و ایک جنائز سے کرے ہے۔ رسول اللہ نے فریما ہمارے سامنے پرکونی قرقن تو نہیں ہے؛ لوگوں نے کہا ان فریبا کا قرضہ ہے، ان لوگوں نے کہا ذمہ دنیا ریں۔ اپنے فریما اس پر نماز پڑھو، اس کا قرقن میرے ذمہ رہا۔ میں نے اس پر نماز پڑھی۔ رسول اللہ نے مجھے فریما ایک تعلیم تھے جو بڑے خیر عطا کرے۔ اللہ تعالیٰ بتھجتیر سے قرقن سے چھکانا معاشر کرے جس طرح ترنے اپنے جانی کو قرقن سے چھکانا دیا ہے۔ پھر رسول اللہ نے فرمایا۔ ہر سبیت قرقن میں جکڑا ہٹا ہوتا ہے۔ جس شخص نے اس کو قرقن سے چھکا رہا۔ قیاست کے رذالتہ اس کو اس کے قرقن سے چھکا را دلانے ہے۔ اس سماں سبیع سے روایت ہے کہیں نے چالیس سے زیاد بھاپے دریافت کیا کہ بھی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پر لالہ یا علی خپل زیادا پچھے طبقہ پر قائم رہا تھا اور انہوں نے کہا حضرت علیؑ پھر زیرہ

۲۱۔ حضرت علیؑ نے فریما بھت سخت بھوک لی۔ یہ کام کی تلاش میں ریزی میں لکھا، اسی اشنا میں ایک عورت کے پاس سے گواہج نے دھوپوں کو پانی میں ترکنے کے لئے جمع کر رکھا تھا۔ میں نے اس سے ایک ذول کے عوقبیں ایک بھوک پر عامل طے کر لیا۔ میں نے سولہ دوں پانچ کے لکھنے حتیٰ کہ میرے احقر میں ابھے پڑ گئے۔ میں والپر لالہ دیرے پاس سرکھوں کی قیمتیں۔ رسول اللہ نے میرے ساقوں کو گھوپیں تناول زمانی اور میرے جتنی رہائی رہی۔ میرے الذریعہ اور میرے الذریعہ کے مال سے حضرت دوپیاے مل لینا حلول ہے۔ ایک پیالہ کو خود ادا پانے عیال کو کھلانے اور وہ سرپیالہ لوگوں کے آگے بڑھانے

سے مل جاؤں گا۔ رسول اللہ نے فریما اسے علیؑ کے سمجھ کیا (رسول اللہ نے فرمایا۔ اسے یہ رسم اللہ علیؑ کے راستہ ایسا سلوک کر۔)

۲۲۔ علیؑ پر سبیع سے روایت ہے کہ این نبیاح حضرت علیؑ کی خدمت میں حاضر ہو گئی عوقبی کرنے کا یہ امیر المؤمنین (علی)، سے بربست اعلیٰ پر گیا ہے۔ تب اسے فریما اللہ اکبر اسے اپنے نبیاح کا سہماں لائے ہوئے کھڑے رہ لے۔ اور بربست اللہ کے پاس پرکر رکھ لے۔ اور لوگوں میں منادر کی کزادی اور جو کچھ بال کو جو دعا سب کو کمل میں تقسیم کر دیا۔ وہ فرشتے تھے اسے زرد (سرنا) سے سفید (چارہ) تک جو ہے دو دریوں جا۔ جو ہے دو دریوں جا۔ بھرآ پڑے بیت الملک میں ہائی پرکر لئے کا حکم دیا اور اس میں دو رکعت نماز ادا فراہم۔

۲۳۔ عبد اللہ بن ابی مسیل سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علیؑ کو کوئی قیمتی پختے ہوئے دیکھا جو اپنے کی قیمتی کے آگے بڑھنے تھے۔

۲۴۔ حسن بن جہنم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؑ کو سمجھ کر دی سہماں پرست کر کرنسے دیکھا۔ اپنے پردوپا دریوں میں ایک پادار کو پختہ ہوئے اور درسری کو کذبے ہوئے ہوتے تھے۔ اور اپنے کی قیمتی نصف پنٹی تک رسکتے۔ اپنے پاداروں میں جیلی سمجھتے۔ اپنے کے احتیاطی کو زخمی لوٹا جائیں کہ اس تہذیب کی پرہیز کاری، صدق مقاب، اچھی خوبی دوڑھت اور ہمارا تاپنے اسدرستھ کا حلم دیتے ہے تھے۔ تو صنیع، قطر اور قطیریہ چادروں کی ایک قسم ہے۔

۲۵۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے غلیظ پرستے ہوئے تین درہم میں ایک قیمت خرید فرما تھا۔ اور اس کی اسٹین کو تسلی اور کافی کے درمیان کام ادا فرما تھا۔ اس تعریفیں الذریعہ کے لئے ہیں۔ جس نے بھے لیاں فاٹھر پہنایا۔

۲۶۔ رسم سعیل اور کافی کی دریجاتی حجک کو لکھتے ہیں۔ ملیش اور ریاشش عمدہ لباس کا نام ہے۔

۲۷۔ نبیین و رب سے روایت ہے کہ جدن بھر نے حضرت علیؑ کے لباس پر اغتر اچ لیا۔ اپنے اس سے لہاکریہ بوس تجھر سے دو رلقاتا ہے اور سلماں کے لئے پریزوی کے لئے نہایت ناسیب ہے۔

۲۸۔ عزدین قیم سے روایت ہے کہیں نے لہاپا امیر المؤمنین اپنے اپنی قیمتی کو اونچا کیوں رکھا ہوا ہے۔ فرمایا۔ اس سے دل میں فرد اپنی بیٹھتی ہوتی ہے اور وہ اس کی پریزوی کرے۔

۲۹۔ ضحاک بن حمیر سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ پر، لبکی دلکھی جس کو پختے ہوئے اپنے پردار کیا گیا۔ وہ کھرد سے سنبھال پرست کی سختی اور میں سے اس قیمتی میں خوبی کے فرشاتا ہت کو دیکھا۔ جو کھابی شغل کے معلوم ہوتے تھے۔

حقیقی۔ اپنے فرمایا۔ تمہارے لائقے نے میرے پس قبیل کو مریضی و فحشی سے فریخت کیا تھا۔  
دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ،

توضیح: اسکر باس سفارتی کا معرب ہے۔ اون کے پنجے نیز سے اس کو جمع کرنا ہمیں آئی ہے مجھے  
کپڑے کر سکتے ہیں۔

۲۸۔ عالم بن کلیب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کے پاس اصحاب کے مال آیا اپنے نام  
کو سات حصوں میں تقسیم کر دیا۔ اپنے کاس مال میں ایک سو لیٹر ملی۔ اپنے اس کے سات حصوں کے  
ہر ایک حصہ پر کوہ دینے اور قرآن اذان کی۔ کوئی کو پہنچہ دیا جائے۔

۲۹۔ ابو صالح سے روایت ہے کہ میں جناب ام کلثوم بنت علی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اپنے لکھنی کو رسمی  
آپ کے درمیان اور میرے درمیان ایک پردہ حائل تھا۔ حسن اور حسین تشریف لاتے۔ اپنے ان سے  
فرمایا کہ ابو صالح کو کوئی چیز کیوں نہیں کھلاتے؟ میرے لئے ایک پردہ کا لالجس میں دل کا پالی تھا۔ میں نے  
کہا اپنے روگ کا کھانا کھاتے ہیں۔ حالانکہ اپنے لاروں امراء ہیں۔ جناب ام کلثوم نے فرمایا کہ ابو صالح میرے  
باپ اور امداد میں حکومت سے نہیں تھے۔ میرے بھائی حسین نے ایک پردہ تسلیے لیا تھا۔ اپنے دو چکر تسلیے  
کروں میں تقسیم کر دیا تھا۔

۳۰۔ مہماں عاذب سے روایت ہے کہ میں صلی اللہ علیہ و آله وسلم نے حضرت علی کو کیم کی طرف روانہ کیا۔ جسیکہ اپ  
میں کے بتدائی علاقوں میں داخل ہوتے تو لوگوں کو اس بات کی شہر بھر کی دہ اپنی خدمت میں حاضر ہوتے۔  
حضرت علی نے ان لوگوں پر رسول اللہ صلیم کے خط کو پڑھا۔ ایک دن میں مہماں کا تمام غلبہ مسلمان ہو گیا۔ اپ  
نے اس کے متعلق بیوی صلیم کو خط تحریر کیا۔ جب رسول اللہ نے علی کا خط پڑھا تو اپنے اللہ کے مشترکی کی  
خاطر جو ہمیں گرتھے۔ اپنے فرمایا ہمدائی پر سلام ہو، مہماں پر سلام ہو، دوست فرمایا۔

۳۱۔ عبید اللہ علی فہرست میں حضرت علی نے خارج کا ذکر کیا اور فرمایا ان میں ایک ایسا شخص ہوا کہ جس کا  
ناقر ہو گا۔ اگر تم لوگ اتنے تک جاتے تو میں تھیں تاہم تو خص ان لوگوں کو قتل کرے گا۔ اتنے پیشے بیوی صلیم  
کی زبان کے ذریعے اس سے کیا وعدہ کیا ہے۔ تو اسکا ہر کتنا۔

سلسلہ۔ اگر اپنے ناقص الیہ تھوڑے کے متعلق مفصل معلومات حاصل کر جاؤ ہیں کہ اس شخص مقام حضرت علی نے  
اُس کو سمع پر قتل کیا تھا، مم نہائی کی کتاب خلاف امداد میں اسی موضع پر مطہر مصلح اعلیٰ کی جانبی میں احتفظ  
اللہ کا ارادہ ہی ترجیح کر دیا ہے جو شائع ہو جائے۔ تھوڑا سے کریے دہلو لئے صورت

زضییہ۔ خوب ہے اس برق کو کہتے ہیں جو ہم گوشت کو تجدیل کر جوئے تکریس کر کے دالا جاتا ہے۔

۲۷۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ مجھے ایک شفیع کے آدمی نے بیان کیا کہ حضرت علی تشریفِ ذاتی تھے۔ اپنے پاس ایک  
پیار، درپیانی کا لالجس کر دیا جس پر مہر لگا ہوئی تھی۔ اپنے لکھنے کو توڑ دیا اور اس میں  
سچھ جھیڑ کے ستو تھے۔ اپنے ان پریانی میں کاخوں پیا اور بھیجے ہے۔ میں نے وہ میں کیا یا ایراں منین اپنے  
نے تھیں پر کسی عکس کی وجہ سے مہر نہیں لکھا تھی۔ لیکن مجھے اس ساتھ کا وہ تقدیر جو حسیر اس میں نہیں کھلے ہے  
اس میں کوئی اور حسیر دوال دی جائے۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ میرے ششم یا بیجسی خادم کے دائل ہو۔

۲۸۔ ابو عیانی شیخ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کی خدمت میں حیرتی اس تواریخ کو مجھے  
کوئی خوبی تھے۔ اگر ہے پاس ایک چادر کی قیمت ہوتی تو اس کو بالکل بے تھیماں لے کر، اس نے اپنے اپنے خدمت  
میں کفر سے ہر کو کہا اسے امداد میں میں اپنے کو جاہر کی قیمت کا ذریعہ بغیر نفع کے دون گا۔ عبد الرحمن نے کہا یا اس  
وقت کی بات ہے کہ خاتم کے ساتھ سلطنت اپنے کے بعد میں بھی۔

۲۹۔ مارکن بن عنزہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میرت علی کی خدمت میں مقام جائزی حافظ ہوا۔  
آپ نے ایک پرانی چادر پہن رکھی تھی۔ میں نے عرق کیا اسے امداد میں! اللہ تعالیٰ نے اپنے اپنے اپنے  
کے ایسا بہت کے لئے اس مال سے حصر مقرر کیا ہے اور باوجود اس کے آپ اس خلاب پر سے گزیں گے  
میری سے چلا گوں۔

توضیح: مسلم کے سعفی پڑھا۔ تلخیف کے سعفی دہ پڑا جو کپڑے کے اُپر پہنہ جاتا ہے "اُدا مختار  
پر پہنچا جاتا ہے۔

۳۰۔ ابو بطرس سے روایت ہے کہ میر نے حضرت علی کو اس حالت میں کہیا کہ آپ اعراب اور بدوی عجم ہوتے  
تھے، اپنے کھروے کپڑے پہنے ہوئے بازار میں تشریف لاتے۔ ہزار سے کمی ہتا۔ سے پار قبیل موجہ  
ہے۔ میں خود میں اپاہستا ہوں، بازار نے عرق کیا اسے امداد میں تھے پاس نہیں دھو جو ہے۔ دہار سے  
آپ چل جیتے۔ دہار سے دہ کا نہار کے پاس تشریف ہے۔ جب اس دہ کا نہار نے آپ کو بیجان لیا۔ تو  
آپ ایک لارکے کے پاس تشریف ہے جو آپ کو میں جانتا ہم۔ آپ نے اس سے تین درہم میں قبیل کا  
کپڑا خریدا۔ لارکے کا جب ایسا۔ تو لارکے نے پہنے اپ کا کارہیا سدھے آگاہ کیا۔ لارکے کا دالہ  
اُسی درہم کے کو اپنے خدمت میں حاضر ہوا۔ عرض کیا اسے امداد میں تھی کی تیس درہم

کسی کو معلوم نہ ہو اور تم سے اس بات کو کوئی شخص دستے اب شہاب نے کہا کہ جب تک عبده اللہ  
بھی مردی کی دعائی نے اس سر و تقریسے کسی کا راجحہ نہیں۔

۴۵۔ ملیٰ کے ردایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی الکاظم جانتے تو کوئی پھر لاگوں میں بیجنت تین انسان کو  
تھا؟ میں نے عوچ کیا اذنی کا کوچپنی کا لئے ہوا۔ فرمایا آخری لوگوں میں بیجنت دین آدمی کوئی ہے؟  
میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہستہ ہے ہیں۔ فرمایا ایہ دو شخص ہو کا جو تقدیس جس کو ہر بہب  
کا نہ ہے۔ اپنے حضرت ملیٰ کے سرکی درافت اشارہ فرمایا اور اس سرے ہے بھیگ جائے گی اپنے  
کے علیٰ ریش بدارک کو سپڑا:

ابن محبیب نے اس طرح حدیث کو ردایت کیا ہے۔ ابو حاتم نے حدیث بیان کرنے کے بعد  
الظاهر زیادہ کئے ہیں لہ حضرت ملیٰ فرمایا کرتے تھے۔ خدا کی قسم میں اس بات کو درست رکھتا ہوں کہ بیچے  
بیجنت تین انسان ہڑپٹ لکھتے۔

۴۶۔ اسماہ بنت علیؓ سے ردایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسین کو اپنی کوہیں بھایا اور اس کی  
فرار ہے سخت۔ میں نے عرض کیا ہرگز سے مال بآپ اپنے قربانہ پر جائیں اپنے کہیں مدد ہے ہیں۔ فرمایا اے  
اسماہ میرے اس فرزند کو سیریا امانت کا بھی گردہ قتل کرے گا، ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ میری شفاعت نہیں  
ہیں کرے گا۔ اے اسماہ اس سر و تقریسے خاطر کا کامہ نہ کرنا۔

اس حدیث کو امام علیؓ علیہ السلام نے ردایت کیا ہے۔

۴۷۔ ملیٰ نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا میں نے الہ کا نام بارہ مل کے فرزند شیر شیر اور مشیر کے نام پر رکھا ہے۔  
۴۸۔ اسماہ اخیر ردایت ہے کہ جاپ نام نے جب امام حسین کو جانا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف  
لاتے، اپنے امام حسین کو ایک نر دنگ کے پڑتے میں پہنچتے ہرے رسول اللہ کے پس در کر دیا۔ رسول اللہ نے  
ند کہا کہ امام حسین سے الگ کر کے فرمایا اسے فالس، اس کو سینہ کپڑے میں لیتھو میں نے اپنے کو سینہ  
پڑتے میں پسپت دیا۔ رسول اللہ نے اپنے کو سے کہا ہیں کافی لذانی اور باہمی میں امانت کی۔ پھر فرمایا کہ  
میرے پاس جبریلِ تعالیٰ ہوتے ہیں اور کہا کہ اے محترم رب جسیں سلام کرتے ہے اور امانت کرتے ہے کہ علی کو کہے کہ وہ  
مزارات حاصل ہے جو ہاردن کو کوئی سے حاصل تھی۔ بارہ مل کے فرزند شیر کے نام کے ماقول اس کا نام رکھوا

رسول اللہ نے اپنے نام حسین رکھا۔ جب امام حسین پیدا ہوئے تو رسول اللہ فشریعت دئے اپنے کے ساقوئی  
کو کیا جو امام حسین کے ماقول کیا تھا، فرمایا میرے پاس جبریل اس نے ہیں اور ہمارے کہ امیر رب جسے سلام  
لہتا ہے اور ہمارے کہ پسے اس فرزند کا نام اور مل کے بینیتے شیر کے نام پر رکھو۔ رسول اللہ نے اپکا

میں نے حضرت علیؓ حضرت میں عرف کیا کیا اپنے اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے  
ہے سنا ہے؟ فرمایا کہ رب کی قسم ہاں سنا ہے۔ اپنے رب کی قسم کے فخر سکی تھی تو فرمایا  
تو فرمی: بطریقہ سعنی الرادی اور ازانے کے ہیں۔ اور مخفی الجد کے معنی ناقص البر کے ہیں۔

۴۹۔ ابو رانج سے ردایت ہے کہ جب دردیہ حضرت علیؓ کی اطاعت میں نکل گئے۔ وہ لوگ ہستے گئے لاما  
اللہ۔ حکم صرف اللہ کا ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا یہ کلہ رجحت ہے لیکن اس سے مراد بالکل کی تزویی  
ہے۔ توی صشمہ نے اس لوگوں کو کچھ ایسے لوگوں کے صفات بتائے سچے جو حجت بات زبان سے کہے ہوئے  
ہیں۔ سیکھ حنفی اس جیزے سے بیچے نہیں رکاوہ کرنا۔ اپنے اپنے حقوق کی طرف اشارہ فرمادا۔ وہ لوگ اللہ  
نے دیکھ بیرونی زمین بخون ہوں گے۔ ان میں ایک ایسا اوری ہے جو حجور کے باقی پاکستان ناگذیری کا رہا  
ہوگی۔ جب حضرت علیؓ نے ان لوگوں کو قتل کیا تو فرمایا اور کھجور دوبارہ دیکھو۔ انہیں نے اس شخص  
دیکھا اور فرمایا دوبارہ جاؤ! (اور تلاش کر کر) اپنے در دخل لوگوں کو تلاش کے لئے روانہ فرمایا  
لوگوں نے اس کو تلاش کر لیا (لاشو کے لامبے دیا ہے اپنی تھا) حدریہ حودری طرف مٹوب ہے یا  
خارجیوں کا شہر رہتا۔

۵۰۔ ابن مسعود سے ردایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے ام سلمہ عسلی ہیں، یہ تاکشیں، قاصطبیوں اور ملکوں  
سے ہیرے بعد جماد کریں گے۔

تو فرمی: تاکشیں اے اصحاب جبل ہیں۔ قاصطبیوں: الناصوت سے تجاوز کرنے والے  
قرول کے معنی علم اور حجت سے روگرانی کے ہیں۔ یہ لوگ شام واسے ہیں۔ قسط نری کے ساقوئی اخراجی  
کے معنی میں آتا ہے اور مارقوں نکل جائے والے ای لوگ خارجی ہیں۔

۵۱۔ ابن شہاب سے ردایت ہے کہ میں دشمن میں وارد ہوا عبد اللہ کبھی مھالی کے پاس حاضر ہوا۔ اسی  
کہا اسے ابن شہاب کیا تم اس بات کو جانتے تو کہ جس صحیح کو علی بن ابی طالب تھی کرنے کے لئے بیت اللہ  
میں کی دانستہ ظہور پذیر تھا۔ میں نے کہا ہاں مجھے علم ہے۔ اس نے کہا کیا دانستہ ظہور پذیر تھا۔ میں نے کہا ہی ہے  
کا جو سپر بھی اٹھایا جاتا تھا اس کے بیچے خون جاری ہوتا تھا۔ اس نے کہا یہ بات تیرے اور ہزارے  
رلیتیہ حاشیہ صفوکار شیر، شفیخ خارج کے ساقوئی کرہنگا ان کی جگہ یہ حضرت علیؓ سے ردایتا، اس شفیخ کے  
امتحان پر بھی کے بالکل کی طرح بالستہ۔ رسول اللہ نے حضرت علیؓ کو اس شخص کے متعلق آنکہ میکھا۔ ۱۱  
رحمہ شریعت علی عذریم۔

۴۷۔ ابن سحود سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا یہ دو نبی میرے فرزند یہی جس نے ان دونوں کو مدد دست رکھا۔ یعنی حسن اور حسین کو تاں نے مجھے دست دست رکھا۔

۴۸۔ ابو یزید سے روایت ہے کہ افراد عین حابر نے بی صلح کو دیکھا کہ آپ کچھی حسن کو اور کچھی حسین کو پورا دیتے تھے اس نے کہا میرے دو فرزند یہیں ہیں میں میں کسی الکیس کو بھی پورا سر نہیں دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سر نہیں کرتا اس پر رقم نہیں کیا جائے۔

۴۹۔ ابو یزید سے روایت ہے کہ کبھی صلح علیہ وآلہ وسلم امام حسین کی خاطر اپنی زبان کو باہر نکالتے تھے۔ پسکے نے حبیب آپ کی زبان کی سرخی دیکھی تو اس کی لفظ خوشی سے میکھتے تھے۔

۵۰۔ عیینہ بن یہود نے کہا ہیں نے رسول اللہ کا ایسا کرتے ہوئے دیکھا رہیں نہیں کہا، غدوں کی قسم میرا ایک دلماہبے لیکن میں نے اس کو بھی پورا نہیں دیا۔ بیٹی صلح علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سر نہیں کرتا اس پر رقم نہیں کیا جائے۔

۵۱۔ عیینہ بن حرم سے روایت ہے کہ کبھی صلح نے امام حسین کو پکڑا یا اپنا نامہ حسین کے من پر کو دیا اور اسکو بردیا۔ ۵۲۔ ابوالحسین سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میری خالہ کے فرزند علیسی بن مریم اور حسینی بن ذری ریا کے سماں حسن اور حسین جانتا ہو یہ شست کے سردار ہیں۔

۵۳۔ ترمذی، الحمدابوحاتم نے حدیث یعنی کی حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ فرشتہ کبھی نازل نہیں کرو اور یہ بھیکے اس بات کی خوشخبری دیتا ہے کہ خاطر جنت کی مددوں کی سردار ہے اور حسن اور حسینی شست کے جو اولوں کے صرف ہاریں۔

۵۴۔ حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو شخص کو اس بات کی خوشی حاصل ہو کر درجت میں رہنے والے اسے آدمی کی لفات دیکھے اسے حسین کی لفات دیکھنا چاہیے۔

۵۵۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ کبھی صلح علیہ وآلہ وسلم حسن کو پہنچانے والوں پر مبارکہ تھیں مخلص۔ آپ دونوں چلتے تھے اسے الہ الجو کوڑا پڑتے تھے۔ رسول اللہ نے بیکے اتر سدیکوں کو اٹھا کر پہنچانے والے بھایا۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے سچ کیا ہے۔ پسے شکر تماری اولاد ایک اُنداخت ہے۔ میں نے اسی دونوں بھوپوں کو پھٹکتے تھے دیکھی۔ دریا الجو کوڑا پڑتے تھا تو بھوپے بھر بڑا سماں نے پسی باستکو ختم کر دیا اور ان دونوں کو اٹھایا۔

۵۶۔ ابو یزید سے روایت ہے کہ یہ دو نبی دو رسول اللہ کے ساتھ علی نادر ہمہ رہے تھے۔ جب رسول اللہ نے سمجھ دو نبی کے کامیں نے رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے جب جناب خاطر نے کامیں کو جماں رکھا۔ اس حدیث کو امام علی رضا علیہ السلام نے میاں کیا۔

۵۷۔ المراجع نے ہمارا کہ میں نے رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے جب جناب خاطر نے کامیں کو جماں رکھا کے کامیں میں اذکار ہی تھے۔

۵۸۔ ام الفضل سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوب میں دیکھا۔ اسکے پس اعضا میں سے ایک ع忿وزیر سے گھومنی ورچ دیتے۔ فرمایا آپ نے خیر و برکات دیکھا ہے۔ میری بیٹی خاطر ایک فرزند بھتے گی۔ تم اس کو قشم کے درود کے مانعوں کے درود میں دو دو جاذبی۔ جناب خاطر نے میرے کو جاہیں دیں نے قشم کے درود کے مانعوں کے درود میں دو دو جاذبی۔

۵۹۔ میں اجر نے اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد یہ عبادت زیادہ کی ہے کہ آپ حسین، آپ حسین، آپ حسین کو گود میں لے سمجھتے ہیں۔ آپ نے پیش اور دیا ہیں نے آپ کو ناشتے پڑا۔ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے فرزند کو تکلیف دی ہے۔ مخلوق پر رحم کرے۔

۶۰۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہر بچے کا باپ ہوتا ہے اسی کا عصب ان کے آباء اور اجداد ہوتے ہیں۔ رسول اللہ اولاد ناہل کے میں ان کا باپ بھول احمد میں ہی ان کا عصب ہوں۔

۶۱۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اسے ملی جو شخص پھر پہل جنت میں داخل ہوا۔ وہ

میں ہوں گا، تم ہو گے، خاطر ہو گی۔ اور حسن اور حسین ہوں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے عصباً

فرمایا ہے تماز سے بعد داشت ہوں گے۔

۶۲۔ علی بن رسوہ سے روایت ہے کہ حسن اور حسین رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ آپ نے ان کو کہ کہ اپنے سینے سے لکایا۔ اور پھر منا شروع کی، فرمایا ان دونوں کو درود کے مدد کا ہمیں۔ اسے لگاؤں دردوں کو درود کر دو۔ لٹانا بالحدث بھل اور بحث بنیل ہوتا ہے۔

۶۳۔ ابن سحود سے روایت ہے کہ کبھی صلح علیہ وآلہ وسلم نماز یارہ ہے لئے اور حسن اور حسین آپ کی پیشہ مبارک پر موارثتھے، دو گوں نے دو گوں کو آپ کی پیشہ سے ہٹا دیا۔ آپ نے فرمایا ان دونوں کو جس جو شخص یعنی دوست رکھتا ہے وہ ان دونوں کو درود کر دے۔

۶۴۔ ابو یزید اتم سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص مجھے درست رکھتا ہے اسے چاہیئے۔ حسن دوست رکھے۔ حاضر اُو دیغیر خاطر کو میرا بیجام بینجا دے۔

۶۵۔ اسرائیل سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص نے حسن اور حسین کو درست رکھا اس کے بعد دو رکھی۔ جس نے ان دونوں کے ساتھ تکید رکھا اس نے میرے ساتھ فکر کیز رکھا۔

اپ نے رسول اللہ کو دی میں بیٹا کر دیا ہم امام حسین کی طرف کھلے ہوتے۔ رسول اللہ نے فرمایا اس کو پھر لے دو ابھر اپ نے پانی طلب کیا۔ پانی کو اپ کے بیٹا بیٹا پر وال دیا۔

۱۲۔ ابو عاصی سے روایت ہے کہ بنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اپ کے مشبار خواصیں، حنفی اور حسینیں اس پر سوار تھے جتنی کمی نے ان حضرات کو بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جوئے میں داخل کیا۔ اس کے لئے بعیناً غوثاً اور یہ اس کے لیے بھیجے ہیں اتنا۔

۱۳۔ میں بن مرہ عامری سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا حسین مجھ سے اور بن حسین سے ہوں۔ ایک ہوئے اس کو دوست کھلتے ہوئے حسین کو دوست رکھتا ہے۔ حسین اموری میں سے ایک امانت ہے۔

۱۴۔ میں بن مرہ عامری سے روایت ہے کہ تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک کھانے کی طرف روانہ ہوئے۔

۱۵۔ رسول اللہ لوگوں کے لئے گئے ہے۔ پھر اپ نے اپنے ماہکو پہنچا شروع کیا۔ پھر ادھر ادھر جماں کی گئی کے اور رکھ کر اس کے سارے بیڑے کر دیا۔ اپنے ایک انفنچے کی ذائقے نے پھر دوسرا انفنچے پر حسین سے ہوئے۔

۱۶۔ میں بن مرہ عامری سے روایت ہے کہ اس کو دوست رکھتا ہے جو حسین کو دوست رکھتا ہے۔ حسین اموری میں سے ایک امانت ہے۔

۱۷۔ توضیح، قیمع راسہ اپنے سر کو بلند کیا۔ سبلان الاسبلان، امۃ من الام، نسل اور اولاد حسین سے ہوں۔ اللہ اس کو دوست رکھتا ہے جو حسین کو دوست رکھتا ہے۔ حسین اموری میں سے ایک امانت ہے۔

۱۸۔ حربہ میں عاذب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے حسین کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا حسین مجھ سے اور بن حسین سے ہوں۔ اس پر جو جھنڈا حرام ہے وہ پھر پورہ حرام ہے۔

۱۹۔ میں بن حبیس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حنفی اور حسین کے لئے پناہ ملتھتے۔ میں انشا کے کمل کلامات حکم دیا۔ رشیدان ہمیں سے اور سرخانہ میں سے پناہ ملکا ہوں۔ اسی طرح حضرت ایمان یہم پسندے دوں ہیں۔

۲۰۔ میں بن علی اپنے باب سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اپ کی مرغی کی کوت

۲۱۔ ابی جعفر سے روایت ہے کہ امام حسین لیک کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشت مبارک پر سوار ہو گئے اور رچھر صور پر لے رکھا۔ اور ایسا سے تھا کہ شور کو چاہا اور جو دھی کی کہتا لانا کاج اس سے کر دیں۔ اسے فالماء

کیا تو حسن اور حسین اپ کی پیشت مبارک پر سوار ہو گئے۔ جبکہ رسول اللہ نے سر کو اٹھایا تو عفن کا پانچہ ڈھونڈا۔ پس پیارے سے اپنی پیشت مبارک سے اٹھا کر زمین پر بیجا ہوا۔ جبکہ رسول اللہ نے دوبارہ سجدہ کیا تو دوں پھر رسول اللہ کی پیشت پر سوار ہو گئے۔ حتیٰ کہ اسی حالت میں رسول اللہ نے مانکو تام کیا پھر وہ دھنڈ کا پانچہ نازدیک پر بھٹکا دیا۔ میں نے عفن کی جگہ پیدا ہوئی۔ رسول اللہ نے دوں کے فرمایا۔ اپنی مان کے پاس پھٹے جاؤ۔ جبکہ دھنڈ اپنی مان کے پاس پھٹے جاؤ۔ اس میں روشنی کی وجہ بیجا ہوئی۔ رسول اللہ نے دوں کے فرمایا۔ اپنی مان کے پاس پھٹے جاؤ۔ جبکہ دھنڈ اپنی مان کے پاس پھٹے جاؤ۔

۲۲۔ اس سے روایت ہے کہ امکب توہی کے پاس خلختا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں داخل ہوا۔ اپ نے نازدیک پر جو رکھ رکھتے تھے۔ حسین اور حسینی اپ کی گردی پر سوار ہو جاتے تھے۔ کبھی اپ کے سامنے اس کو دیکھ کر کھلے کے بیچھے کے لئے نہیں تھے۔ رسول اللہ جب نازدیک فارغ کرنے تو اپ سے اس آدمی نے کہا کہ یہ دوں نازدیک قطع کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نازدیک کھلے۔ رسول اللہ نے اس شخص سے کہا تم پناہ خون پھٹے دے دو۔ اپ نے اس خون کو سے کہا جاؤ دیا اور فرمایا اور فرمایا جو شخص سارے چھوڑے پر رکم نہیں کرتا اور ہمارے پرے کی گرفتاری نہیں رکتا۔ وہ دوں میں سے قیس ہے اور نہ ہم لوگ اس میں سے ہیں۔

۲۳۔ بعد سے روایت ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اپ نازدیک اور فرمائے تھے۔ حسین اور حسینی کی پیشت پر سوار ہتھے۔ میں نے کہا توہنہ مغل کا اور اٹ کس تھا جاہے۔ جبکہ رسول اللہ نازدیک قائم ہوئے تو فرمایا تم دوں اپنے سوچوں تو۔

۲۴۔ اب مسروہ سے روایت ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نازدیک اور فرمائے تھے۔ جب اپ سجدہ میں تشریف دے گئے جسیں اور حسینی اپ کی پیشت مبارک پر سوار ہو گئے۔ احیب لوگوں نے ارادہ کیا۔ کہ دوں کا اس بات میں منع کریں تو رسول اللہ نے فرمایا ان دوں کو چھوڑ دو۔ جب اپ نازدیک فارغ ہوئے تو دوں کو اپنی گردیں سمجھا دیا۔ فرمایا جو شخص مجھ دوست رکھتا ہے اسے ہماجیخی ان دوں کو دوست

۲۵۔ عبداللطیف زیر سے روایت ہے کہ حسن بن علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس نے۔ اپ سجدہ میں تشریف اپنی کی پیشت مبارک پر سوار ہو گئے۔ اپ مکارا رسحالت میں ہے حتیٰ کہ امام حسن خود نہ کو اتر کئے۔ امام حسن کو خوشی لشیعیت لاتے۔ رسول اللہ کو خوشی حالت میں تھے۔ اپ نے اس کی خاطر اپنے دوں پا اول کا شفاف کر دیا تو اپ دھرمی ہوتے تھے۔

۲۶۔ ابی جعفر سے روایت ہے کہ امام حسین لیک کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشت مبارک پر سوار ہو گئے اور رچھر صور پر لے رکھا۔ اور ایسا سے تھا کہ شور کو چاہا اور جو دھی کی کہتا لانا کاج اس سے کر دیں۔ اسے فالماء

میں امام حسین کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور میں نے عرض کیا کہ آپ کے بھائی آپ سے عمر میں ربے پیں، آپ ان کے پاس تشریف لے چلے اور ان کی زیارت و ملاقات کیجئے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مون کے لئے بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین لاکوں سے زیادہ بات حیثیت کا چھوڑ دے، مصالحت میں پہل کرنے والا جنت میں پہنچے داخل ہو گا۔

امام حسین نے فرمایا مجھے یہ بات نالپسند معلوم ہوئی ہے کہ میں آپ (احسن) سے پہنچے جنس میں واحصل گل۔ میں امام حسن کی خدمت میں حاضر ہو گیا میں نے آپ کو آپ کے بھائی حسین کی غصت کو سے آگاہ کیا۔ آپ نے فرمایا مجھے بھائی نے کچ کہا، آپ اُنھے اور اپنے بھائی کے پاس تشریف لائے، معذرت کی اور قدر میں مصلح ہو گئی۔

۵۰. زیرِ حسن جنتی میں سے ندایت ہے کہ یہ بات نے حظیر ارشاد فرمایا اور کہا سے لگ کر آج رات اس شخص نے اس دنیا سے کوئی کیا ہے جو حستہ اولین نے صدقہ کی تھی اور فرآخون اس سے صدقۃ حاصل کری گئی ہے تاہارہوں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو علم عطا کیا تھا، جبراہیل ایکی دلیل جانت اور میکا تبلیغ اپنی جان بپ جہاد کر رہے تھے، اس وقت تبلیغ اپنے نہیں ادا کر لیتے تھے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح فضیب کی تھی۔ بات سردم ہم کے موناہ چاندی میں سے کوئی چیز نہیں چھوڑی تھی۔ بیرونیات سو بھی آپ سے بخشش کرنے سے وکھ تھے۔ اس سے اپنے گھر طالوں کے لئے یہی کو فرمایا جاتا تھا۔ پھر امام حسن نے فرمایا میں بغدت دینے والے کافر فرندوں میں ڈرانے والے کافر فرندوں۔ اللہ کے ذلن کے ساقی اللہ کی طرف دوست دینے والے کافر فرندوں میں سرچ ہمیہ کافر فرندوں میں الہ بیت میں سے ہوں، جبراہیل ایکی مرحوم بوتا تھا اور ہمارے گھر سے اسمان کی طرف جاتا تھا۔ میں اس الہ بیت میں سے ہوں جس سے اللہ تعالیٰ نے بخاست کروڑ رکھا ہے اور اس کو کجا حستہ پاک دیا ہے کیمیتے۔ میں اس اہل بیت میں سے ہوں جس کی بودت اللہ تعالیٰ نے ہر سان پر فرض قرار دی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بنی سے کہا ہے۔ قتل لا استکمر علم، احرزا الامومة في القرباني و من يقتصر حسنة نذالة فیها حسناً۔ میکیاں حاصل کرنے سے مراد ہو رکھتے رکھنا مراد ہے۔

۵۱. الرعد نے اشرفت الشفاعة میں روایت پیدا کر کے حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ میں کافیاں جو کہ اللہ تعالیٰ نے عالمیوں کے لئے دعست بتا کر سمجھا۔ میں اس کافر فرندوں میں کافر فرندوں کو ارشاد فرمایا۔

۵۲. حسن بن عاصی کے پاس دس براہمیں بیجو دیتے۔ تاریخ مالک اچھی طرح جانتھیں کہ دوسری شہر اعلیٰ دہقان (الحضر) میں اس کی ایکی نیکی میں نظر آئی۔

ہم لوگ ایلی بریت ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو و تعالیٰ نے ہمیں سات فضیلتوں سے نواز ہے۔ فضیلتوں میں سے پہلے آنے والوں کو عطا کی ہے اور نہ ہم سے نہیں آئے والوں کو عطا کرے گا۔ میں خاتم الانبیاء ہوں۔ تمام انبیاء کے زیادہ عزت دلال اللہ کے نزدیک تھا رابا پسے۔ میرا رحمی تمام اوصیا رے ہتر ہے۔ تمام اوصیا سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک تھا راشد زیادہ محظوظ ہے۔ ہمارا شہید شمار سے انقلب ہے تمام شمار سے شمار کے نزدیک تیرے باپ کا چیخ گزدہ اور تیرے شور کا چیخ زیادہ محظوظ ہے۔ ہم میں سے دشمن ہے جو کسی دوسری کے دلیلے وہ فرغلیں کے راستہ بہت بڑی جملہ بھی جاتا ہے اور کامرا ہتا ہے اور تیرے باپ کے چالے بیٹے اور شہزادے شور کے بھائی رجعیوں۔ ہم میں سے اس اسات لے وہ دباعیں وہ دوڑھیں اور حسین میں جو جو اتنا بہشت کے سفرار ہیں۔ یہ دوڑھیں تیرے فرندوں میں تھے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ نہیں بنا کر صحیح امسدی انجلی اللہ فرج جا۔ تیرے فرندوں میں سے ہر کا حجہ طرح زینہ طلم و تم سے پر بول کا طرح اس کو عدل والفات سے جبر دے گا۔

۵۳. حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اگر دنیا کا صرف الکب ملن باقی رہ جاتے تو قرآن تعالیٰ اسی کو اتنا لباکرے کا حصہ کر، اس میں ایک ایسی آدمی کو مسونش کرے کا جسی کام میرے نام پر بول کا۔ مسلمان نے عرض کیا۔ پارصل اللہ اب کے کس فرند سے سوکا ہے فرمایا میرے اس فرند سے دو کا۔ آپ نے اپنا احوال حسین رحمی اللہ عنہا پر ملا۔

۵۴. محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ آپ نے کہا امام حسن میرے بھائی ہیں۔ الگ میں اللہ تعالیٰ کے گھر و بیتائے کی طرف پہلی «جادوں قلبے اپنے رب سے شرم آئے گی۔ امام حسن میں مرتقبہ دینی سے پہلی جملہ کو کئے تھے۔

۵۵. علی بن زیریں بن حسن سے روایت ہے کہ امام حسن نے پندرہ حج پاپیارہ کئے تھے۔ اللہ کی راہ میں قیام مرتبہ پیانہ امام مال قسمیم کر دیا تھا جس کی ایک جو تارکہ اتفاقاً در در سارے دیا تھا۔

۵۶. مصعب بن زیریں سے روایت ہے کہ امام حسن نے پندرہ درج پاپیارہ کئے۔

۵۷. اسامر کے علام حوط سے روایت ہے کہ امام حسن اور عبداللہ بن جعفر کی خدمت میں قائم ہوا۔ ان حضرات نے میرے لئے کواری میکار دی تھی۔

۵۸. سعید بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ احسان علی نے کسی شخص کو اپنے سب سے رزق کا سرال کرتے ہوئے تھا۔

۵۹. پلہ بریوں سے روایت ہے کہ مجھے یہ بات معلوم ہوئی کہ حسن بن عاصی میں بات حیثیت کیا تھی کہ دوسری شہر اعلیٰ دہقان

نمازیں پڑھیں۔ اور حضرت حمزہ کا جزا اپ کے سامنے پڑا۔  
ابن سعید سے روایت ہے کہ احمد بن حکم کے روز مسلمانوں کے عقاب میں عدیتیں مردوں کی رسم پڑھ کر  
ہری تینوں جو شرکیں سے بوجھ ہو گئے تھے۔ الگی اس روز اس بات کی قسم کی تاکہ اس روز ہم میں سے  
کوئی شخص طبع دنیا میں مبتلا نہیں تھا تو میں اکسر قسم سے اپنے اپ کو برسی الزمر نہیں کر سکتا۔ جو کہ  
اللہ تعالیٰ نے یہ آئیت نازل فرمائی منکر میں یہ دینا دمنکر میں یہ دینا الاخرتہ تم میں بعض  
آدمی دنیا چاہتے ہیں اور تم میں کچھ لوگ آخرت کو پذیرتے ہیں جبکہ اصحاب بنی صنم نے اس باطلی میں  
اور نافرمانی کی جس بات کا نسیب حکم دیا گیا تھا تو رسول اللہ صرف سات آدمی انعامدار کے اور مددوں  
ترش کے ساتھ اکیلے رہ گئے تھے اور دوسروں آدمی خود رسول اللہ تھے۔ شرکیں نے جب رسول اللہ پر  
حمد کیا۔ فرمایا اللہ اس شخص پر حکم کرے جس نے مشرکین کو ہم سے روکا، افسار کے ایک ایک آدمی کو ہدایہ  
مل کر رہتے ہے حتیٰ کہ منت کر دیتے گئے، اسی طرح اپ فرماتے رہے اور مساوی کے ساتوں آدمی  
وقل کر دیتے گئے۔ ابو سفیان نے اُنکی کہاں میں کی بلست بدی ہوئی، رسول اللہ صنم نے اپنے دوسرے ہاتھوں  
سے کہا کہو اللہ ہبہت بلدا فہیت بزرگ ہے، ابو سفیان نے کہا ہمارے پاس عذری دبت ہے۔  
اور تمہارے پاس کوئی عذری نہیں ہے رسول اللہ صنم نے فرمایا کہو اللہ ہم لا موہے اور تمہارا مولا  
کوئی نہیں ہے۔ ابو سفیان نے کہا بدے کا بدے ایکیعنی ہمارے حق یہی ہے ادا ایک دن ہمارے  
خواہ تھا، فلاں فلاں کے بدے قتل ہوا، رسول اللہ صنم نے فرمایا کہو مسلمان کا فرد کے بارہیں ہیں  
ہمارے حق ہمیں زندہ ہیں اللہ کے ہاں سے رزق حاصل کرتے ہیں۔ اور ان کے مقتوں اسی میں  
خلاف ہیں جن کو عذاب دی جائے۔ رسول اللہ نے لکھ کی دیکھنے کی حضرت حمزہ کا شکن شکانت کیا تھا  
پہلے، ابو سفیان کی بڑھ بڑھے اپ کا لکھنے کمال کر کھایا ہے۔ مددک اپ کے جگہ کی پیٹ پیٹ میں  
اکھی کی قوتت نہ ہی۔ آخر کار اس کو قتے کے ساتھ بار بھیکیں دیا۔ رسول اللہ صنم نے دریافت کی  
کوئی ایک کے جگہ میں سے کسی چیز کو کھا ہی لیا ہے۔ ہم لوگ نے کہا ہیں رسول اللہ صنم نے فرمایا اللہ تعالیٰ  
ہر زور کی کوئی چیز جنہیں کے سبب ہے داخل نہیں کرے گا۔ حضرت حمزہ کی حق اپ کے مذہبے لارکو ہی

جنت اور اللہ تعالیٰ کی طرف پھیجا۔ میں اس کا فرد نہ بول جس کے ساتھ میں کوئی فرشتے چاہد کرتے تھے، میں اس کا  
فرند نہ بول جس کی دعائیں بولتی تھیں۔ میں اس کا فرد نہ بول جس کے لئے زین مسجد احمد پاک بنائی گئی۔ میں اس کا  
با بیٹا ہوں جو آسمان کا بستے والا باعلہ ہے، میں اس کا بیٹا ہوں جو خدا عناد کرنے والا اور جو اطااعہ کرنا  
چاہے، میں اس کا بیٹا ہوں جس کے لئے زین سب سے پہلے خلافت کی جاتے گی۔ میں اس کا بیٹا ہوں جو سب سے پہلے  
جنت کا دروازہ کھٹکھٹا ہے گا۔ میں اس کا بیٹا ہوں جس کی رہا مندی اللہ کی رہا مندی ہے۔ جس کی ناواقف  
اللہ کی نادا صنگی ہے۔ اور میں اس کا بیٹا ہوں جس کا ہم سر مرشد اور خوب میں کوئی شیرا ہے؟

۶۶۔ امام علی رضا سے روایت ہے کہ امام حسن مجتبی میں اخلاق میں تشریعیتے گئے۔ اپ نے دہلی کا ایک  
پشاہی القبر پایا۔ اپ نے اس کو کھلائی سے صاف کر کے اپنے ایک فلام کو دے دیا۔ جب اپ بینا خوار  
سے باہر تشریعیت لاتے تاپ نے روڈی کے مکارے کو غلام سے ٹلک دیا۔ اس نے عرض کیا اسے میرے آنا  
میں اس کو کھلائی ہوئے۔ اپ نے اس سے فرمایا تو اللہ کی راہ میں آزاد ہے۔ پھر اپ نے فرمایا میں نے پہلے  
تاذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنایا جس نے بدل کے پڑے ہوئے سمجھ کو پایا ہے  
کو صفات کر کے یاد ہو کر کیا گیا۔ اس کو اللہ تعالیٰ اگلے سے آزاد کر دیتا ہے، میں ایسے آدمی کو غلام نہیں  
لکھ سکتا جس کو اللہ عز وجلی نے اگلے سے آزاد کر کیا ہو۔

۶۷۔ ابن ابی زیاد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صنم چناب عالغ کے گھر سے نکل کر حضرت نافر کے دروازے  
سے گردے اور اپنے حسین کے دو نہ کی آمد اٹھنی۔ زیما اے میری بیوی کیا تھا میں بات کو نہیں خانی  
کیجیے جسیکے دو نہ سے تکلیف ہوئی ہے؟

## نبی صلح کا حضرت حمزہ کی نماز جنازہ پڑھنے کا بیان

۶۸۔ ابن سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صنم نے جناب حمزہ پر نماز جنازہ پڑھی اور رسول پر سے مخاطب فرمایا  
اسے حمزہ! اسے میرے چاہے اسے اللہ اور میں کے رسول کے بیٹرا اسے نیکیا، کرنے وہی اسے تاکیت  
کو درکرنے والے اور رسول اللہ کو دن اطہریں ہو گیا۔ اپ نے ایک ایک جنازہ کو ٹھلے بیار کے مترا دیں پر تو

(تہیہ حاشیہ ملکہ الدین) میں کہی کوئی شکر رنجی سپلائیں ہوئی۔ مذکور شہزادے حصہ میں بصیرہ سے اس تسلیم ا  
از تکلب ملک نہیں۔ یہ حدیث دفعی معلوم ہوتی ہے اور بقاہی کی تخلیل سے دھھالی تھی ہے جس حدیث کے  
دوخونے میں حضرت البرہرہ کی روایت سے اسنلو قیمتی ہے ۱۲۔ (معجزہ علی مطہر)

باقر بن کو ملنگر کے فریاد اسے میرے اللہ ان دو نوں کی گنجائی کر اور انہیں صحیح دعامت رکو۔ جیسا تینیں ایں ائمہ امام اے اللہ کے رسول تم اور تواریخ بیتی رجی دلائل نہ کرے۔ وہ دو نوں بوجار کے باعث میں سوتے ہوئے ہیں۔ اللہ نے دفتر شنزی کو ان کی گزارانی کے لئے مقرر کیا۔ وہ دو نوں ان کی حفاظت کر رہے ہیں۔ ہم رسول اللہ کے ساتھ تھے ہو کر دو نوں سے اور باعث میں پہنچے۔ ناکام ہم کیا دیکھتے ہیں کہ حسن اور حسین آپس میں گاؤں کے ہوئے سوتے ہوئے ہیں۔ فرشتے نے اپنا ایک بیرون دوں کی نیتی پر بچایا ہوا ہے اور دوسرے پر سے دو نوں پر سایہ کیا کوئی ہے۔ رسول اللہ معلوں پر گردے اور دو نوں کو پرستش کے حق کہ دو نوں نید سے بیدار ہو گئے۔ حسن کی پانچ دلائیں کندھے پر پا اور حسین کو باقی لکڑھے پر اٹھا یا۔ فرمایا تم دو نوں کا اونٹ بہترین اونٹ ہے اور قم دو نوں بہترین موادر ہے۔ قم دو نوں کا باپ قم دو نوں سے افضل ہے۔ دو نوں کو کئے ہجتے آپ سجدہ میں تشریف لائے۔ اپنے دو نوں قدموں پر کھڑے ہو گئے اور دو نوں آپ کے شانہ سبارک پر صدر تھے۔ فرمایا اسے گردہ مسلمین کیا میں تینیں ان لوگوں کی متفق آنکاہ کروں جو نانا اور نانی کے لحاظ سے تمام لوگوں سے افضل ہوں، انہوں نے کہا یا رسول اللہ؛ فرمایا حسن اور حسین میں اور ان دو نوں کا نانا میں رسولوں کا سردار اور خاتم الانبیاء ہوں اور ان دو نوں کی نافی ضریبہ بنت خریلہ میں جنت کی مددوں کی سردار ہیں (فرمایا) کیا میں تینیں ان لوگوں کے متفق آنکاہ کروں جو باپ اور نانی کی طرف سے قائم لوگوں سے افضل ہوں۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ فرمایا حسن اور حسین ہیں۔ ان دو نوں کا باپ حضرت علی میں حرب سے پہنچے تھوڑا بیان لائے ہیں۔ آپ پہنچنے پر ہوں گے جن کے ساتھ میں جنت میں داخل ہوں گا۔ قیامت کے روز میرا حصہ اٹھانے والے ہوں گے۔ دو نوں کی ماں فاطمہ میں جنت کی عزیزیں کی سردار ہیں۔ فرمایا، کیا میں تینیں ایسے حضرات کے متفق آنکاہ کروں جو چچا اور بھوپی کے لاملا سے تمام لوگوں سے افضل ہوں۔ کہا یا رسول اللہ؟ فرمایا حسن اور حسین ہیں۔ ان دو نوں کا چچا حضرت جعفر بن ابی طالب میں جو اپنے دو نوں پر سول کے ساتھ جہاں چاہتے ہیں بہشت میں فرشتوں کے ساتھ اڑتے رہتے ہیں۔ ان دو نوں کی بھوپی امام ہانی بنت ابی طالب ہیں جس کے گھر میں بھوپی اسماں پر لے جایا گیا تھا۔ بھوپی نے صبح کی نماز آپ کے ساتھ پڑھی تھی (فرمایا) کیا میں تینیں ایسے نوس کے سبق آنکاہ کروں جو امام اور مامن اور مانی کے لحاظ میں تمام لوگوں سے برتر ہوں۔ انہوں نے کہا یا۔ فرمایا، حسن اور حسین میں۔ فرمایا ان معلوں کے باعث، قاسم عبد اللہ اور ابا ہاشم میں اور ان دو نوں کی گانیاں زینب، ارقمیہ اور ام کنونہ میں۔ پھر فرمایا اسے میرے اللہ! آپ جانتے ہیں کہ حسن اور حسین جو اتنا بہشت کے سردار ہیں اور ان دو نوں کا باپ جنت کے رہتے ہاوں کا سردار ہے۔ ان دو نوں کی

## پھر آپ کے پاس اور شہزاد کی بیٹیں لا کی گئیں۔ آپ نے ان پر ستر نماز ادا فرمائیں۔ عباس رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے بیان میں

- ۱۔ تاریخ جانے والوں کا بیان ہے کہ عباس پہنچے اسلام اپنے تھے۔ لیکن اپنے اسلام کو پوشیدہ رکھا ہوا تھا۔ جنگ بد کی لیٹاں کے روز عباس شرکیں کے ساتھ آئے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی خاطر عباس کے ساتھ ہو جاتے وہ عباس کو تھنڈا کر کے کہنے آپ نے محجور ہی شرکیں کے ساتھ لٹکے ہیں۔ عباس کو مشرکیں کی خبریں رسول اللہ صلیم کے پاس تحریر کیا کرتے۔ مسلمان عباس کی وجہ سے اسی میں لٹکے بھیں رسول اللہ طرف دبیر کی جانب ہجرت کرنا پسند کرتے تھے۔ رسول اللہ نے عباس کو خط تحریر کیا کہ تمپنی بلکہ پر درست ہو اور یہ تھام سے لئے اچھا ہے۔ جسی وقت رسول اللہ کے غلام رافع نے رسول اللہ کو عباس کے اسلام لانے کی خوشخبری سن لئی تو رسول اللہ نے ماقع کو زاوڈ کر دیا تھا۔
- ۲۔ سوہین اہم ہے روایت ہے کہ بد کی لیٹاں کے روز عباس مشرکیں کے ساتھ محجور ہی کی وجہ سے لٹکتے عباس کو گرفتار کیا اور عباس کو ان لوگوں نے نہایت سختی کے ساتھ کسی بیاننا اپنے چھا عباس کے کاہنے کی وجہ سے اس رات رسول اللہ صلیم سوہن سکے۔ الصحابہ میں سے ایک آدمی نے عباس کی بیٹیں دُصلی کر دیں۔ رسول اللہ صلیم نے فرمایا میں عباس کے کاہنے کی آنکار سن رہا ہوں۔ اس آدمی نے عرض کیا ہے اس کی بیٹیں دُصلی کر دی ہیں۔ فرمایا اسی طرح تمام تبدیلیوں کے ساتھ کر دو۔
- ۳۔ اس امر پر بد ہے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اسے حبیر تم میری خلقت اور لفڑاریں مشاہد کر کا تم جو ہے ہو اور بہبہے درجستہ ہے ہو۔ اے علی تم میرے داماد ہو۔ میرے فرزندوں کے باپ کو تم مجھ سے کو اور میں تھہستے ہوں۔ اے زید میرے دوست ہو اور مجھ سے کو اور تمام قوم سے مجھے زین اللہ حکیم ہو۔
- ۴۔ ابوسعید رشرت النبیہ میں اپنے سلسلہ روایات میں عبد العزیز سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شریعت فرمائی۔ اس معلوں میں جس میں حسن اور حسین نے شریعت لائے۔ آپ ان دو نوں کی خاطر کھڑے ہو گئے اپنے کندھے پر دعوں کو سوار کر کے فرمایا تم دوعلوں کا اونٹ بہشت اچھا ہے اور قم دو نوں بہترین سوار ہو۔
- ۵۔ این عباس سے روایت ہے کہ تم ایک بند رسول اللہ کی خدمت میں حاضر تھے۔ اس اثناء میں جنبد قاطر نے شریعت لائی۔ آپ رہو رہیں۔ اپنے قلب پر قربانی ہو تھیں کیونکہ بدلتی کر؟ عرض کیا حسن اور حسین کی بیٹی جسے گئے ہیں۔ معلوم انہوں نے کہاں لبھیر کیوں۔ فرمایا اگر یہ دیکروں۔ ان دو نوں کا پیدا کرنے والے جو سے احمد سے انہوں نے کہاں پر نہایت نہر بان اور عشقیت ہے۔ پھر آپ نے اپنے عقول

توضیح :- سده ۴ دروازہ - اعدت : دالا - خیصہ : سیاہ اون کی چادر

۷۔ ام سلمہ روایت کے چناب فاطمہ پئیے باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک ستر کی ہٹڑیا لاتیں جس میں آپ نے حریرہ بنائی تھیں۔ اس ہٹڑیا کو خان میں رکھ کر رسول اللہ کے سامنے رکھ دیا۔ رسول اللہ نے آپ سے کہا تمہارے چیزوں اور بھائی کہاں میں؟ عرقی کیا وہ اپنے گھر میں ہیں۔ ذرا یا اس کو بازار اور اپنے دروں بیٹوں کو بھی لاد۔ یہ سب حضرات ائمۃ رسول اللہ نے حسن اور حسین کو اپنی گود میں سمجھا میا۔ علی کو اپنی دلیلیں چاہیں اور فاطمہ کو اپنی باتیں جانت بھایا۔

چناب ام سلمہ کا ہوتا ہے کہ رسول اللہ نے میرے نیجے سے خبری پھر کھینچ لیا، اپنے چادر کو ان پر دال دیا۔ چادر کے ایک کرنے کو پکڑ کر اپنے دلیل ماقبل سے اپنے رب کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ اے بیرے المذیر میرے اہل بیت یہیں الہ سے نجاست کو دو در کوہ اور ان کو کما حقہ یا کہنا پاکیزہ فرمی۔ رسول اللہ نے یہ فقرہ بین مرتبہ دہرا دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ان ہی سے نہیں ہوں، ایسے اب کم (علی) اپنی بیٹی (فاطمہ) اپنے دروں فرزندوں (حسینیں) کے حق میں دعا ختم کرنے کے لیے مجھے فرمایا۔ تم مجھی چادر کے اندر داخل ہو جاؤ۔“

۸۔ ام سلمہ روایت ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف فرمائے۔ جناب فاطمہ نے آپ کے لئے حسین، تیار کیا تھا۔ آپ حریرہ لدیں اور آپ کے سامنے حسن اور حسین بھی رکھے۔ آپ نے فیما قابل اپنے شوکر کو میرے پاس بلاد دیا۔ آپ حضرت علی کو لدیں اکھوں نے حریرہ کو تسلیم کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے کردار کو سے کہاں پر دال دیا اور چادر کے ایک کرنے کا اپنے باتیں کا تھیں کہ کتنے ہوئے اپنے دلیل ماقبل کو اسماں کی طرف بلدر کر کے فرمایا۔ اے بیرے اللہ! اے بیرے اہل بیت! میرے خاص قرابت دار اور میرے خوش افراد ہیں۔ ان سے نجاست کو دو در کوہ اور نہیں کیا حقوق پاک و پاکیزہ بند پھر فرمایا۔ میری اس سے جگ ہے جس نے ان سے جنگ کی۔ میری اس سے صلح ہے جس نے ان سے ملک کی۔ اور بیرے اس مخفی سے دشمن ہے جس نے ان سے دشمن رکھ۔

۹۔ ام سلمہ روایت ہے کہ ایت اندا یاد یاد اہله لیدھب عنکم الرجبو اہل البیت دیکھو کوہ تطہیریا۔ میرے گھر میں نازل ہوئی۔ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی فاطمہ حسن اور حسین کو رسل اللہ کو رسایا۔ ایک ماقبل سے علی کو اور درسرے ہاتھے فاطمہ کو کھول دیا۔ علی اور فاطمہ خبیر کو دی۔ آپ نے فرمایا ام دروازہ کھول دی۔ میں نے دروازے کو کھول دیا۔ اپنے دلیل پھر کو پکڑا اپنی گود میں سمجھا۔ ہرستے اور دروں کے سامنے حسن اور حسین تھے۔ آپ نے دلیل پھر کو پکڑا اپنی گود میں سمجھا۔ احمد ان دروں کو رسایا۔ ایک ماقبل سے علی کو اور درسرے ہاتھے فاطمہ کو کھول دیا۔ علی اور فاطمہ کو رسایا۔ آپ نے ان پر اہل کی سیاہ چادر کا ایک پلے گیلان کر فرمایا اسے میرے اہل بیت میں میں، اسکی خدمت میں حاضر ہوں، درخواز کی طرف دھیکیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کیا ارشاد ہے۔ فرمایتی بارگشت جلالی پر قائم ہے۔

مال جنت والوں کی سردار ہے۔ ان مدنہ کا چچا جنت والوں کا سردار ہے۔ ان دروں کی بھجوپی الہ دیلیں کے اموں اور ان دروں کی مانیں اعلیٰ جنت ہیں ہیں۔ بھر فرمایا جس نے حسن اور حسین اور ان دروں کے بات کے ساتھ کیتھے رکھا وہ درخواز میں ہو کا جس شخص نے ان دروں کو درست رکھا۔“

## رسول اللہ کا پنځین پاک پرچا در طوال اور ان کے حق میں دعا کرنا

۱۔ ام سلمہ روایت ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک پرچا لیا، اس کو علی، فاطمہ حسن اور حسین پر الہ یا اور شوکر رسول اللہ حضرات کے سامنے بھیتے اہل اس آیت کو تلاوت فرمایا۔ نہایہ دیدی اللہ یعنی فرمایا۔ اس کے بعد میرے اہل البیت دیکھو کم تظہیریں۔ میں آگے بوصی تاکہ ان حضرات کے ساتھ عنکم الرجبو اسماں اہل البیت دیکھو کم تظہیریں۔ میں آگے بوصی تاکہ ان حضرات کے ساتھ رجبار میں، واصل ہو جاں ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فرمایا۔ اپنی جگہ پر سکی رسم، تھماری بارگشت جلالی پر قائم ہے۔

۲۔ ام سلمہ روایت ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب فاطمہ سے فرمایا میرے پس اپنے شوکر احمد اپنے دروں پیغام کو لای۔ آپ ان حضرات کو سے کرتے تشریف دیں۔ آپ نے فوکل کی نیزہاں پاک دار کو دال دی۔ پھر اپنا اماقہ مبارک ان پر کھو کر فرمایا۔ اے بیرے اللہ! بر لگ آل محمدیں۔ اپنا اماقہ مبارک احمد پر نازل فرمای۔ بے شک تو حمد والہ اور بزرگ باللہ ہے۔ ام سلمہ نے کہا کہیں جے جلد اور پر کاشت محمد اور آل محمد پر نازل فرمای۔ کوئی اٹھا کر اندر داخل ہو تو چاہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جاندھ کھینچ لیا اور فرمایا اپنی جو سکھ تھہری۔ ہو، نہ سائیں بازگشت غیرت و جلالی پر قائم ہے۔

۳۔ ام سلمہ روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر میں تشریف فرمائے۔ ایک مذکوری نے عرض کیا کہ علی اور فاطمہ دروازے پر موجود ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس بادشاہی کو رکانی نے عرض کیا کہ علی اور فاطمہ دروازے کو کھول دیا۔ علی اور فاطمہ خبیر کو دی۔ آپ نے فرمایا ام دروازہ کھول دی۔ میں نے دروازے کو کھول دیا۔ اپنے دلیل پھر کو پکڑا اپنی گود میں سمجھا۔ ہرستے اور دروں کے سامنے حسن اور حسین تھے۔ آپ نے دلیل پھر کو کھول دیا۔ علی اور فاطمہ احمد ان دروں کو رسایا۔ ایک ماقبل سے علی کو اور درسرے ہاتھے فاطمہ کو کھول دیا۔ علی اور فاطمہ کو رسایا۔ آپ نے اسے میرے اہل بیت میں میں، اسکی خدمت میں حاضر ہوں، درخواز کی طرف دھیکیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کیا ارشاد ہے۔ فرمایتی بارگشت جلالی پر قائم ہے۔

۶۔ ام مسلم نے عرض کیا اے اللہ کے بنی میں ان کے ساتھ شامل ہو جائیں۔ فرمایا تم اپنی ہجک قائم رہو اور تم بھائی پر پڑے  
۷۔ ام سکر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن اور حسین علی اشرف طبلہ پر چادر دل کر فرمایا۔ نبی میرے  
الشیعیہ سے اہل بیت ہیں۔ وہی میرے خاص افراد ہیں۔ ان سے ناپاک بات کو درکھانہ ان کو بر طریقے  
پاک دیا کریکہ فرمایا، ام مسلم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میں ان میں شمل ہو جاؤں؟ فرمایا تم اپنی تھماری  
ہاڑگشت بھلائی کی طرف ہے؟

۸۔ زینہ بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حسن اور حسین سے فرمایا، میری اس سے  
جگہ سے جس سے تم نے جنگ کی، میری اس سے مل جائے جس سے تم نے صلح کی؟  
۹۔ ابوسعید خدري سے روایت ہے کہ آیت انعامیہ دید اللہ لیہا ہب عنکصر المحسن اہل  
البیت دیطہر کو تطہیر کیا۔ پانچ اشخاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ  
عنهم کے حق میں نازل ہوئی۔

اللہ کے حد اط احسان کے ساتھ تدبیخ خاتمه معنی مولانا امام جبل، الجبل اور حد فاضل کا مل  
کسب العین الجیفرا احمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی یکبر بن محمد بن ابی سالم طبری، اقلی، شافعی، امام حرم کو تشریف  
زادہ اللہ شرعاً حسن ہوئی۔ تحریر کردہ احادیث کوئی نے اس کتاب سے نقل کیا ہے اور ان احادیث  
کو جزو دیا ہے، جو صحاح ستر میں موجود ہیں۔ صحاح ستر میں سے میں نے احادیث کے اختصار  
کے درپر نقل کیا ہے۔

## فضائل اہل بیت میں تصریح فتن

روایت اہم۔ السن بن ملک و عقی اللہ علیہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں  
کی کتاب کا عنوان علی بن ابی طالب کی محبت ہے۔ حضرت علی رضی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ بالائی سے تنانی  
کا حقدار ہوں۔

۱۰۔ عربی بھی مسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بودھ سے حدایت ہے کہ آیت انعامیہ دید اللہ لیہا ہب عنکصر المحسن  
اہل البیت دیطہر کو تطہیر کیا۔ جنہاً مم کے گھر میں نازل ہوئی تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی، فاطمہ  
حسن اور حسین کو جاذب کر جا دیا۔ اپنے اپنے کے پیش کے پیچے تھے۔ ان حضرات پر چادر دل  
کر فرمایا، سے بیگانہ اہل بیت ہیں۔ ان سے ناپاک بات کو بعد سکھا دیا پسکو اس سے  
قہقہہ المتعاقب الہجوں فی خصائص اہل البیت۔ اس مسلم کے شروع میں ایک دباق اگھے لفڑی

۶۔ ابن عمر نے کہا ہے، زینب بنت ابی سلمتے روایت کی کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے علی فاطمہ حسن،  
اوہ حسین پر چادر کو دل کر فرمایا رہے، اہل بیت قریباً کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔ اللہ جلد و  
اور زندگی والا ہے۔ میں اور ام مسلم بھائی ہوئی تھیں، ام مسلم روپی اور عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول اپنی نے  
ان حضرات کو تخصیص کر لیا ہے۔ مجھے اور میری بھائی کو چھوڑ دیا ہے۔ فرمایا تم اور بقیاری بھائی اہل بیت  
میں سے ہو۔

۷۔ دانش من القوع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب ناظم کے گھر میں تشریف لائے۔ اپنے چنان پر  
بیویوں۔ جناب، فالروانی دیانتی جانب اور علی کو اپنی بائیں طرف، حسن اور حسین کو اپنے مامنے بھیا۔  
اد فرمایا انہا یہ دینہ دینا ہب عنکصر المحسن اہل ابیت دیطہر کو تطہیر کیا۔  
اسے میرے الشیعیہ سے اہل بیت ہیں۔ دانش کا کہنا ہے کہ میں نے کمرے کے ایک کرنے سے عرض کیا۔  
اسے اللہ کے رسول میں بھی اپنے اہل سے ہوں۔ فرمایا ہاں تم اہل میں سے ہو۔

۸۔ دانش سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن کو دیں ران پر شہاکر پس۔ وہاں حسین کو بھی ران پر بجا  
بوسریا، فاطمہ کو سستے بھایا، پھر علی کو بھایا۔ پھر ان حضرات پر تھیسی چادر کا ایک کارڈنال کر فرمایا۔  
میرے الشیعیہ سے اہل بیت ہیں۔ ان سے تھاست کو بعد رکھا اور انہیں کی حقوق پاک و بیکرہ بنا دانش  
سے دریافت کیا گئی کو حسین دنیا کی کیا چیز ہے۔ کہا اللہ کی ذات میں شک کرنے کا نام رجی ہے۔

۹۔ عالشہ سے روایت ہے کہ ایک صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شان سے باہر نکلے کاپ پر بالدر سیاہ چادر  
پہنی ہوئی تھی۔ ہام حسین نے اپنے اس کو چادر کے اندر لے لیا۔ حسین آئے اس کو چادر کے اندر لے لی  
فاطمہ تشریف لائیں ان کو چادر کے پیچے لے لیا اور حسین علی تشریف لائے ان کو بھی چادر کے اندر داخل کر لی  
پھر اس کا کیت کو تلاوت کیا۔ ادنا یہ دینہ دینا ہب عنکصر المحسن اہل ابیت دیطہر کی  
تطہیر کیا۔ ام احمد بن حنبل نے اس حدیث کو دانش من القوع سے روایت کرنے کے بعد افہمی  
ذمہ دار کوئی نہیں میں میرے اللہ ایمیرے اہل بیت ہیں۔ اور میرے اہل بیت ہیں۔ میں البت  
کا حقدار ہوں۔

۱۰۔ عربی بھی مسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بودھ سے حدایت ہے کہ آیت انعامیہ دید اللہ لیہا ہب عنکصر المحسن  
اہل البیت دیطہر کو تطہیر کیا۔ جنہاً مم کے گھر میں نازل ہوئی تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی، فاطمہ  
حسن اور حسین کو جاذب کر جا دیا۔ اپنے اپنے کے پیش کے پیچے تھے۔ ان حضرات پر چادر دل  
کر فرمایا، سے بیگانہ اہل بیت ہیں۔ ان سے ناپاک بات کو بعد سکھا دیا پسکو اس سے  
قہقہہ المتعاقب الہجوں فی خصائص اہل البیت۔ اس مسلم کے شروع میں ایک دباق اگھے لفڑی

**حدیث ۶:** علدن یاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آله وسلم نے علی سے فرمایا۔ اے علی اور علی اپنے نبیت ایک ایسا زینت سے مرتین یا ہے کہ مختارات میں سے ایسی زینت کے ساتھ کسی تو مرنی نہیں کیا۔ یہ حضرت اللہ تعالیٰ کو یہ پسند ہے۔ دینا سے پیغمبر کا ہی انتیں ایسا یا کام تم دیتا سے کوئی چیز بد لگے اور دینا تم سے کوئی چیز نہ کی۔ نبی عزیز کے ساتھ رہ سنی کرنا دل ریخت کیا۔ وہ رک نہال سے امام ہونے پر راضی ہیں اور قلنہ سے ماننے والوں کے طور پر راضی ہو۔

فرمان علی کرم اللہ وجہ: جس نے زانہ بھروسی کی۔ زندگی اس سے خیانت کی، جس نے اس کی عرضت کی زانہ اس کی زین کی۔

**حدیث ۷:** عبد الدین عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آله وسلم نے جانب فالمر سے فرمایا۔ اے فالمر تم اس بات پر راضی نہیں ہو کر اللہ عنہ وجل نے اہل زین پر تکلو انتخاب درمان تویرے باپ اور تیرے شرہر کو منتخب کیا۔

فرمان علی کرم اللہ وجہ: کامست پر پیغمبر کا ہی ایسا بلندی انساری میں، سچائی مردست میں، نعمت مندی صبر میں، اُنگری قاعصت میں، اُنام پر پیغمبر کا ہی، خیر و عافیت خارجی میں ہے۔

**حدیث ۸:** بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آله وسلم نے فرمایا۔ ہر نبی کا جیب نبی اور وارث ہوتا ہے علی میں وصی اور فارث ہیں۔

فرمان علی کرم اللہ وجہ: مغلنہ کا سینہ اس کے راز کا صدقہ ہے۔ ہشاش بخش رہنمائی کی رسی ہے اور شکر کرنا عرب کی قبی ہے۔

**حدیث ۹:** سعید بن ابی تقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آله وسلم نے فرمایا جس نے علی پر تعلیفی اس سنبھجہ تکلیف دی اپنے ایسا یعنی مرتب فرمایا۔

فرمان علی کرم اللہ وجہ: اجر مشق اپنے نفس سے راضی ہو کیا۔ اس نے اپنے سلہنار حق سرنے والے بہت پیدا کر لے۔

**حدیث ۱۰:** عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حجب ایسے مبارہ ماذل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آله وسلم نے فرمایا اور حسین کو ملیا اور فرمایا۔ اے میرے اللہ پر میرے ایں میں۔

فرمان علی کرم اللہ وجہ: حجب دینا کسی شخص کے موافق کرتی ہے تو اس شخص کو درمود کی خوبیں علاوہ دیتی ہے اور حجب دینا کسی شخص سے مدد و مولیتی ہے تو اس شخص کی اپنی خوبیاں بھی چھین لیتی ہے۔

**حدیث ۱۱:** زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آله وسلم نے ایک درد فرمایا علی کے دردانے

**حدیث ۱۲:** حابر بن عبد اللہ الفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آله وسلم نے فرمایا۔ اے وجل بہردن سی بن ابی طالب کے ذریعہ مغرب فرقتوں سے فخر و میمات کرتا ہے جسی کہ لکھا ہے۔ اے علی شہیں مبارک ہو۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا تمام اعمال سے چار اعمال نہایت دشوار ہیں دا عرضہ کے وقت بھان کرنا، دہ شکل کے وقت سعادت کرنا، دہ تہائی بیک پاک دا من دہنا دہ، حق بات اس شخص سے کہا جس سے کسی قسم کا مادر ہو۔ اس سے کوئی امید وابستہ ہو۔

**حدیث ۱۳:** افس بن ملک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہم لوگوں نے سلان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آله وسلم کو کو کا اپ کے جسی کوئی میں۔ سلان نے اپسے دریافت کیا۔ فرمایا اے سلان میرے وحی میرے مانست، ببر سے قرض کو ادا کرنے والے اور میرے غذر میں کوئی رکارنے والے علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرمائیں۔ اہل خیر سے مل جاؤ تاکہ اخشار انہیں لوگوں میں سے ہو۔ اہل شر سے جو اہل ہو۔ ان سے پوری طرح خیالی اختیار کرو۔

**حدیث ۱۴:** سهل بن سعد رضی اللہ عنہ سے پسے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آله وسلم نے خیر کی رہائی کے روز فرمایا۔ میں کل غلک اس شخص کو دو دل تا جو اللہ اور اس کے حوالہ لوگوں کو دوست رکھتا ہے۔ اللہ اور اس کا رسول کو دوست رکھتا ہے وہ بغیر کئے دا پیس نہ رکتا۔

فرمان علی: اے دنیا میں تیرنی چیز صرف دو سے جو تھا سے لئے تھا اسے لٹکانے کی اصلاح کرے۔

**حدیث ۱۵:** جاس بن عبد المطلب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آله وسلم نے فرمایا لوگوں کو یا ہو گیتے اور جب میرے اہل سبیت نکے کسی ہمی کو دیکھتے ہیں تو اسی بات کو ختم کر دیتے ہیں مصلحتی قسم توہی کے وہ میں اسی وقت ملک ایسا یعنی اہل سینہ کو کا حق کرن کا اللہ تعالیٰ اور پیری قرابت داری کی وجہ سے دوست رکھے۔

فرمان علی کرم اللہ وجہ: اے تیرا مجاہی تیر سے ساقی براں کی کرنے کی نسبت نکلی کرنے سے زیادہ مخنوتو نہیں رہا۔ وہ اپنے لفظان میں کو شکش کر کے کام اور بچے فائدہ دے کا۔ اس شخص کا مسلم یہ نہ فوچا ہیتے کہ جو تھے خوش کرے تو اس کے ساقی براں کی ارسے

لائقہ حاسہ تھوڑا شستہ، خوشتر اٹھبے مجھی سے۔ سالار کے نوٹ کہ نام تحریر ہنری ایک پیدا جیزاں ایک عینیں افغانستان نے تحریر کیا ہے۔ میں نے بڑی کوششیں کی اور سردار کے کوئی نہ کام معلوم ہو جاتے۔ لیکن بیری تاں کو ششیں ساحل مراد ملک نے پہنچ سکیں۔ اے حکمرانیت ہے عطا۔

کو روک رکنا ہے :

حدیث ۱۵: دہب بیضی بصری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہیں قرآن کے نازل ہونے کے وقت جماد کرتا ہوں اور علی قرآن کی تفسیر کی خاطر جماد کر لیجئے۔  
فرمان علی کرم اللہ وجہا: جبکہ تو یہ کچھ کثیر کے زرب کی لغتوں کا تم پر پہنچے تو فعل ہو رہا ہے تو اپنے رب سے خوف رکھو:

حدیث ۱۶: ابوسعید خدرا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی کو یا یحییٰ الفیضین عطا کی گئی ہیں جو مجھے دنیا و انہیں سے زیادہ محبوب ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ مجھے اللہ عزوجل کے سامنے سہما رہیں گے جو حنفی اللہ حساب و کتاب سے فارغ ہو جائے گا۔ درسری بات یہ ہے کہ یہ راجیر حنبلہ حمد آپ کے ماقومیں ہو گا۔ تیسرا بات یہ ہے کہ آپ یہ سے حوض پر کھڑے ہوں گے یہی بیت کے جس آدمی کو سچائیں گے اس کو پانی پہانیں گے، جو کوئی بات یہ ہے کہ یہ راجیر شرمنگاہ کو پوشیدہ کریں گے۔ اور مجھے اللہ عزوجل کے پروردگری کے پانچویں بات یہ ہے کہ مجھے آپ کے بارے میں سس بات کا خوف نہیں ہے۔ جیاہ ہونے کے بعد زانی ہو جائیں گے ادا میں ان لانے کے بعد کافر ہو جائیں گے۔  
فرمان علی کرم اللہ وجہا: جو بات آری اپنے مال میں پوشیدہ رکھتا ہے وہ اس کی زبان کے انداز اور اس کے چہرے کے آثار سے ظاہر ہو جاتی ہے۔

حدیث: حضرت ابو یکبر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابو یکبر میرزا لقا اور علی کا باخدا انصافت کرنے میں برابر ہیں۔  
فرمان علی کرم اللہ وجہا: جو شخص نے بڑا باری کو اپنا شمار بنایا وہ لوگوں میں پسندیدہ زندگی پسرو رکھتا ہے۔

حدیث ۱۸: علی بن عاصی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی کو جو سبھے اور میں اس سے ہوں۔ وہ سبھے بیدبہ نہیں اور موہر کے دلی ہیں۔

فرمان علی کرم اللہ وجہا: جو شخص بھٹک لیا اس کے خذلیکی میں برائی بن جاتی ہے وہ بہانے نیکی رجھاتی ہے۔ وہ گرامی کے لئے میں بدوش ہو جاتا ہے۔

حدیث ۱۹: چابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ آسمان اور زمین کی خلافت سے ایک ہزار سال پہنچ جنت کے دروازے پر لکھا ہوا حجا خود اللہ کے رسول ہیں۔  
ام علی اس کے جمالی ہیں۔

کے سوا ان تمام دروازوں کو بند کر دو، اس بارے میں الیک شحف نے بات کی تردید کر لیتھے ہو گئے۔ اس کی حدوث کے بعد فرمایا گئے علی کے درعاں سے کے سوا ان دروازوں کے بند کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ تعداد کہنے والے نے اس بارے میں بات چیت کی ہے۔ مخدال القمی نے دلکشی پر بزرگی کے اور کمی پر بزرگی کے حکم دیتے۔ مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے اپنی مسنودی میں بیان کیا ہے۔ ابن حسان کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دروازوں کو بند کر دیا ہے۔  
فرمان علی کرم اللہ وجہا: لوگوں سے اس تدریجی مل جاؤ کہ الگ قمر رجاء تواریخ پر گردی کی۔ الگ قمر غائب ہو جاؤ تو قمر پر ایک ناٹ کرنی ہے کہیں۔

حدیث ۱۷: البذر عفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عقرب ہیرے کے بعد فقرہ رہنا سمجھا مگر یہ بات مالع ہو جائے تو علی بن ابی طالب کو لانا پڑتا۔ آپ حق اور بابل کے دریاں برق کرنے میں ہی فرمان علی کرم اللہ وجہا: قام لوگوں سے لاچدا آدمی وہ ہے جو احباب بنانے سے قادر ہا ہم اور اس سے عاجز وہ شخص ہے جس نے درست کو پانسے کے بعد کھو دیا۔

حدیث ۱۸: ابو یکبر صدیق نے دو لکڑیاں کئے ایک لکڑی علی کو سالدار بنا کر لے چکا اور دوسرا سے پر خالد بن ولید کو۔ خالد اگر تاریکی اپنے میں لانافت ہو جائے تو علی لوگ کے امام ہیں۔ اگر قدر ہو جاؤ تو ہر ایک اپنے لشکر کا سالار سے بہاری طاقتات بزرگیوں کے ساتھ ہو گئی ہم نے ابی میں جنک کی اہم الپ کا میاب ہو گئے۔ ہم نے ان کو تقدیر کیا۔ علی نے ایک نیدی کو اپنے لئے چن لیا۔ خالد نے مجھے بنی صالح اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس معاذ کیا تاکہ میں جا کر آپ کو اسی واقعہ کی اطلاع مدد۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس بات سے آگاہ کیا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معدود کی خاطر بھیجا گیا تھا میں نے اس کو انجام دے دیا ہے۔ فرمایا تم لوگ علی کے دریے نہ ہو جاؤ وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں وہ میرے بعد میرے بنی اسرائیل میں دھی ہیں۔

فرمان علی کرم اللہ وجہا: رعاب و دیدبہ ناکامی کا باعث ہوتا ہے، حیا مودتی کا سبب ہوتا ہے۔ آدم و ذرست کے اذانت بادل کی طرح گزر جاتے ہیں۔ اچھے آدم اور ذرست کے وقت بھی متعدد ہیں۔ حدیث ۱۹: داد دین بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صلیت تک آدمی میں ایک حسریب خلد جو میں میں رودر سے، حوتیں جو میں آں فرعن میں دشیر سے، علی بن ابی طالب میں جوان سے افضل ہیں۔  
فرمان علی کرم اللہ وجہا: بُرے گاہوں پا کفرا رہ یہ ہے کہ سریوں کی اولاد کا امداد مصیبت زدہ گلکیں

قول کے بارے میں فرمایا گامانہ دہین بک ناتامہم منقصہم۔ یہ آیت علی بن ابی طالب کے حق ہی ناصل ہونی ہے۔ اس پر بیرے بدنماکشیں، مارقین اور قاسیین سے استقام یافتے گے۔

**فرمان علی کرم اللہ درجہ:** غرضست کا ختم کردیتا صدرست کے پوکارنے سے آسان ہے۔

**حدیث ۲۵:** سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہرجنی کا ایک رازدار ہوتا ہے اور بیرے رازدار علی بن ابی طالب ہیں۔

**فرمان علی کرم اللہ درجہ:** جب عقل مکن ہو جاتی ہے تو لکھنکر ہو جاتی ہے۔

**حدیث ۲۶:** سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد علی بن ابی طالب میری اشت میں سب سے زیادہ علم والے ہیں۔

**غسل کرم اللہ درجہ:** دستوں کا نہ ہونا سماقت ہے (عالم سفر میں آدمی تہنا ہوتا ہے وہ توں کسی بغیر بھی بھی حالت ہوتی ہے)۔

**حدیث ۲۷:** سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے پہل میرے پاس حوض پیانے والے اور تم سے پسے اسلام لائے والے علی بن ابی طالب ہیں۔

**علی کرم اللہ درجہ:** شراو۔ یعنی محدث کو حضرت مسیح موعود صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس سے زیادہ کم ہے۔

**حدیث ۲۸:** حدیث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی بن ابی طالب لوگوں میں اس طرح

یہیں جس طرح رسولہ (علی ہو اللہ فرقہ ان) میں موجود ہے۔

**علی کرم اللہ درجہ:** نے فرمایا۔ آدمی کافش اپنی موت کی طرف چلتا ہے

**حدیث ۲۹:** ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی میرے بعد جن چیز کیے تو اس کی تعلیم کا شرکوں علی اس کا دروازہ میں جو شخص علم حاصل کرنا چاہے وہ اس کے پاس آئے۔

**فرمان علی کرم اللہ درجہ:** وہ بڑا جو تمیں تکمیل رے وہ الترکے نے دیکھ امن میکی سے اپنی سے جو تھے فضل میں دوال دے۔

**حدیث ۳۰:** حابر بن عبار (تدریسی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی بن ابی طالب کا حق اس امت پر اس قدر ہے جس قدر باب کا حق ہے پر تو اسے۔

**فرمان علی کرم اللہ درجہ:** مشاغل کرنے والا مقصود حاصل کرنے والے فاواز وہ ہوتا ہے اور مال خواہشات کی بنیاد ہے۔

**حدیث ۳۱:** حابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللئاخالی کے اس

**فرمان علی کرم اللہ درجہ:** یکی کرنے والا نیکی سے بفضل ہوتا ہے۔ برا فی بجالانے والا برا فی سے برا ہوتا ہے۔

**حدیث ۳۰:** حابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے ہرجنی کی اولاد اس سرپر لپشت ہیں قرار دی ہے۔ اور میری اولاد کو علی بن ابی طالب کی لپشت ہیں قرار دیا ہے۔

**فرمان علی کرم اللہ درجہ:** تمیں بے وقت کی محبت سے بچنا چاہئے۔ وہ تمیں لفظ پہنچانے کا ارادہ رکھتا ہے لیکن لفظان دیتا ہے۔ اور تمہارے آخر کی محبت سے بچنا چاہئے کیونکہ وہ سراب کی منصبے دُور والی چیز کو متارے تدبیب کر کے اندھہ قریب کو تمہارے دمکر سے گا۔

**حدیث ۳۱:** ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے جعل

ترک کی طرف چلتے وقت فرمایا۔ علی کے سرآپ کے سامنے لوگ جانکر کے لئے روانہ ہوتے۔ حضرت علی روپر ہے ارسوں اللہ نے فرمایا اسے علی، تمہاری باست پر راضی نہیں ہو کر تم کو مجھ سے وہ منزالت حاصل ہو جو ہماری کوئی سے حاصل نہیں۔ مگر میرے بعد کوئی نہیں ہوا کا۔ اور میرے لئے جاناں صورت میں ملی ہے کہ تم میرے ضیفہ ہو۔

**فرمان علی کرم اللہ درجہ:** الحن کا دل اس کے قفسے میں ہوتا ہے۔ اور عقائد کی زبانی اس کے دل کے تیکے ہوتا ہے۔

**حدیث ۳۲:** حابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے علی کا بازو پکڑ کر فرمایا۔ یہ نیکو کاروں کے امام اور بدکاروں کے تاتلی میں۔ اس کو چھوڑ دیا گیا ہے، جس نے اس کو چھوڑ دیا اس کی مدعا کی ہے، جس نے اس کی مدعا کی پھر اکپ نے آزار کو چھپیا کہ فرمایا میں علم کا شرکوں علی اس کا دروازہ میں جو شخص علم حاصل کرنا چاہے وہ اس کے پاس آئے۔

**فرمان علی کرم اللہ درجہ:** وہ بڑا جو تمیں تکمیل رے وہ الترکے نے دیکھ امن میکی سے اپنی سے جو تھے فضل میں دوال دے۔

**حدیث ۳۳:** حابر بن عبار (تدریسی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی بن ابی طالب کا حق اس امت پر اس قدر ہے جس قدر باب کا حق ہے پر تو اسے۔

**فرمان علی کرم اللہ درجہ:** مشاغل کرنے والا مقصود حاصل کرنے والے فاواز وہ ہوتا ہے اور مال خواہشات کی بنیاد ہے۔

یہ حسن اور حسین اس کی دو بیان ہیں۔ فاطمہ اس کی طنڈی ہیں۔  
حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا۔ اپنے نزدیک اللہ تعالیٰ کو بُدا جان۔ مخلوق تیری نگاہ میں لکڑ دعوم  
ہوگی ॥

حدیث ۲۳: عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا میں اور علی ابی درخت سے پیدا کئے  
گئے میں اور لوگ مختلف دختروں سے پیدا کئے گئے ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا۔ اگر تو اپنی خود کے ذیادہ کہائے گا۔ تو اس بارے میں درست  
آدمی کا خرا خانی ہے۔

الیف ۲۸۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا بوس اسیل سے اللہ تعالیٰ نے طلاق  
کو اس سے اٹھایا یا تھا کہ ان کی رانے اپنیار کے متسلق بُری ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے ان لوگوں سے طلاق  
کرنے کیا ہے جو علی بن ابی طالب سے لفظ رکھتے ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا سعادت عورت کی محافظہ ہے اور دباری بے وقوف کے لئے باعث  
لاد ہے ماستقانقفر کی زینت ہے۔

الیف ۲۹۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا علی کو جو سے وہ بنت حاصل ہے  
تو وہ سرکویرے ہیں سے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا۔ چار چیزیں اگر کم بھی ہوں تو بہت ہیں۔ غیثہ۔ درد۔ دشمن۔ احمد روگ۔  
لشام۔ وہ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا علی ہیں ای طلب ہیں کا دروازہ  
بُراؤ کے اندر ناظم ہو کر وہ من خاجہ اس سے نکل گئی وہ کافر تھا۔

حضرت علی کرم وجہ نے فرمایا۔ حالات برستنے سے لوگوں کے جاہرات کھٹے ہیں۔

الیف ۳۰: عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا اگر لوگ علی بن ابی طالب کی محیت پر  
جائز کی لفظہ اللہ تعالیٰ ورزخ کو پیدا کرتا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا عکتوں کے پچھے کی جگہ لا ہی کے چکنے کے پیچے کی جگہ ہے۔

الیف ۳۱: عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا اس شخص سے کہدیجہ نے علی کو  
حست لکھا وہ جنت کے داخل ہونے کے لئے تیار ہو چکا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا۔ نیک انسان کا زیادہ مقتولیت والا دعمل ہے۔ اگر کسی کو کوئی چیز  
بُراؤ فرمو جائشہ تو اس سے چشم پوشی کرتا ہے۔

حدیث ۳۲: افس بن علی، کا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیم نے زیادہ جنگی گزلا ہوا ہے اس کی نظریہ  
امت میں موجود ہے۔ الہبک ابراہیم کی نظریہ ہے۔ عثمان مارون کی نظریہ ہے۔ اور علی بن ابی طالب میری نظریہ ہے۔  
عمر کرم اللہ وجہ نے فرمایا۔ اپنے دین کی کوئی چیز اپنی دنیا کی اصلاح کی خاطر نہیں چھوڑنا چاہئے۔ اللہ  
تعالیٰ اس سے لئے ایسی چیز کا دروازہ کھول دے گا۔ جو دنیا سے زیادہ تھیبت وہ ہو گا۔

حدیث ۳۳: افس بن علک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا علی بن طالب جنت میں اس  
درج ظاہر ہوں گے جس طرح جسم کا ستارہ دنیا طالوں کے لئے ظاہر ہوتا ہے۔

حصہ ۴۷: جو نے فرمایا۔ بست سے بستے عذر میں جسم کو دھکھنے تک رہا۔ اور اس کا عالم اس  
سے خرچ۔ اس صورت سے سروشو قدر مدد نہ ہو۔

حدیث ۳۴: ابن جب سس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرف نہ سمش نہ فتویٰ یا علی طالب کی بیت  
گھن ہوں کہ اس طرح کھا جاتی ہے جس طرح آگ لکھوپیں کو کھا جاتی ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا شخص کا کیا حال ہو گا۔ جس کا ہونا نہ ہو تو ہو گا۔ حست مذہب  
کے باوجود بیماری کا اور جسی چیز سے کام کو دھی جائے گی۔

حدیث ۳۵: عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیم نے حضرت علی سے فرمایا اسے علی اللہ عنہ  
نے تیری شادی فاطر سے کر دی ہے اور اس کا حق ہر ہی زن کو مقرر کیا ہے۔ جو شخص تیر سے ساقہ لکھ کر  
زین پر چلے گا۔ اس کا جتنا حرام ہو گا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا۔ ان دوں کاموں میں فرق ہے ایک کام ایسا ہوتا ہے کہ جو کام  
چل جائی ہے لیکن اس کا قاب باقی رہتا ہے۔

حدیث ۳۶: عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا۔ سب سے پہلے جمعی کو قیامت کے  
باس پیدا ہو جائے گا وہ حضرت ابراہیم ہوں گے جن کو ان کی خلدت کی وجہ سے لیاں ہیں اسے احمد کے  
بیویوں کا انجھی میری صفات کی وجہ سے لیا اس پیدا ہو جائے گا۔ پھر علی بن ابی طالب ہر یوں کے  
میرے اور ابراہیم کے درمیان شان درستگت کے ساقہ جنت کی طرف چھوپیں گے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا جسے کنجز پر تجویب ہوتا ہے وہ زبرت کے طلب کرنے میں جلدی  
حالا کدرہ غربت سے بجا کا ہے۔ تو نگری کو فتنائی کرتا ہے۔ حالا کدرہ تزلیگی کو فتنائی کرتا ہے۔ دنیا میں فتنہ

زندگی بسکرتا ہے اور آنہتہ میں اسے ایمین کی طرح حساب دیوار پر کے کام۔

حدیث ۳۷: عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا علی بن ابی طالب میری علم کی تاریخ مدنی ملی۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ انسے فرمایا جب تیس انوکھے گیرے تو انہوں نے صدقہ کے لیے جائیداد کر دی۔ ۵۰۔ ابی عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی آیت نازل ہوئی انسانوں میں منہماں دنکن قوم ہادی، رسول اللہ صلیم نے فرمایا میں منذر ڈرانے والا ہمکل اور علی ہادی ہمایت کرنے والے ہیں اے علی تیرے دربیے ہدایت یا فرمایت پائیں گے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ انسے فرمایا۔ بادشاہ کا مصاحب شیر پور ساری کرنے والے کو مانند ہے۔  
حدیث ۱۹: ابو سعید اوہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیم نے اللہ تعالیٰ کی اس آیت و تفہیم انہم مسئولوں کے متعلق فرمایا کہ لوگوں سے علی کی دعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ انسے فرمایا آج کے روز آنہ دلے دل کی فصل کرائیں اپنے بیٹے جگہ ہیں۔ اگر تیری ہر باتی بھی اور وہ ملکہ تمارے دامنی پر گئی تو انہوں نے اس بارے میں تندے لئے رونق میا کر لے۔ ۵۲، البربریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا کہ ساقی عرش پر لکھا گواہے۔ اللہ کے سارے لوگی عبادت کے لائق نہیں، وہ الگیہ ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ تمہیرے حسنے اور رسول یہیں میں نہیں علی ان ای طالب کے ذریعے اسکی تائید کی ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ انسے فرمایا۔ تمارے دوست میں شخص ہیں۔ ایک تھا مادست احمد اسے دوست کا دوست اور تمارے دشمن کا دشمن اور تمارے دشمن بھی تین شخصیں۔ تمارا دشمن تمارے دوست بھی تمارے دشمن کا دوست؟

سریف ۵۳، حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا کہ لوگوں کو حکوم ہوتا کہ علی کو ایمیل موصیں کب کہا گی تو اس کے فضائل کا ہرگز انکار نہ کرتے۔ ابہا بن امام ایمیل موصیں تب پڑا جسہ اور روح اور حکم کے خاتمی ملے کر رہے تھے اور عجب اللہ تعالیٰ نے کہا کہیں تھا را رب نہیں ہوں ا تو اور راح نے کہا میں اللہ تعالیٰ نے کہا ہیں تھا را رب ہوں۔ محمد تھا رے بنی ہیں۔ اور تمارے دشمن اے ایمیلیہ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ انسے فرمایا۔ سلیمان رسول اللہ صلیم ہیں جو شخص اپنے سے الگ رہا، رہا اللہ تعالیٰ نے بھی اس کو الگ رکھا۔

حدیث ۵۴۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہرے پاس بھروسے بھروسے کاغذ لائے جس پر غیر بھی کے ساتھی عبارت تحریر ہو۔ تیر نے علی بن ابی طالب کی جمعت اپنی غرض کے لئے بیچے گئے ہو انہوں نے کہا کہم اس بات کی لگائی کے ساتھ عبارت کے لائق اللہ کے سارے عوام نہیں اور وہ ایک ایسا ہے جس کو نہیں اور علی بن ابی طالب کی دلایت کے اقرار کے لئے مسروش کے لئے

حضرت علی کرم اللہ وجہ انسے فرمایا لگ دنیا کے بیٹے ہیں، آدمی کو اینی ماں سے بیٹت کرنے کے باعثے

حدیث ۵۳: ام سلکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ علی کو پیدا نہ کرتا تو فال کو کسی نہ ہوتا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ انسے فرمایا۔ زیادہ خارجی سے طلب دربدیر ہوتا ہے۔ انعامات کرنے سے زیادہ آتے ہیں۔ بنیکی کرنے سے وقت بڑھتے ہے۔ انکساری کرنے سے لغت سکھ ہوتی ہے۔

حدیث ۲۴: ام سلکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا علی قرآن کے ساتھ میں اور قرآن کے ساتھ ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ انسے فرمایا۔ عورت کی الجھی عادتی نمودگاں ابزدی اور کنجسمی ہے اور یہ عادتی مردوں کے ساتھ ہے۔

حدیث ۲۵: ام سلکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا۔ علی اور اس کے شیعیتیات کے روز کا بیاب اطہار مارا ہوں گے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ انسے فرمایا جس حقیقی نے جنگوں کی بات مان لی اس سے دوست کو تنازع کر دیا۔

حدیث ۲۶: عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا علی کا ذکر عبادت ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ انسے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے پھر کچھ ذرکر کچھ کم سی کیوں نہ ہو۔ اپنے الدین کے پردہ حالت کر۔ اگرچہ باریکی کی کیوں نہ ہو۔

حدیث ۲۷: ام سلکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ علی اللہ صلیم نے فرمایا۔ دنائلی درج صوریں لیں قسم کی کہی ہے کہ جو حصہ عطا کئے گئے ہیں اور لوگوں کی ایک حصہ دیا گیا ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ انسے فرمایا۔ جب جواب کی بھیڑ ہو جائے تو تھیک بات کم ہو گئے۔

حدیث ۲۸: علدار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا مجھے اس سرداشت کی صفتی کی گئی ہے اور مجھ پر ایمان لا دیا اس نے علی بن ابی طالب کی دلایت کے بارے میں میری تقدیت کی ہے۔ جو نے اس سے دوستی کی اس نے مجھ سے دوستی تاکم کی اور جس نے مجھ سے دوستی تاکم کی تو اس نے اللہ سے درستی کی۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ انسے فرمایا اگر یعنی حاصل بردنے لگے تو اس کی خواہش کم ہونے لگتی ہے۔

حدیث ۲۹: البربریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا جب سراج کی راست بھیجے ہیا تو اسے ان پر اللہ تعالیٰ نے میرے لئے ابیا کر تحریر کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ مجھے دلیکی کہ اسے مددان سے مدد کر دیا تو غرض کے لئے بیچے گئے ہو انہوں نے کہا کہم اس بات کی لگائی کے ساتھ عبارت کے لائق اللہ کے سارے عوام نہیں اور وہ ایک ایسا ہے جس کو نہیں اور علی بن ابی طالب کی دلایت کے اقرار کے لئے مسروش کے لئے

## کو زیستی کا ہو گا

**حدیث ۵۹:** معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیہن الی طلب حجۃ رکھنا ایک نیک ہے جس کے ہوتے ہوتے کوئی بڑی لمحاتان نہیں پہنچتا اور اپسے بعض رکھنا ایک بد ہے جس کے ہوتے ہوتے کوئی نیکی فائدہ نہیں دیتا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا ایک بھی مہار ہجۃ سے ہر رات بھٹکی جاتی ہے۔

**حدیث ۶۰:** عبد اللہ بن سالم رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کی سی ایت دینہ عنده علم الكتاب کے بعد حجۃ روایت ہے۔ اس نے کہا ہی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کی تھا۔ اپنے فرمایا اسے علی ہی طالب مراد ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا جب تک تم بات کرو بات تیری رکھو جی بندے۔ جب تم اس کو دیگر قابتم بات کی رسمیں بھجو جاؤ گے۔ ایک زبان کی اس طرح حنفیت کو حجۃ رکھنے کی خلاف کرتا ہے۔

**حدیث ۶۱:** حذیلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے کہیا رسول اپنے جملے سے لے گئے یہیں تو زمانہ اُن حنفیت علیہ السلام نے فرمایا اگر یہ اپنے ہمدرم خلیفہ عزیز کو دین تم بھرپت خلیفہ کی تاغیانی کو لے گئے تو تم پر عذاب نازل ہو گا۔ چھوڑنیا تو تم خلافت کا عمل اب تو کو بزار کے قوس کو دین کے سارے یہی مسئلہ دادیم کے باعث ہیں کوئو دیباڑ کے مارکر کو خلیفہ بناؤ گے تو اس کو دین کے سارے یہی مسئلہ دیباڑ کے احتجاج کے باعث ہیں۔ اگر تم علی کو خلیفہ بناؤ گے، عالم کو تم سامنہ کو نہیں کر دیگرے تو اس کو دریافت کرنے والے احمد ایت یا اشیاء کے ادراہ کو سقیر چاہیں گے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کی ذات ہی سے خواہ دل کی ہو جائی ہے کرو دیا میں رکرا اللہ کی تغافل کی ہو جائی ہے اور دنیا کو چھوڑ کر جو نعمات الہی سے فائدہ ہو جائی ہو سکتے ہے۔

**حدیث ۶۲:** سالم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اور میں مثال کیلئے کوئی اس کو ادا میں کوئی دعوستون کو مل گئے آزاد کیا گے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا لوگوں کے عادات احتیاط کرنے سے ان کے شرکوں کی ممانعت کی مدد میں رکرا اللہ وجہ نے فرمایا جو اسے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اور میں مثال کیلئے جس کو جو دل جائی ہے جس کو جو دل کو درخت فرمدی پر پیدا ہو گیا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا جو شخص نے جو مل مصیتیں کیجیے وہ اس کو بھی مصیتیں کی جائے۔

میں علمت نہیں کی جاسکتی۔

**حدیث ۶۳:** ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلات سکیارے میں جو آدم کا قاتم کیا تھا اور جو کی بدولت آدم کی توبہ قبول کی گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اعلیٰ، فاتح، حسن اور حسین کا واحد درکار لیا تھا اس سے سوال کیا تھا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا۔ مولیٰ کے لئے اپنے اور پرنسپل اور افتخار سے ورنہ ادنیٰ افتخار سے اسی کا اچھا دعویٰ ہے تو نماز نا انسدی پڑھا کرو۔ اگر برا دعویٰ ہے تو زانی کی ادا سیکھ سے اس پر نکلو پاؤ۔

**حدیث ۶۴:** سبیل عاذب رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کی اسرائیل کے بائستی میں یا ایسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مانندی ایک کیا۔ جو اسے یہاں کفری کیم کے تمام پر رسمنے اور سترے کے مل کھنکاں کی مستبلیت کی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا تھا اور اسی میں موجود ہیں۔ مگر نے یہاں سے علی ہمیں مبارک باد ہو۔ آپ بیسے اور ہر ہر موسم عورت کے ملائیں گے ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے خود مل کے مل میں غبار کی روزی مقرر کی ہے۔ اگر کوئی عرب بھر کارہ جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ غبی نے اسے بھوکا رکھے ہے۔ اسی بات کے متعلق اللہ تعالیٰ ان سے سوال کیے گئے۔

**حدیث ۶۵:** ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہی کہ ہوئے دیکھا اپنے فرمایا میں اور یہ اللہ کی خلائق پر اللہ کی جھٹت ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا۔ آپ کے چرسے کا پالی جا دیتے ہے۔ سائل اس کو پیکا کے دیکھو کنٹ شخص اس کو پیکا ہے۔

**حدیث ۶۶:** ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں توگی قریش کے جوانوں کی ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے ہے اور انہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف نہ ہے۔ اسی دروان میں رآ سماں سے ایک ستارہ کو دیا۔ اس حنفیت علیہ السلام نے فرمایا جو شخص کے کم میں پرستارہ اڑا ہے۔ وہ میرے بعد میرے دھی ہیں۔ توگی اسے اور انہوں نے جا کر دیکھا اور ستارہ علی کے کم میں اڑا چلا گا۔ ان لوگوں نے کہا (یا رسول اللہ) آپ علی کے ساتھ میں (عاصی اللہ) گراہ ہو گئے ہیں۔ یہ ایت نازل ہوئی (النَّجْمُ اَذَّاهِرُ مَا هُنْ مُحْكَمُ دَمَاغُنُوی) قسم ہے اس سترے کی جو لگا تھا راستی نہ گراہ تھا یہ احمدہ بھکارے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا دین پڑا اخون سے قام پر ہوتا ہے۔ عام جو اپنے علم کو استعمال کر جائیں جو بدلہ کا تحسین میں صرفوت ہے۔ کس جو اپنی حادثت کو کھلی دیجاتا ہو اور غیرہ جو دنیا کے عرض یہی پہنچا کر

دیتا ہے۔

حدیث ۴۷: ابن سود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان جو سے ایک سو عبادت کرنے سے افضل ہے۔

حضرت علی کرم اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ چیز جو تمیں حاصل ہو جو یہی ہو اس سے کہ دوسرے کیا کرنا قابل سلام

کا لفظ ہے اور اس چیز کی رخصیت لایا جو تمہارے سو سو مدار ہوئی تو تیرے غصہ کی ذات کیا ہے۔

حدیث ۴۸: ابن سود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم لوگوں اہل بیت ہیں۔ مارے کے لئے اللہ تعالیٰ نے دینا کی بجائے اخوت کو لپیٹ دیا ہے۔

حضرت علی کرم اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ چیز جو تمیں سے اپنے بھائیوں کے لئے کام کرنا ممکن ہے۔

حضرت علی کرم اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ چیز جو تمہارے انتقیل موجود ہے اور تمہارے پیشے بھائیوں کے الہا کو د

نئے اور تمہارے بعد اور مغلک کے پاس مل جائے گی۔ تم مقام ہیں کے لئے مالی جمع کرتے ہو۔ ایک وہ آجی

جس کے سبقتم مل جمع کرتے ہو اس مال کو اللہ تعالیٰ اطاعت ہے جو خرچ کیا۔ جو بات یہی تو ہے ان کو مجہت

ہدایا تھا، اس میں نیکی مجہت ہرگیا یا ایک اور اُدی ہے اس نے اس مال کو اللہ تعالیٰ نماز فرما دیا۔ جو

پھر تم نہ اس کے لئے بچ کی بھتی وہ اس میں بیکھت ہو گیا۔ یہ دو دلی اور دو اس پاس باستہ کے الہی نہیں بلکہ اُن کو

کو اپنی ذات پر تحریک دے اور اپنی پشت پر سار کرے۔ یہی خیال کو کوئی بخش چلا گی اس پر اللہ تعالیٰ نکتہ ہے

اُنہوں نہ کہا ہے اس کا شریق وہ ہے گا۔

حدیث ۴۹: ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر قاتم بانات قلم ہو جائیں اور قاتم

مانٹھے جو اس سے ماحصل ہجاتا ہے اس کو بخشن چلایا تھا۔

حضرت علی کرم اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمزمه کرنے سے فرمایا کہ اس دن جو چیز

تسلیمی ہوئی ہے وہ تھا کہ کوئی دردی کے باوجود قسم کو کر کر دے گا اور وہ دو ہو جو تمہارے خلاف ہوں گا اس کے

نقمان کو تم اپنی قربت کے باوجود دفع نہیں کر سکو گے۔

حدیث ۵۰: عراقی ہبھ جھیں رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی نے اپنے الہی بیت کے

بارے میں اپنے رب سے سوال کیا کہ ان میں سے کوئی فرد اگر ماحصل ہو مال کے نامہ پر یہی سے مال کو قبل کر لے

حضرت علی کرم اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم عیرک غلام نہیں ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے تینی اڑاپیں لیکیں ہے۔ کوئی ایسا کوئی

نہیں ہے جو کسٹر اور سیبیت کے مالک ہے اور کوئی ایسی کاشت ایشی نہیں ہے جو تکلیف کے بعد مال

ہوتی ہے۔

حدیث ۵۱: ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ شاذ فرمایا اور کہ اسے لوگوں نے تمیں

ووگا انقدر جیزی بطور خلیفہ کے جو ڈالی ہیں۔ اگر تم ان کو کچل دے گے تو یہی سے بیدبر گو گمراہ ہو گے۔ ایک ان میں دوسری سے بڑی ہے وہ کتاب ہذا ہے جو رسمی کی طرح احتمال سے نہے اور زین تک کمی ہوں گے اس اور دروری یہی اولاد ہے وہیرے اہل بیت ہیں یہ دونوں اس دفت تک ہو گرہ جدا جو ہوں گے جتنی کہ یہی سے پاس حوض پر دار ہوں گے۔

حضرت علی کرم اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے خاورش رہنے سے چھوٹھاتاں پر کام کی کافی پڑت اس کام سے بہت سب سے اس کام کے جو تکمیل کے جو تکمیل سے لا حق ہوئی ہو تو تم علم ہو زانہ ہے کہ دو قوتوں کی چیز جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے مل جائے وہ اس دنیا کو چیز سے زیادہ سکھا کر دے جو مل کر کوئی نہیں کر سکتا۔

حضرت علی کرم اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ان چیزوں کے لئے دایبا کیتے ہو جو تمہارے مذائقے ہو تو ان تمام چیزوں کے لئے جریغہ دفع کر جو تمہارے حاصل ہیں ہوئی اور یہی خیال کرو کہ چرچی دنیا، اور ایک بھی ہے جسے ہر کوئی نہیں کر سکتے ہیں۔

حدیث ۵۲: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر قاتم بانات قلم ہو جائیں اور قاتم سمندر کی سیاہی پر بھائی اور قاتم جیات حاب کرنے سے بیٹھ جائیں اور قاتم انسان لکھنے ملک جائیں ہے سب دو کم فضائل کی علی کاشتار نہیں کر سکیں گے۔

حضرت علی کرم اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم اس شخص کی مانند ہو جاؤ جو عمل کے جیزیا خرث کا مطلب گارہ۔ بڑی بڑی ایسیں بابت کے ہوئے کوئی خرث کی خواہش نہ کتا ہو۔ دنیا کے متعلق دینا سے حشرت کرنے والوں کی طرح بات جیت کرے اور اس کا ماحصل دینا کے چاہئے والوں کا طرح ہو۔ الگ اس کو دینا کی کوئی چیز مل جائے تو اس سے سیر زہر ہو۔ اگر دینا کی کوئی چیز نہ ملے تو اس پر فناعت نہ کرے۔ جو چیز اس کو جانتے اس کے خلارکنے سے دیوار نہ ہو اور ازیز یادو یعنی کام خواہش مند بر جس چیز کو خود جانتا ہو اس سے نہ کرے اور خود باز اُسے اس کام کا حکم دے جی کو خود بیجا دے۔ نیک لوگوں کی دستی کا دم بھرے۔ اور ان کے عمل کے موافق عمل نہ کرے۔ لگھا کردن سے لمحن رکھے۔ حالاً کوئوں خون انہیں میں سے ایک ہو۔ موت کو کر دے

تلود کرے۔ اگر بیمار پر جائے تو ذمہ دار شروع کرے۔ اگر ٹھیک ہو جائے تو ہمہ سب میں ہموف

فی المحتفی، رائے محدث اُن سے کہود بھتھے اجر سالات کا کوئی حال نہیں کرتا۔ مگر یہ کہ میرے فرمائیداروں سے محبت کو۔ اور بھجے المحتفی محبت کی وجہے درست رکوادہ بیری محبت کی وجہے میرے اہل بیت سے محبت کرد۔ جب آں بنی صنم کی مردست محبت کے بالے سے بیس زیارت کے روز سوال کیا جلتے کا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے جیبی کو حلم دیا کہ اپنے اپنی قوم سے اپنے فرمائیداروں کی محبت کے سماں اور کسی بھی زمانے کا سوال نہ کریں۔ اور یہ بات محبت رکھنے والوں کی نجات کا سہب ہوگی۔ اور یہاں مرد صنم اور اپ کی آں علیمہ السلام تک پہنچنے کا مرجب ہو گا۔ چنانچہ بنی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جو شخون سنجھوں قوم کو محظوظ رکھا اس کا حشر راں قوم کے زورو میں بول کا۔ یہ فرمایا آدمی اس سخن کے ساتھ ہو کا جس کو اس نے درست رکھا۔ طلاق و حصل اور منع قبول کے طالب پر واجب ہے کہ وہ محبت رسول اور درست اہل بیت جملہ کو طلب کرے اور یہ بات فضائل قبل محمد علیم السلام کی سرفرازت کے لئے خاص اعلیٰ نہیں ہو سکتی۔ ان چیزوں کا انعام حضرت علیہ السلام کی ان احادیث پر ہے جو ان حضرات کے بارے میں فاردوہی یہیں بدلاء اور فقہار نے فضائل میں لافانی تقدیم احادیث تجویز کر دی گئی ہیں۔ لیکن اہل بیت علیہم السلام کے فضائل بہت کم جمع کئے گئے ہیں۔ اسکی بنا پر میں لکھا رہ فیر علی بی شہاب عہدیان نے (الفہرست) اس کے اعمال کو درست کیا۔ اور اسی کو اس بات کی تدقیق دی جو اس کے قرب اور فضائل کا موجب ہوگی) اہل بیت کے فضائل میں جو کچھ وارد ہوا تھا ایک مختصر کتب تحریر کی۔ جو کام امام مودۃ الفرقہ اور اہل العباد ہے۔ اللہ کی ذات سے امید ہے کہ اس کو ان حضرات تک پہنچنے کا میراد سیلہ قرار دے اور ان حضرات کے سب سے بیرونی بات ہو جائے۔ میں نے اس کتاب کو چڑھہ مردست پر تقسیم کیا ہے۔ مگر اور اصحاب رسول کے دلیل سے جھوٹ نہ اس کی پیروی کی۔ اللہ تعالیٰ مجھے بیان کرنے میں بخوبی اور خطا سے بچائے۔

## مودست اول

**امین زاد صفتیہ امولا نا محمد صطفی اصلی اللہ علیہ رواہ اہل علم کے فضائل کے بیان میں)**

طلب ہے الی دعا دینہ اللہ عز سے نہایت ہے کہ رسول اللہ صنم نے بیانی فرمایا تھیں محبوب عبادت بن علی الطہبیوں، اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پسیا کی۔ مجھے ان میں سے بہترین مخصوصیت میں قرار دیا۔ پھر ان لوگوں کو گھر دین یہ تقسیم کیا جسے ان ہیں سے بہترین گھر میں قرار

ہو جائے۔ الگ جزو عافیت سے مرزا پنچے کو راستہ کرے۔ الگ کسی اتحاد میں پھنس جائے تو مایوس ہو جائے۔ لے کے لگانہ پر اس کا نفس غالب احمد سماں ارضی حی عادت پر تاہم ہے۔ اس پر غلبہ حاصل نہ کرے۔ اپنے لگانہ سے اپنے نیزے خوف کھلتے۔ اپنے کام سے زیادہ کام طلبکار ہو۔ الگ اس کو کوئی مصیبیت پہنچ جائے تو غیر اپنے کو دعا طلب کرے۔ الگ اس کو خوش حالی لاحق ہو جائے تو اکتا پھرے۔ الگ غنی ہو جائے تو بھی باہرا در دینہ ہو جائے۔ الگ اتحاد ہو جائے تو بیکس ہو جائے اور دکر مدد ہو جائے۔ عملی ہی کو تاہم کے سوال میں نہیں بیاسی کرے۔ بیکس باقی بیاسی کرے۔ اور خود عبیرت حاصل نہ کرے۔ فضیلت کو میں زیادتی کرے۔ لیکن فضیلت حاصل دکرے۔ بات کا دعویٰ ہو اور حکم کا منگلا کا ہو، جو چیز فتنہ ہو اسی پر کشف حساب لے اور جو باقی بر اس سے دلگز نہ کرے۔ الحکیم بڑکی کوتاں لئے فتنہ اور تزادا ان کو مال غنیمت خیال کرے۔ وہ سے دلے اور سے پھرستے کے پاس نہ جائے۔ یعنی اس کو جو اپنے کی خیال کرے۔ اس سے جو دیاد، صادر ہو اس کو کم خیال کرے۔ اپنی اس اطاعت کو نیوارہ تصور کرے، وہ ہیز کی جانب سے تو اس کو حیرت کرے۔ لوگوں کو طمع دے اور اپنے نفس سے غافل ہو۔ اللہ سالکو ذکر ہی مشغول ہونے سے اس کے نزدیک ہمیں لوگوں کے ساتھ ہو جو وہ بات مذکورہ باتیں میں صورت برداشت ہو۔ اپنے نفس کے لئے فیر سے بات مذکورہ اور اپنے نفس سے فیر کے لئے بات مذکورہ کے اس کو دوایت کرے اور خود گراہو، دوسرو، مدد و نفعی کام طالیم کرے۔ اور خود دعوه فداہ کرے۔ اللہ رب سے فدا سے اور لوگوں کی راذیت وینے میں اپنے رب سے فدا سے۔

## کتاب مودودہ الفرقی

**مولانا مخدود ان امیر سید علی بن شہاب سہدائی قدس اللہ**

**بسم اللہ الرحمن الرحیم**

تمام تعریفیں اللہ کے نئے ہیں جو نئے نئے بہترین علمات کا امام کیا اور بھجے جامع فضائل اور کرم اپنے جیب کے ساتھ مورث رکھنے کا امام کیا ہے۔ وہ ذات ہے جوں کہ تمام امور کے رسول بن کو صحیح اور ذات حکماہی عربی کی ہے۔ جملی اللہ علیہ رحمۃ اللہ وسلام۔ اس کے بھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ قل لا امْلَکَمْ هَلِيْكَمْ اجْهُوا الْمُبْتَدَأ

- ۱۰۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا میں جو اس الحکم لے کر سوڑت کیا گیا ہوں۔ اور میں رسمی طبقت کی وجہ سے کامیاب نہ ہوں گے۔
- ۱۱۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا کہ تم گروہ انبیاء دو گھنے اسماں میں مبتلا ہوئے ہیں۔ میں بعد میں آئے والائیں۔ میں آخزمیں آئے والائیں۔ میں تجی وحشت ہوں اور میں وہ بھی ہوں جس کے زمانہ میں فتنہ ہوں گے۔
- ۱۲۔ ابو عفیں عارفین والٹ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا کہ تم گروہ انبیاء دو گھنے اسماں میں مبتلا ہوئے ہیں۔ اسی طرح ہمارے کامیابی لوگوں کو بتاتے ہے۔ انکسی قبیلہ کے ساتھیوں جلا مصادر بڑھنا ہے تو وہ قتل کیا جاتا ہے۔ وہ لفک جس طرح خوشی ہماری راحت کے وقت خوش ہوتے ہیں۔ اسی طرح الحکم اور حیثیت کے مقصد خوش ہوتے ہیں۔
- ۱۳۔ بنی عالیٰ شری سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میں تم سے زیادہ اللہ سے دُرنے والا ہم اور تم سے زیادہ سخت اللہ سے دُرتا ہوں۔
- ۱۴۔ ابوہریرہ نے کہا کہ لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ اکابر کے نئے نہت کب چاہجہ بھی فرمایا میرے نئے نہت اس وقت واجب ہوئی۔ جب آدم بوجہ احمد کے منازل ملے کہ رہے تھے۔
- ۱۵۔ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا مجھے اللہ نے تمام عاسن، اخلاق اور کمال محسن افعال کے ساتھ موجود تھا!
- ۱۶۔ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا میں نے انبیاء کو تیجا تھا اور میں ایسا سیم کی شبیہ ہوں۔
- ۱۷۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا اللہ نے ایسے کھلی اور مجھے حبیب بنیاد۔ اللہ عز وجل نے کہا مجھے میری عزت اور جلال کی قسم میں فخر رکھنے جیسی کاری نے غلب اور مجھ پر ترجیح نہیں کیا۔
- ۱۸۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا میں نکاح سے پیدا نہ ہوں اور سفر (زن) بھیت سے پیدا نہیں ہوں گے۔ اور میں کہا کہ اس وقت نہت سختی کی میرے باب اور میری ماں نے بھی جنا اور مجھے سفر جاہمیت کی کسی چیز نہیں تکشی نہیں کیا۔
- ۱۹۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا مجھے انبیاء پرچہ چیزوں کی وجہ سے فضیلت دی، لگن ہے مجھے جو اس الحکم دیا گیا۔ وہ اور ربرب کے باعث ہیں تھیا بہ نہایت میرے لئے امور الٹیٹیت حالان قرار یا گیا۔ زین میرے لئے صحرا ہوپاں نیا لیکی گئی۔ میں تمام خداوند کی اوقت مجھ کی ایادی ریسے ساتھ نہیں ختم ہو گئی۔
- ۲۰۔ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا مجھے لوگوں پرچار چیزوں کی وجہ سے فضیلت دیا گئی ہے۔ سعادت، خیافت، کثرت، جمال اور شدت سے پڑتا ہے۔
- ۲۱۔ ابوبکر سے روایت ہے۔ محبوب رسول صلیم میں سے کہا کہ اگر ابینہ ہیں باقی کر رہے تھے ملکی سے ایک

- ۲۲۔ میر تم لوگوں میں مخلفت کے لاملا سے، قبیلہ کے لاملا سے اور نفس کے اختار سے افضل ہو۔
- ۲۳۔ ابو علی اشتری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا میں احمد ہوں۔ جسیں محمد نہ ہو۔ میں بعد میں آئے والائیں۔ میں آخزمیں آئے والائیں۔ میں تجی وحشت ہوں اور میں وہ بھی ہوں جس کے زمانہ میں فتنہ ہوں گے۔
- ۲۴۔ ابو عفیں عارفین والٹ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں فتح ہوں میں خاتم ہوں، میں ابو القاسم ہوں، میں حاشر ہوں (مجھے کرنے والا) میں عاقب ہوں (بعد میں آئے والا) میں ظار طاہر، اصلیں لیجیں (رسیباً ہوں اور میں احیا ہوں) را بعل کو کٹلنے والا)
- ۲۵۔ ابو حید خندی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا میرے زمانہ میں خداوند میں حبیط نہیں کہتا۔ میں عبد الملک کا فرزند ہوں۔ میں عرب میں بڑا عرب ہوں، مجھے قریش نے جنا۔ اور میں نہ بتو سعدیں پر بدکش پائی۔
- ۲۶۔ ماذکر اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا اولاد اسماں میں لے اللہ نے کہنا کہ جس لیا اور کہ تھے قریش کو کچی لیا۔ اور قریش سے نہایت شکم کوچنا اور مجھے قریش سخت خوبی کیا۔ رواۃ
- ۲۷۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا میں قیامت کیے کہ روایا للہ آدم کا سر برداشت کے لئے اللہ تعالیٰ نے اولاد اسماں میں کوچہ گردی کیا۔ اولاد اسماں میں لے کر بگزرو کی۔ (الحادیف)
- ۲۸۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا میں قیامت کیے کہ روایا للہ آدم کا سر برداشت کے لئے اللہ تعالیٰ نے اولاد اسماں میں کوچہ گردی کیا۔ اولاد اسماں میں لے کر بگزرو کی۔ (الحادیف)
- ۲۹۔ اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر نکافت کی جائے گی۔ میں سب سے پہلے خفاخت کرنے والا ہوں گا۔ اور میں سب سے پہلے میری خفاخت قبیلہ بلکش کی۔
- ۳۰۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا میں وہیں والائیں ہیں سزا وہیں ہوں گے۔ قیامت میں پہلے وہ ہوں گے۔ (رہنم الکتاب) تمام مخلوق سے پہلے خفاختہ ہو کا۔
- ۳۱۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا ایام است کے روایا میں زیادہ بڑھ کر اسی کے بعد میں اشتعاع کرنے والے اور انسیا کے مقابلہ میں زیادہ بڑھنے کے وحشت کا درود روازہ کھول دیا کہ خذینہ راست کے گا، تم کیا ہو؟ میں کہوں گا میں محمد ہوں، اور کے لیے مجھے اپنے کے مفت حکم دیا گیا ہے میں اپنے سچے کوئی کسی کے لئے (جنت اور جہاد) نہ کھولوں۔
- ۳۲۔ عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میں اولاد آدم کا سر برداشت اسماں پر فتنہ نہیں ہے۔
- ۳۳۔ عرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میں باتیں کر رہے تھے ملکی سے ایک

۷. جبار سے رہا یہ ہے کہ رسول اللہ صلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے ہماری محبت سے دستی حاصل کرنا اور ہماری دوستی دہنے کے تین عروت دے گا۔ اور ہماری دوستی تین دوست رکھنے کا اور ہماری دوستی سے تین روزی دیتی ہے۔ ہمارے تمام دوست کل جنت میں ہماری مانند ہوں گے۔

۸. جناب ام سل کے علام البریاح سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کو اس بات کا علم بردا کر دشمن پر مل ناطقِ احُنْ اور حسین سے کوئی زیادہ عروت واسطے نہیں۔ میروریں تو التحلیل بھے فرم حکم دیتا کہیں ان کو کسے جاکر مسماۃ کروں۔ یہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے ان حمزات (مل، ناطقِ احُنْ اور حسین) کے سامنے جاکر مسماۃ کا حکم دیا تھا اور یہ لوگ قاتم خلق کے افضل ہیں۔ اور انہیں حضرات کے صافی میں فاری پر غالب ہوتا ہے۔

۹. محمد حنفیہ اپنے باب علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بخوبی سریا ہوا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلم لشکریہ نے اپنے میری طرف سے دیکھا اور مجھے اپنے قدم بدارک سے حکمت دی۔ فرمایا، انھوں نے اسیں باپ آپ پر قرآن ہوں۔ جبراہیل نے اکبر مجھے آکا کہ اس کو اس بات سے طلاق کرو کہ اللہ تعالیٰ نے اکثر کو اس کی صحبت سے قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو، اس کی اولاد کو، اس کے شیعوں کو اور اس کے دوٹوں کو بخشی دے گا۔ اور جب شفعت نے آپ کے بارے میں زبانِ رہاظی اور آپ کے حق کو کم کیا وہ آگ میں داخل ہو گا۔

۱۰. ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلم نے فرمایا میں تمام لوگوں سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا۔ پھر میری اولاد پھر ہمارے دوست جنت میں بلا حساب داخل ہوں گے۔ صرفت اور محبت کے بعد ان کے لئے بھی کوئی متعلق ان سے بحال نہیں کیا جاتے گا۔

۱۱. خالد بن محدث سے روایت ہے کہ حضرت نے ذیلیا جس شخص کو ریاست پسند ہو کرہ صورت اولاد کو اسے میں لبر کرے تو اس کے دل میں اس بات کا ہرگز شک نہیں ہوا تھا اسی سے کہ میری اولاد نام اولاد سے اور میرا وہی تمام اوصیا سے افضل ہے۔

۱۲. حضرت علی نے کہا کہ حضرت نے فرمایا قیامت کے روزِ حشر کے آگر میرے شیعوں اور میرے اہلیت کے مخلص شیعوں کی خاطر سینہ لکھ دیتے چاہیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے کامے میرے بندوں آگے بڑھو گیں اپنی کراست تم پر نشار کر دکھانے کو لوگوں نے دنیا میں تکلیف اٹھاتی ہے۔

۱۳. حضرت علی نے کہا کہ حضرت نے فرمایا اے علیاً میں ایک درخت سے پیدا کیا کیا ہوں اور تم بھی اسے میڈا کئے گئے ہو۔ میں اس درخت کی حدود ہوں اور تم اس کی شاخے پر جو اور جیسی اس کی شاخیں ہیں۔ اور

۱۴. اُدی نے کہا اللہ تعالیٰ نے ایسا یہ کھلیل نیلا اور دروسے نے لہا اللہ تعالیٰ نے مُرٹے سے کھٹکا کی۔ اُدی نے کہا علیہ اللہ کا کھلکھل کر اس کی درج ہے۔ اُدی دروسے نے کہا اللہ نے اُدم کو رُگریہ مکانی بنی علیہ السلام باہر لکھا اور فرمایا نے قرآن کی تکثیر اور تواریخے تحریر کو سنائے ہے سبتوں درست ہے کہ حضرت ایمان اللہ کے خصیل (دوست) تھے اور درست ہے کہ رسول اللہ کے بنی تھے۔ اور درست ہے کہ پہلے درج اللہ اول کلہ اللہ ہیں اور یہی تعلیک ہے کہ حضرت اُدم صفحیہ التربیہ اور میں اللہ کا جبیب ہوں لیکوں الہ بات پر فرم بھی نہیں کرتا، میں قیامت کے روز اس سجنہ کے کام لکھوں جس کا نام محمد ہے۔ اس جنہیں کے یونچے اُدم اور اس کے سوالوں ہوں گے۔ لیکن میں اس بات پر فرم نہیں کرتا، میں قیامت کے بعد سب پہلے خدا ہست کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت نہیں کی جائے گا۔ لیکن اس بات پر فرم نہیں ہے میں سب سے پہلے جنت کے دروازے کو بلاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ پیرے لئے جنت کا دروازہ کو کلہ لیتا میں اسیں داغل ہو جاؤں گا اور میرے ساقوں غبارِ مومنین ہوں گے اور اس بات پر کوئی فخر نہیں ہے۔ اُدیں اللہ کے نزدیک اولیں اور آفرین سے نیادہ عروت والوں ہوں اور اس بات پر فرم نہیں ہے۔ ۱۵. حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلم نے فرمایا اہل جنت لوگ ہم اہل بیت ہیں۔ ہم سے الطوفان نہیں اور بالطفی فاخت کو دور رکھا ہے۔

## مودت ۲

### تمام اہل بیت علیہ السلام کے فضائل کے بیان میں

۱. سعد بن ابی ذفاف نے کہا کہ حب ایسی تقلیل تعالیٰ نے دفعہ ایجاد کی کہ دنساع نلوف دا کو دا نفسا دلفسکعر نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میں اللہ تعالیٰ نے حضرت علی اجنب فالہ عین اور حسین زبلایا ہو فرمایا اے میرے اللہ اہل بیت میں اہل بیت ہیں۔

۲. سعد بن عباز سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے سعد اللہ تعالیٰ نے دعے زین بر تکہ ائمہ اولاد اس سے مجھے علی افڑھسن اور حسین کو منتخب کیا اس میں اس ائمہ کا نزدیک دروانی مالا، ہم اولاد اس ائمہ کے ہادی ہیں۔ رسول اللہ نے بات خدقہ سے فرمایا کہ بعد ایضاً مفرغی ہی:

حضرت علی نے کہا کہ حضرت نے فرمایا تیامت کے روز چار شخصوں کے سوا اور کوئی شخص سوراہ ہوگا۔ الفصار  
کوئی شخص کے کھٹکے ہو کر کہا یا رسول اللہ علیہ سے ماں پاپ اپنے پر تباہ ہوں، ایک اپنے بھی باتی  
کھٹکے گے فرمایا ہی اللہ کی اونٹی برآق پر سوراہ ہوں گا۔ میرے بعد ان صاحب اس کی اونٹی پر سوراہ ہو گئے  
کیونکہ پانچ کاٹ دئے گئے تھے۔ میرے چاہزہ غصباڑ اونٹی پر سوراہ ہوں گے اور میرے جانی عسل  
کیکی ایک اونٹی پر سوراہ ہوں گے۔ اپنے کا تھیں ایک حینڈا ہو گا۔ جس کا نام حسد ہو گا اپنے  
کے اور رب العالمین کے عرش کے سامنے کھٹکے ہو کر لیں گے۔ لا الہ الا اللہ وحده علیہ الحمد واللہ  
کیا تو فی کیمیں گے بیکوئی مقرب فرشتہ ہے یا کوئی نبی رسالہ ہے رب العالمین کا عرش اٹھانے والوں  
کے فرمایا۔ عرش کے درمیانی سے ایک آنکھ دینجہ و آمازد ہے گا۔ اسے اور میرے کا گردہ اپنے تو  
مقرب فرشتہ ہے اور وہ بھی ہے جو رسالت کے درجے پر غافر ہو ہو اسے اور رب العالمین کا عرش  
کھٹکے گا۔ بلکہ یہ صدیق اکبر علی بن ابی طالب ہیں۔

رسول علیہ السلام وحی النہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمین پر چار  
کھنچیں، فرمایا تم لوگ جانتے ہو کر یہ کیا جائیں۔ جنہوں نے کہا اللہ اس کا رسول بہتر جانتے ہیں  
کہ کوئی بنت خوبی ہی۔ قیامت کے روز سب سے پہلے میں اپنے اہل بیت کی شفاعت کر دیں گے جو وہاں کے  
وہاں دیکھ رہا جاؤ گے قریب ہو گا پھر الفصار بخوبی شخص کی شفاعت کر دیں گے جو ہبہ پر اہلہ دا ایضاً  
کیا۔ میراہل بن یحییٰ قاسم عرب پر جمیع اور جمیع کی میں پہلے شفاعت کروں گا۔ وہ افضل ہوگا۔

رسول علیہ السلام کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں لیکھا اپنے تھے  
کہ میں اے احمد تم تھوڑی اور یہ شافعی کی بامت میں جو میری حدیث کے باس کہیں بیان کی ہے  
کہ میرے کو کیریا اُست کے حس خشن نے سنت کی چالیں احادیث یاد کر لیں تو میں قیامت کے  
دوسرے کی شفاعت کر دیں گا۔ تم تینوں بانجانتے کہ میرے اہل بیت کے فضائل سنت میں سے ہیں۔

حضرت عبد الشریف عاصی ہمیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی میں رہتی تھی اپنے کہا کہ  
اویس سنبھلے دلیل سے روایت کرتے ہوئے گئے۔ دلیل شافعی سے روایت ہے دوام سلسلہ وحی النہ عنہ سے  
کہ اس کا تھیں اس کا اپنے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فراستے ہوئے سند کو جو قوم جو ہو کر فنا کیں مودودی مولانا  
بلکہ اس کے نشیط اگر کام کی قوم کے ساختہ قابل ہو جاتے ہیں اور ان کوں سے احادیث بیان  
کرنے۔ جب یہ لوگ چلے جاتے ہیں تو قیامتے انسان کی طرف چلے جاتے ہیں اور وہ سے فرستے  
کہ کسی کھنچی کو کہم لوگ قم سے ایسی خوشبو نگوارہ ہے جو ہم نے اس سبی کا کیا خوبی کیوں نہیں  
کو اشکش کرنے والا اور ان سے زین افضل سے محبت کرنے والا۔

ہمارے درست ہیں دخت کے پتے ہیں۔ جو شخص انہیں سے کسی جیز کے ساتھ چھٹ جائے گا اللہ تعالیٰ اس  
کو جنت میں داخل کرے گا۔

۱۰۔ حضرت علی نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ جمیع کوئی بات پسند نہ کر دے جنہوں نے ایک پر جائے گا اور  
اور میرے اہل بیت کی بھیج گلے کرے۔

۱۱۔ ابن عباس نے کہا کہ حضرت نے فرمایا میں علم کی تلفظ ہوں اور علی اس کے دلول پڑے ہیں۔ جو ہبہ میں  
اس تزویز کے تھے ہیں۔ فائدہ اسی تلفظ کا جو اور میرے بعد ہوئے دللوں کا مدد ہیں۔ اسی وجہ  
ہمارے نہ سخن اور ہم سے بغیر رکھنے والوں کے اعمال تو سے جایاں گے؟

۱۲۔ افس سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میں اولاد عبد العزیز حضرت کے پہنچے والوں کے سفر درجیں ہیں  
علی، جزرا، ججز، حسن، حسین، وہ مددی (عبد العزیز) فوج، ہوں گے۔

۱۳۔ ابو رانع نے کہا کہ حضرت نے فرمایا میں محمد کے سلسلہ صدیق و امام ہے امامی قدم کا علامہ واسط قدم میں نہ  
ہوتا ہے۔

۱۴۔ ابو رانع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میں عصلی ہیں سب سے پہلے ایمان کی قیمت  
خوبی بنت خوبی ہی۔ قیامت کے روز سب سے پہلے میں اپنے اہل بیت کی شفاعت کر دیں گے جو وہاں کے  
وہاں دیکھ رہا جاؤ گے قریب ہو گا پھر الفصار بخوبی شخص کی شفاعت کر دیں گے جو ہبہ پر اہلہ دا ایضاً  
کیا۔ میراہل بن یحییٰ قاسم عرب پر جمیع اور جمیع کی میں پہلے شفاعت کروں گا۔ وہ افضل ہوگا۔

۱۵۔ ابو سید خذیلی نے کہا کہ حضرت نے فرمایا میں تم میں دکرانڈر چیزیں چھپنے والے ہوں گے۔ کتب خواجوں  
کی مانند انسان سے ہے کہ زمین مل پھی ہوئی ہے اور سید خذیلی اولاد جمیرے اہل بیت ہیں اور میرے دلول برداشت  
کی وہ سنت تک جلد ہوں گے حتیٰ کہ میرے پاس عمل عزل پر اور درہم کے۔

۱۶۔ حضرت علی نے کہا کہ حضرت نے فرمایا میرے اہل بیت کی مانند ہے جو نے اس کشش کیا  
وہ نجات پالی اتحاد اور جس نے ہم کو چھپنے والے خدا کا ایسا اگر ہبہ پر احترازاً فنا

۱۷۔ اس صورت میں کہا کہ حضرت نے فرمایا میرے اہل بیت کی مانند ہے جو نے اس کشش کیا  
شکر نے ہم کو درست رکھا وہ جنت میں داخل ہو گا۔

۱۸۔ حضرت علی نے کہا کہ حضرت نے فرمایا میں قیامت کے سلسلہ چار اشخاص کی شفاعت کر دیں گے جو قدم  
پرست کرنے والے، جن کی مزید اساتذہ اور علماء الکتب عطا، الک مجرمی کے عالمیں اس کے پابند ہوئے تو اس کے  
کاشش کرنے والا اور ان سے زین افضل سے محبت کرنے والا۔

(۱۶)۔ علی علیہ السلام نے کہا کہ اخہر نے فرمایا جس شخص نے علی کا لیاں دیں اس نے مجھے کا لیاں دیں اس نے اٹھا کو کا لیاں دیں۔

(۱۷)۔ علی علیہ السلام نے کہا کہ اخہر نے فرمایا اے علی ! اللہ تعالیٰ نے دنیا پر زکاء دھان۔ مجھے تمام کائنات کے مردوں سے جن لیا۔ پھر وہ سری دفعہ نگاہ دوڑا تو اور بچھے کائنات کے مردوں میں سے مخفب کر لیا پھر تیری دفعہ سری دفعہ نگاہ دوڑا تو اور بچھے کائنات کے مردوں میں سے مخفب کر لیا جن لیا۔ پھر جو کوئی دفعہ نگاہ دھلانی۔ کائنات کی عورتوں میں سے فاتح کر جیں یا ؟

(۱۸)۔ جابر نے کہا کہ اخہر نے فرمایا علی بہترین انسان ہیں جس شخص نے اس باتیں شکر کیا ہے کا فوج۔

(۱۹)۔ ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا علیؑ اب طہر ہیں جو اس میں سے داخل ہوا وہ من بن حادر ہو اس میں سے نکل گیا تھا وہ کافر تھا۔

(۲۰)۔ امام محمد باقرؑ علیؑ اپنے ابا علییم السلام سے روایت کرنے ہیں کہ رسول اللہ صلیم سے بہترین انسان کے متعلق دیانت لیا گئی۔ فرمایا سب صحابہؓ اس سے پہلے کہار اس سے انفل، سب سے زیادہ جنت کے قریب اور سب سے قریب اور سب سے نزدیک نیادوں قریب اور زیادہ پہلے گار علیؑ ای مالک کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔

(۲۱)۔ جعیں بن شیرینؑ اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے خوبی عالمؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ علیؑ کا مرتب رسول اللہ صلیم کے نزدیک کیا تھا اب نے کہا ہمارے مریدوں میں رسول اللہ صلیم کے زندگی اپنے زیادہ عزت کے لئے تھے۔

(۲۲)۔ عطاؑ عاشر نے کہا کہ اخہر نے فرمایا تمہارے مریدوں میں بہترین شخص ہیں جو اتنے سے جو الٰہیں بہترین جوانی ہیں، اور جسیں یہی اور تواری عورتوں میں بہترین عورت قاتلہ بنت محمد علیؑ المصطفیٰ والسلام میں خرچ کیا وہ کافر ہے اور درجخیز ہے اور درجخیز ہے۔

(۲۳)۔ اپ سے کہا گیا کہ اپنے کیوں خرد کیا مگہا اس مددیت کو جیں بھل کی لایا کے روز بھول گئی تھی بصرہ میں بھجے یہ حدیث یاد آئی ادیمیں اللہ سے بخشش طلب کر لیا ہے۔

(۲۴)۔ سالم بن ابی حمدا نے جابر کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے حضرت علیؑ کی کافی حدیث بیان فرمائیسے اپ نے اپنا بھائی سلمانؑ کے ناموں دیں ہیں۔ میرے کے لئے جابر اس شخص کا کبھی حال ہوا۔ جو جن سے لیئے رکھتا ہے الہا اپ سے کیوں مرد نہ کافر کہا گئے۔

(۲۵)۔ علی علیہ السلام نے کہا کہ حضرت نے فرمایا علیؑ سے تحریک کیا تھی کہ اور کافر علیؑ سے کیا تھی کہا۔

فضائل کا تذکرہ کہ رہے تھے۔ وہ فرشتے کہتے ہیں کہ ہمیں سے کہاں کی بس اُتھے .. چلہ۔ فرشتے ان سے کہتے ہیں کہ رہا لوگ تصرف ہو کر جائے گئے ہیں۔ یہ فرشتے کہتیں کہ ہمیں اس طبقے پر جہاں وہ لوگ جو تھے امام جعفر صادقؑ اپنے ابا علییم السلام سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمؑ کے طبقے (نامہ) دھنم سے روایت کرتے ہیں اور آپ نے فرمایا جو شخص ہم اہل بست کو دوست رکھتا ہے اسے پہنچئے کہ اداصل کی بہترین فتویں پر اللہ کا شکریہ ادا کرے۔ عرض کیا گیا کہ بہترین فتویں کی چیزوں میں۔ فرمایا پاکیروہ ولادت۔ ہمیں صرف وہ شخص دوست رکھے کا جس کی دوست پاکیروہ ہو گی۔

(۲۶)۔ جابر نے کہا کہ اخہر نے فرمایا ہم اہل بست کی محبت کو کام بچلو۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے ہمیں دوست رکھتا ہے جو ہمارے ساتھ چلتی ہے میں داخل ہو جاؤ۔ تمہارے اس ذات کی جس کے تقدیمیں مشرک چاہے کسی آدمی کو ہماری محبت کے لئے کہا جعل فائدہ میں دے گا۔

(۲۷)۔ جعیں بن شیرینؑ نے فرمایا اے علیؑ کے لئے کیا میں تمہارا صدماں بیوی، اسے عرض کیا ہاں اے اللہ کے رسولؑ فرمایا قریب ہے کہ مجھے بلاد انجام تھے افغانیں اسی کو قبول کر لیو، اور میر تم میں دو گرفتار چیزوں ہجور ٹھنے والا ہوں۔ ایک اپنے سب کی کتاب ادا کرنی، اولاد جو میر سے اہل بست ہیں۔ دیکھو! ان دونوں میں سے کیا خیال رکھتے ہو؟

## مودت

### اجمالاً امیر المؤمنین علی علیہ السلام کے فضائل کا بیان

۱۔ عطاؑ کہتا ہے کہ یہ فرمایا علیؑ کی خدمت میں حضرت علیؑ کے بارے میں عرض کیا اے اپ نے فرمایا علیؑ بہترین انسان ہیں جو شخص اس بات میں شکر کرے وہ کافر ہے۔

۲۔ علی علیہ السلام نے کہا کہ حضرت نے فرمایا اے علیؑ اتم بہترین انسان ہو تیرے بارے میں کافر کی شکر کرے گا۔

۳۔ حذیفہ نے کہا علیؑ بہترین انسان ہیں جو شخص نے اس بات کا لکھا کیا وہ کافر ہے۔

۴۔ علی علیہ السلام نے کہا کہ حضرت نے فرمایا علیؑ سے کہہ لکھنا کفر ہے اور بزرگ اٹھتے کیہے رکھنا فاقہ کا علاست ہے۔

۵۔ علی علیہ السلام نے کہا کہ حضرت نے فرمایا علیؑ سے محبت کیسے کہا اور کافر علیؑ سے کیہے کہا۔

## مودت ۷

**علی امیر المؤمنین، سید الاصطیفین اور حجۃ اللہ علی العالمین میں ہیں؟**

۱۰۔ حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا عرش کے پیچے روحِ حنفیت کے اندر یہ عبارت تجویز ہے علیؑ بن ابی طالب امیر المؤمنین میں ہیں۔

۱۱۔ انس سے روایت ہے کہ میں نبی صلیم کی خدمت میں حاضر تھا حضرت علیؑ کو شرفت داتے۔ رسول اللہ نے فرمایا یہ اللہ کے زدیک قیامت کے روزِ میری امانت پر برجست خدا ہیں۔

۱۲۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلیم نے حضرت علیؑ کی طرف دیکھ کر فرمایا اپنے دیباں میں بھی سردار میں اور آپؑ آخرت میں بھی سروار ہیں۔ جن نے تجھے درست رکھا اس نے مجھے درست رکھا پیڑا درست میری اور حنفیت کا درست ہے، تیزادخن میرادخن اور خدا کا دخن ہے اور یہ رجوع نہ تم سے لفظ رکھا اس کے لئے لاکتا ہے۔

۱۳۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلیم نے بلایا اور مجھے فرمایا میں قبیل چوہنگی و نیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے میری تائید سیدیلا دلین والہ حزین اور اوصیل کے سردار علیؑ سے کہے اور اس کو میری بیٹی کا لغۇ تیباہ ہے اگر تیز ارادہ برکت تفاصیل میں رہے تو اس کی تائید کرو۔

۱۴۔ بردیہ نے کہا کہ حضرت صلیم نے فرمایا کہ بڑی کار و دارث ہوتا ہے۔ علی میرے دص اور دارث ہیں۔

۱۵۔ حدیفہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو اس بات کا علم ہوتا کہ علیؑ کو امیر المؤمنین کب کہا گی تو لوگ آپ کی ضعیت کا تکارہ کرتے۔ آپؑ کو امیر المؤمنین اس س وقت کہا گیا جسی میں حضرت آدم بھی روحِ امر جھکے خازل طے کر رہے تھے۔

۱۶۔ ابوہریراؓ نے کہا کہ دریافت کیا گی کا سے اللہ کے رسول آپ کے لئے نبوت کب واجب ہوئی۔ فرمایا ادم کی پیدائش سے پہلے انسان میں روحِ دالمنے سے پہلے۔ فرمایا میرے لئے نبوت اس وقت واجب کیا۔

۱۷۔ جب تیرے رب نے اولادِ ادم سے اولیٰ پیشوں سے، ان کی اولاد سے عبدِ یا تھا۔ اور ان کو ان سے نعمتوں پر کوہا بتا کر کہا گیا میں تھیں اسرا رہب نہیں تھوں تو اولاد جائے کہا ہاں! اللہ تعالیٰ نے خدا یا میں تھا رہب ہوں، محمد تھا سے نہیں ہیں احمد علیٰ تھا سے امیر ہیں۔

۱۸۔ عقبہ بن عامر جب تھی نے کہ کہم لوگوں نے رسول اللہ صلیم کی بحیثیت اس بات پر حق کی اللہ کے سرکوئی موجود

پر پڑھا اور میر نے بقیہ سورتوں کو اپنے بھی صلی اللہ علیہ اداہم اوس کے بعد اس امت کے سبھے سے خلاصہ عالم علی بن ابی طالب پر پڑھا۔

۱۹۔ محدث بن عاصم رہب رہتے ہے کہ میر جسے روزِ عید بن سید بن سائب کے ساتھ روزِ در رسول، میں موجود تھا بن امیریہ کا اکیل ٹھٹھیسا آیا اس پیشست ہو میر پر چڑھ گیا۔ اس نے امیر المؤمنین علیؑ کا ذکر کیا اور کہ اکیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ اداہم (والہ) رسول نے اس کو محبت کی وجہ سے اپنے قرب نہیں کیا تھا۔ بلکہ اپنے اس کو اس سے سرخ خفظ رہتے ہیں کہ خاطر اسیکا تھا اس سے سید بنے کہا تو اس دفات کا کوئی پس جس نے تیون میں سے پیدا کیا۔ پھر تین انسان کی کھل میں بنایا۔ بھرا پتے اس شخص کے پراؤں کو پرکلایا لوگوں نے کہا اسے الحمد تھے کیا مولی گیا ہے؟ امام بن امیریہ میں سے ہر کوہا۔ آپ نے کہا خدا کی قسم میں نے غلطی کی ہے۔ خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ میں نے کیا کہا ہے۔ میکن میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ اداہم (والہ) کو کلم حصہ سے حماپ بتر میں سے فراہ ہے ہیں۔ اور میں نے صرف دھی بات بیٹھ کر ہے جو اپنے کہی ہی تھی۔

۲۰۔ ام بانی بنت ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا اللہ کے زرِ مذکوب قاتمِ خلقدارے شخص افضل ہے جو قبر میں سریا ہوا ہے۔ اور اس نے علیؑ اور اولادِ علیؑ کے بارے میں کہا کہ تمام خلقدارے سے اچھے ہیں شک نہیں کیا۔

۲۱۔ جاب سے روایت ہے کہ علیؑ کے بارے میں صرف کافرنے خلک کیا ہے اور کہ خدا کی قسم لوگ رسول اللہ صلیم کے زادِ بیٹھنیہ کو علیؑ کے ساتھ بیفن رکھنے کی وجہ سے بجا نہیں تھے۔

۲۲۔ سید بن حبیر سے روایت ہے ابن عباس کی ائمہ کو جس بنتا کی حاجت رہی تو میں آپ کو جلدی سے کہا۔ آئتا تھا۔ آپ ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرے جو علیؑ کو کامیابی دے رہی تھی۔ آپ نے کہا مجھے ملے کے پاس لے چلے، میں آپ کو دہاں لے گیا۔ آپ نے کہا تم لوگوں میں کوئی شخص اللہ کو کہیا تو نے را کہ اکنہون سے کہا جعل اللہ بچھن اللہ کو کہیا دے کا کہ کافر ہو جاتے ہا۔ آپ نے کہا میں اللہ کو گواہ کر لے کہتا ہوں۔ خدا کا نام دے رہا تھا۔ اکنہون نے کہا ہاں یہ بات ہو رہی تھی۔ آپ نے کہا میں اللہ کو گواہ کر لے کہتا ہوں۔ خدا کا نام میں نے رسول اللہ صلیم کو فرماتے ہوئے لٹنا جس شخص نے علیؑ کو کامیابی دیں اس شخص نے مجھے کامیابی دیں جو شخص نے مجھے کامیابی دیں اس نے خدا۔ .. . . . کو کامیابی دیں۔ مفتریب اس شخص سے ہتھ کیا جائے ہا۔ بھی ان عباں میں چلے گئے۔

وہ دون ہے جس مدد رسول اللہ صلیم نے خدیر خم کے مهام پر حضرت علیؓ کے ۴ اقوال پر کفر فرمایا تھا جو کام کا ہے۔  
مولانا جو اس کے علی مولا ہیں۔ اے میرے اللہ عنہ اے اس کو دوست رکھ جو اس کو دوست رکھے اور تو اس  
کے دشمن رکھ جو اس سے دشمن رکھتا اس کی مدد کر جو اس کی مدد کرے۔ اور تو اس کو چھوڑ دے جو اس  
کو چھوڑ دے۔

۸۔ گرین خطاب حقیقت عنده سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیم نے حضرت علیؓ کو بطور شفائی کے بنند کیا اور  
فرمایا جس کا میں مولانا جو اس کے علی کو نہ ہیں۔ اے میرے اللہ عنہ اس کو دوست رکھ جو علیؓ کو دوست  
رکھتا تو اس سے دشمن رکھ جو اس سے دشمن رکھتا تو اس کو چھوڑ دے جو اس کو چھوڑ دے تو اس کی مدد  
کر جو اس کی مدد کرے۔ اے میرے اللہ عنہ ای لوگوں پر میرا گواہ ہے۔ حضرت گرین خطاب نے عرض کیا  
یا رسول اللہ سے پہلو ہیں ایک ہو یہ سورت لاجوان پاکیہ خوش بردار مار جو دھما۔ اس نے مجھے کہا اے عزیز  
رسول اللہ صلیم کے ایک ایسی گروہ لکھنی جس کو منافی کے سوا اور کوئی تخفی نہیں کھوئے گا۔ رسول اللہ صلیم  
پیرا اقوال پر کفر فرمایا اے عمرزادہ شخص اولاد آدم میں سے کوئی نہیں تھا۔ بلکہ وہ جبراہل تھے جو بات میں تھے  
کہ اسے بارے میں تھے بیان کی ہے وہ اس بات کو تم پر پاکار رہے تھے۔

۹۔ پہاں عذاب حقیقت عنده سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلیم کے ساتھ آخرین رجھ کے مر قدر پر اپنی  
آڑا تھا جب خدیر خم کا مقام اگلی تمنا ز جاہنونکی منادی کرادی گئی۔ رسول اللہ ایک دوست کے نیچے  
بیٹھا تھا اور حضرت علیؓ کے ہاتھ پر کفر فرمایا کیا میں مونین کی جان سے افضل نہیں ہوں۔ انہوں  
کے کہاں یا رسول اللہ، فرمایا جس کا میں مولانا جو اس کے علی مولا ہیں۔ پھر فرمایا اے میرے اللہ  
تو اس کو دوست رکھ جو علیؓ کو دوست رکھتا اور تو اس سے دشمن رکھ جو علیؓ سے دشمن رکھتا۔ حضرت  
علیؓ سے حضرت عمر نے طاقت کی اور ہمارے علی بن ابی طالب میں اپنی خدمت میں بدیر تبریک پڑی  
کہاں ہوں۔ اپنے ہر مومن مردا و مردہ عورت کے سوا ہو گئے ہیں۔ اور اس بارے میں یہ آئیت نازل  
کوئی نہیں۔ یا ایسا رسول بلخ ما انتل الدیک من ساخت الاية۔

۱۰۔ گرین خطاب حقیقت عنده سے کہا کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا اگر من در سیاہیں جانتے اور باعثت قلبیں بن  
جائیں۔ تمام الشان سمجھنے پہلو جائیں اور تمام جنات حساب کرنے تک جائیں اے ابو الحسن! یہ لوگ تھے  
لطفاں کو شر نہیں کر سکیں گے۔ حضرت نے یہ بات علیؓ سے فرمائی۔  
۱۱۔ سملان فارسی حقیقت عنده سے کہا کہ حضرت نے فرمایا میرے بعد میری اُستاد میں سب سے فرمادہ علم والے  
الی طالب ہیں۔

نہیں اور اکیلا ہے اس پر کوئی شرکیہ نہیں۔ مولا شر کے نبی یہ اہ علیؓ اپ کے دھمی ہیں۔ ہم ان نیزون بالوقتی  
جسرا کو چھوڑ دی کے کافر ہو جائیں گے۔ رسول اللہ نے ہم سے فرمایا اس کو دوست کیوں نہیں حضرت علیؓ کو کیا  
اللہ تعالیٰ اس کو دوست رکھتا ہے۔ اس سے جیا کر د۔ کہہ اللہ تعالیٰ سے حیا کرتا ہے۔

۹۔ حضرت علیؓ نے کہا کہ حضرت فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کا ایک دھمی تقریک کیا ہے۔ اگر کو دھمی شیخ  
کو فرار دیا۔ موسیٰ کا دھمی پیغمبر کو عصیٰ کا دھمی عضوں کو فرار دیا۔ اور علیؓ بیرے دھمی ہیں۔ بیرے دھمی قائم اور  
سے خلقت میں افضل ہیں۔ یہی دھمی ہوں اور وہ نقاد کرنے والے ہیں۔

۱۰۔ حضرت علیؓ نے کہا کہ حضرت فرمایا اے علیؓ تو یہی ذمہ دار کیسے مددو ہے؟ اس کا در قلم میری ایک  
پختہ بڑا۔

۱۱۔ اس نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا اے الفاظ جاہز میرے پاس عرب کے سردار کا بلاک لاؤ جیع علیؓ کو لاؤ جیع علیؓ  
نے کہا کیا تم عرب کے سردار نہیں ہو؟ فرمایا میں اولاد آرم کا سوار ہوں۔ لیکن یہ بات طور پر خوب نہیں کہتا۔ بلکہ عرب  
کے سردار ہیں جب حضرت علیؓ تشریف کے ذمہ دار نے مجھے الفزار کے پاس بھجا۔ جب الصادقؑ کا  
حضرت میں حاضر ہوئے تو اس نے اس سے فرمایا اے گروہ انصار کیا میں تھیں ایک ایسی نات کے  
متقل آگاہ نہ کروں الگ فرمایا کہ دامن پکڑو گے تو میرے بعد ہرگز گراہ نہ ہو گے۔ انہوں نے کہا اہل اہل  
اللہ فرما یا علیؓ ہیں۔ اس سے میری محبت کی وجہ سے محبت کرو۔ میری عزت کی وجہ سے اس کی عزت  
کرو۔ جو باتیں میں نے تھے بیان کی ہے اس بات کا جبراہل نے مجھے اللہ تعالیٰ کی جانب سے مل کر پہنچا۔

## مودت ۵

### علیؓ اس کے مولائیں جس کے رسول اللہ مولائیں

۱۔ الْعَبْدُ اللَّهُ شَيْبَانِي وَنِي اللَّهُ عَنْكَ لَمْ يَبْلُغْ مَا أَنْذَلَ اللَّهُ مِنْ مَرْجِبِي الْأَنْتَكَ سَاحَةً بِمِنْجَاهِهِ تَحْمِلَهَا إِنَّهُ دَوْلَانِي  
اکب اور می ایکا اور کہا تھیں زید بن ارقم کو کہے؟ اگلے نے کہا ہے زید بن ارقم نہیں ہیں۔ اس نے کہا میں تھیں اس ذات  
تھم دے کر سوال کرتا ٹو جس کے سوا اور کوئی مجدد نہیں۔ لیکن نے رسول اللہ صلیم کو فرمائے ہوئے لسانِ فتح  
کا میرہ ہر لہوں اس کے علی سر لایا ہیں۔ اے میرے اللہ عنہ اس کو دوست رکھ جو اس کو دوست رکھتا  
دشمن رکھ جو اس سے دشمن رکھتا۔ اس نے کہا ہاں میں نے یہ حدیث سنی تھی۔

۲۔ الْمَهْرُونَ نَفْسَهُ لَمْ يَبْلُغْ مَا أَنْذَلَ اللَّهُ مِنْ مَرْجِبِي الْأَنْتَكَ سَاحَةً بِمِنْجَاهِهِ تَحْمِلَهَا إِنَّهُ دَوْلَانِي

ادمیری الماعت اللہ کی الماعت ہے:

- ۷۔ الجبڑا تو علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ کی اس آیت کے معنی فرمائے یا ایسا ذین امنوا مخلوقی اللہ  
کا نام یعنی علی علیہ السلام اور آپ کے بعد آئے نامے اوصیا کی ولایت میں داخل ہو جاؤ!

## مودودت ۶

علی علیہ السلام رسول اللہ صلیع کے مجھی اور فریبیں آپ کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے

- ۸۔ حضرت جابر بن سیدنا اخہ حضرت نے فرمائیں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہو را کیا لالا اللہ محمد رسول  
اللہ علی ولی اللہ داخور رسول اللہ۔ اللہ کے سوا کوئی معبوذ نہیں ہے علی اللہ کے ولی ہیں۔ احمد اللہ کے رسول  
کے بھائی ہیں۔

- ۹۔ اللہ نے کہا کہ اخہ حضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے ابیار سے برگویدہ کیا اور مجھے منتخب کیا اور میسے لئے  
وہی کہ جنہا اور میں نے اپنے ان محکم کو اپنا دھی چنیا تاہم میری بازار واس طرح منبوخہ جو جس طرح ہوتے کا بازار واس  
کے بھائی ہارون کے ذریعہ مضبوط ہتا۔ وہ میرے خلیفہ اور میرے دریبیں۔ مگر میرے بعد کوئی بھی ہوتا تو قدر  
علی بھی کہتے۔ لیکن میرے بذریوت کا سلطنتیں ہے:

- ۱۰۔ ابو علی ہمیری نے کہا یہی ابو علی اعنان اور علی رسول اللہ صلیع کی خدمت میں موجود تھے۔ رسول اللہ صلیع ابو بکر کی  
مات متوجہ ہو کر فرمایا۔ اسے ابو بکر یہ دشمن ہے جس کو تم دیکھ رہے ہو۔ انسان یہی بھی میرا فریبی ہے اور زندگی میں  
بھی میرے دزیر ہیں لیکن علیؑ بن ابی طالب۔ اکثر کہی بات پسند ہو کر تیری اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں اللہ  
کو کو دستم سے رانی رکنم ملی کو راضی رکو کیز ملک اس کی رضا اللہ کی رضا ہے اور اس کا غائب اللہ کا غائب ہے:

- ۱۱۔ عرب خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیع نے جب اپنے اصحاب میں بھائی چار قاتم کیا، تو  
فریبا یہ میرے دنیا اور آخرت میں بھائی ہیں۔ میرے اہل میں میرے خصیہ ہیں۔ میری امانت میں میرے دھمکی ہیں۔  
میرے علم کے دارثی ہیں۔ میرے دھمک کا اہمترے والے ہیں۔ اس کا بال بھوٹ ہے اور میرا مال اس سے ہے  
اس کا لفظ میرا لفظ ہے۔ اس کا فقحان میرا الفضل ہے جس نے اس کو دست لٹا اس نے بھوٹ دوست  
لکھا اور جس نے اس کو نارا فن کیا اس نے مجھے نارا فن کیا

- ۱۲۔ الیلی غلامی نے کہا کہ اخہ حضرت نے فرمایا مغزیب میرے بعد فتنہ برپا ہوا۔ اگر بات واقع ہو جس کے نتیجے کوہ زم  
پکڑتا۔ کیونکہ آپ حقیقتی اہل کھانی طرف سوانح نہیں کریں گے۔ اسے عار اعلیٰ کی اطاعت میرا

- ۸۔ جابر بن عبد اللہ عزیز سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلیع کو صحیح حدیبیہ کے موعد پر فرمائے ہوئے تھے  
اور آپ علی کا ہاتھ پر لے رہے تھے: یہ شکر کا مدن کے امام افخار کے قائل جو اس کی عدالت سے کامیاب  
کی جو کل جائے گی جس نے اس کو چھوڑ دیا اس کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ آپ نے اپنی آوارگی کا نامہ بھجوئی کیا۔

- ۹۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیع نے فرمایا اگر قوم روگ حضرت علی کے ساتھ دستہ  
کرتے رہے تو قمر گز ہرگز نہ گراہ رہے گے۔ اور نہ ہلاک ہو گے۔ اللہ نے علی کی مخالفت کی تو تم گراہ راستہ  
پر جل پڑو گے اسکے رکن خامشات میں پھیں جاؤ گے۔ اللہ سے درود کیونکہ اللہ تعالیٰ کی زندگی داری علی  
بن ابی طالب ہے۔

- ۱۰۔ فاطمہ علیہ العمارۃ والسلام سے روایت ہے کہ اخہ حضرت نے فرمایا جس کا میں ولی ہوں اس کے علی ولی ہوں۔ اور  
جس کا میں امام ہوں اس کے علی امام ہیں۔

- ۱۱۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اگر علی پیدا نہ ہو تو قاتل کا کوئی مہمازہ نہ ہو۔  
۱۲۔ علیقہ بن علیس اور اسود بن ہمیرہ سے روایت ہے کہم دلوں ابوالایوب انصاری کی خدمت میں حاضر رہے  
اور میر نے عرض کیا اسے ابوالایوب اللہ تعالیٰ نے مجھے تیر سے نیکی وجہ سے عرب دلبانی کا درالارقا میں کوئی مخالفت نہیں  
اوہنی کو دھم کی کہہ تیر سے دروازے پر سبھی ہے جائے۔ رسول اللہ صلیع تمازے لئے فضیلت کا باعث بدلے  
سکھ۔ ہم لوگوں کو اپنے اس خروج کے مقابلہ کا کہہ کیجئے جو آپ نے علی علیہ السلام کے ساتھ کیا تھا۔ تم اللہ  
اللہ تعالیٰ واللہ سے جادا کرتے ہے۔ ابوالایوب نے کہا ہیں تم دلوں سے اللہ کی قسم کا کھانا ہوں یہیے پھر  
اس گھر میں ہمیری تم دلوں پیٹھے ہوئے رسول اللہ صلیع کو فراخ تھے اور رسول اللہ صلیع کے سوا اس گھر میں اس  
مشخص موجود تھا۔ رسول اللہ کی دلیلیں جانب علی پیٹھے ہوئے تھے اور اپنے اخہ حضرت کے سامنے کھوئی  
تھے۔ ناگاہ دروازہ کھل کھٹکا ہیا گیا۔ رسول اللہ نے فرمایا دروازے پر جا کر دیکھو دروازے پر کوئی موجود ہے۔ اس کو  
عرض کیا یا رسول اللہ یہ عمار ہیں۔ رسول اللہ صلیع نے فرمایا عمار طبیب طبیب کے لئے دروازہ کھوئی دو خوف  
خوار رسول اللہ صلیع علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ نے فرمایا اسے عمار اعتمادی  
میری امانت میں ناگفتہ بہترین پیدا ہوں گی۔ جسیکہ تکلیف چیز لگے گی اُن میں تکیم کی ذلت آئے کہ جتنا  
اکی دھرے کو قتل کریں گے۔ جب تھس بات کو دیکھی تو اس اصلاح جو میری دلیل جانب یعنی میں  
ایل طالب بھیجا ہے اس کو لفظ پکڑا۔ اگر قاتم لگ ک اکی دادی ہیں جل رہے ہوں اور صرف علی کی دادی  
چل رہے ہو تو تمہیں والوں میں چنان جسیں میں پیدا ہوں اسے اس کو دیکھنے برپا ہو گا۔ اگر بات واقع ہو جس کے نتیجے کوہ زم  
پکڑتا۔ کیونکہ آپ حقیقتی اہل کھانی طرف سوانح نہیں کریں گے۔ اسے عار اعلیٰ کی اطاعت میرا

- یہودی ہو کر رکیا یا نظر انہی بر کر مر۔
- ۱۶۔ جابرے کہا کہ اخیرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کی اولاد اس کی پیشت سے تراویح ہے اور بھری اولاد کی مل کی پیشت میں قرار دیا ہے۔
- ۱۷۔ علی علیہ السلام نے کہا کہ اخیرت نے فرمایا علی کا ما تھیرا ما تھرے۔
- ۱۸۔ ابو یکبر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اخیرت نے فرمایا اسے ایوب کہ میرا اخفا در علی کا ما تھر گھنیں بیں پار بیں۔
- ایک روایت ہے کہ اخوات کرنے میں برابر ہیں۔
- ۱۹۔ معاذ نہ کہا کہ اخیرت نے فرمایا علی سے محبت رکھنا ایک نیک ہے جو کے ہوتے ہوئے کافی برائی لفظیں  
نہیں پہنچا سکتی اور علی سے لفظ رکھنا ایک بیجی بارانی ہے جو کی موجودگی میں کوئی بیکاف نہیں پہنچا سکتی۔
- ۲۰۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک ہدیت کے لئے روانہ کیا اور فرمایا  
اگر قاتلا ارادہ ہو کر تمہاری حاجیت پڑے تو علی اس کی اولاد کو دوست نہ کو۔ ان حضرات سمجھتے  
رکھتا اللہ تعالیٰ کی جانب سے بندوں پر فرش کیا گیا ہے۔
- ۲۱۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اخیرت نے فرمایا اگر اگر علی کی محبت پر مجھ پر جلتے تو اللہ  
اگل کو پیدا نہ کرتا۔
- ۲۲۔ محمد بن خثیر جابر سے روایت کرتے ہیں کہ اخیرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے علی کو جنسیکے لئے مسلمانوں کا  
تائید فرمکیا ہے، علی کے ذمیت جنت میں داخل ہوں گے اور علی کی وجہ سے دوزخ میں داخل ہوں گے  
لگوں نے وہ زکر کیا کہ رسول اللہ یہ بات کیسے کوئی فرمایا اپنے محبت رکھنے کی وجہ سے جنت میں داخل ہوں گے اور دوزخ میں داخل ہوں گے۔
- ۲۳۔ علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اخیرت نے فرمایا الکوئی بزرہ اتنی عبادت کرے جس قدر حضرت زوج اپنی قومی  
قیام دسائی تو ملکیت اور ملک، تو اسے اور اس کے پاس احمد پاڑ کے بلد پرستا ہو اور اس کو اللہ کی راہ میں تعمیر کرے  
اصل اللہ اس کی تحریک اتنا بیکاری کے کوہ پایا ہو اور اس کو اس کی راہ میں تحریک کرے۔
- ۲۴۔ اسکے لگانے کی وجہ سے اس کو اس کی راہ میں تحریک کرے۔ اس کے لئے اس کی راہ میں تحریک کرے۔
- ۲۵۔ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہی نہیں کیا کہ رسول اللہ مجھے کو اس الجھے کے مستحق کا گاہ (یعنی اس کی  
لیاقتی) سے اخیرت علیہ السلام نے فرمایا اس کی طباقی اس کی بہار سال را پہنچنے کیا ہے۔ اس کی شام  
سرخیا نوٹ کیا ہے۔ اس کا فرضہ ضمیر تین کا ہے۔ اس کا در میں والاصح بہر زرد کا ہے۔ اس کے تین  
لیاقتیں ہیں ایک پیر ریاضتیں تک مدد امربت تک پھیلا ہو گا۔ تیرس پیر پر در میں میں فاقہ سے

- ۷۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اخیرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری المحت اور میرے الہ بست کی  
اطاعت لکھن پر خاص طور پر اور تمام خلدق پر فرقہ قرار دی ہے۔
- ۸۔ علی علیہ السلام نے کہا کہ اخیرت نے فرمایا اسے علی! میں جو چیز اپنی ذات کے لئے پسند کرتا ہوں وہی چیز  
تیرے لئے پسند کرتا ہوں۔ اور جو چیز اپنی ذات کے لئے نکرہ مقصود کرتا ہوں وہی چیز تیرے لئے نکرہ  
مقصور کرتا ہوں ॥
- ۹۔ علی علیہ السلام نے کہا کہ اخیرت نے فرمایا جب مجھے لادت کے وقت اسلام پر لے جائیا تو ہر اسلام میں مجھے زیست  
بیارت لئے کر لے جائی کہ جبراہیل مجھے زشون کی ایک بھل میں ملے اور کہا ہے محمد اگر تیری امانت علی پر میلاب  
کی محبت پر مجھ پر جانی لے اللہ تعالیٰ در روح کو سیدا دے رہتا۔
- ۱۰۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اخیرت نے فرمایا اگر اگر علی بن ابی طالب کے ساتھ محبت لئے  
میں مجھ سوچ لے تو اللہ در روح پیدا نہ کرتا۔
- ۱۱۔ زہری نے کہا کہ علی بن الحکم کو کہتے ہوئے رونا کو قسم ہے اللہ کی جس کے سوا اور کوئی سعید نہیں ہے  
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہ کوئی کتاب کا غزوہ ان علی بن ابی طالب سے محبت رکھنا ہے۔
- ۱۲۔ علی علیہ السلام نے کہا کہ اخیرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے چار خفقوں کے ساتھ محبت رکھنے کا حکم دیا ہے اور اس  
نے مجھے کہا کہ یہ ہے کہ وہ بھی ان سے محبت کرتا ہے۔ دیافت کیا گیا کہ عین الہ کے نام سے ہے کہا، فیلم  
میں دعوی فرمایا عمل الہ میں سے ایک ہیں اسلام میں اور مقدار میں!
- ۱۳۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنت کے دروازے پر یہ عبارت لکھی ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ  
احسن الاقبال ان عجیب المخلوقات والارزق واللئی عام انسانی اور زمین کی غلقت سے ایک ہزار سال پیدا جنت کے دروازے  
پر پیمارت تحریر ہے۔ اللہ کے حوالی سے سعید نہیں۔ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ علی رسول اللہ کے چھائیں ہیں۔
- ۱۴۔ ابو رافع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ احمد کی جنگ کے روز ایک ندا کرنے والے نے یہ ندا کی تواریخہ بنی القفار  
ہے ارجمند صرف علی ہیں۔
- ۱۵۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اخیرت نے فرمایا مرح اگل بخودیوں کو کجا جلتے اسی طرز  
علی سے محبت رکھنا لگا ہوں کو کجا جاتا ہے۔
- ۱۶۔ علی رضی اللہ عنہ نے کہا علی سے محبت رکھنا در روح سے نجات کا باعث ہے۔
- ۱۷۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا اسے علی جس شخص نہ کم سے محبت کی وہ قیامت کے روز انجام  
کے ساتھ ان کے دبے میں ہو گا۔ جو شخص تم سے بخش رکھ کر رکیا گا۔ مجھے اسیات کی پرواہ نہیں ہے اور

بیوں کو بنی علیہ السلام کے بعد الیاد فون الیکرا در عرصے اس استمیں افضل آدمی کوئی ہے۔ دیگر احادیث چلے گئے۔ آپ سے دریافت کیا گیا اے ابو عبد اللہ آپ نے کیا فرمایا۔ کہاں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مرض الموت کے وقت حاضر ہوا تھا۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ نے وصیت فرمائی ہے؟ فرمایا۔ اے سلطان تم جلتے ہو کر اوصیاں کرنی لگکر میں، میں نے عرض کیا اللہ امداد اس کا رسول پہنچا جانتے ہیں۔ فرمایا اور میں کو دینی شیعیت تھا وہ آپ کی اولاد میں ان لوگوں سے افضل شخص جو دینی چیز کا حضرت فرج کو دینی سام تھا۔ فوج نے جن لگان کو چھوڑا تھا یہ ان سے افضل تھا۔ حضرت موسیٰ کے دینی پوشش تھے۔ جن لوگوں کو مر سے نے چھوڑا تھا یہ ان سے افضل تھے۔ یعنی کا دینی شعروں بن فرجیا تھا۔ جن لوگوں کو عینہ میں نے چھوڑا تھا یہ ان سے افضل تھا۔ میں علی کے حق میں وصیت کر جائوں جن لوگوں کو میں اپنے بعد چھوڑ دیں گا یہ ان سے افضل ہیں۔

۲۶۔ ابو داؤد ابن عمر عنی اللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہم لوگ جب اصحابِ مسلم کو لفڑتھے تو ہم کہتے تھے الیکرا غیر اور عثمان۔ ایک آدمی نے کہا اے ابو عبد اللہ علی کہاں گئے۔ کہا علیؑ اہل بیت (نبیؑ) میں شامل میں آپ کا قیاس کی کے ساقوں نہیں کیا جاسکتا۔ ریاست کے روز (آپ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساقوں) آپ کے دامنی میں موجود ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں اسناً ذی تیتمہ باعیان الحفتباہم ربیما۔ فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساقوں آپ کے درجہ میں موجود ہوں گی اہل علیؑ ان درجن کے ساقوں کے ساقوں ہوں گے۔

۲۷۔ ابو رافع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ انحضرت نے فرمایا جو شخص علی کا حق نہیں جانتا وہ نینیؑ اور یوں ہیں ایک ضرور ہے۔ اس کی ماں زانیہ عورت ہے یا اس کا محل غیر طہر ہیں قرار پایا۔ یا وہ شافعی ہے۔ آپ سے اصحابِ رسول کی افضلیت کے بارے میں دریافت کیا ہے آپ نے کہا الیکرا غیر اور عثمان۔ پھر آپ چبڑ رکھتے ہیں۔ میں نے عرض کیا اے میرے باب علیؑ بن ابن طالب کہاں گئے۔ فرمایا ان کا شمارہ اہل بیت میں ہے۔ ان لوگوں سے کسی شخص کا آپ سے فیماں نہیں کیا جاسکتا۔

۲۸۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے زمانے کے نہادِ عرب سے یہ علیؑ افضل میں گذشتہ اور آئندہ قام کا نہاد کی عورتوں سے ناطرہ افضل ہیں۔

۲۹۔ جابر رضی اللہ عنہ اسے لہا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روز فرمایا جس روز ہمارا اور انصار حاضر تھے فرمایا۔ میں الکوئی شخص اللہ کی پوری طرح عبادت کرے اور پھر اس بارے میں شک کرے کہم اور یہیں لبیت لگکل سے افضل ہیں تو ایسا شخص درجخ میں ہو گا۔

۳۰۔ سلطان نے لہا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے حوض پر دار در شنبے والے احمد سے اور اسلام والے والے علی بن ابن طالب ہیں۔

جس پر بنی سطری تحریر ہے۔ پہلی سطر میں امام اللہ علیہ الرحمۃ الرحمیم اور سری سلطانی الحمد للہ رب العالمین، تسلیمی صدر میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علیٰ حملہ برادران راہ چلنے کے بارہ ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ علیٰ حملہ برادران کو ہر طرفی بھالا ہے۔ ہر طرفی بھالا ہے۔ اس کو اٹھانے والا کوئی بھاگنے نہیں میں روز نیامیں میرا علم کا خدا ہے کا جو روز نیامیں میرا علم پر کھڑا ہے۔ وہ علیؑ بن طالب ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آسازی اور زمین کی خلفت سے پہلے آپ کا نام علم پر کھڑا ریا تھا۔ راری نے کہا اے اللہ کے رسول آپ نے سچ فرمایا، آپ کے علم کے ساتے میں کون برگا۔ فرمایا، موصیں، اولیا اللہ علیٰ شیعہ الحسن امیر کشیعہ اور حب اعلیٰ کے شیعہ اس کے محب اور اس کی ودکرنے والے ہوں گے۔ ان لوگوں کے لئے خوب خبر ہے اور روان کی بذکشت ایچھی ہے جس شخص نے علیؑ کے بارے میں میری تکذیب کی یا علیؑ کی تکذیب کی یا جس مقام پر اللہ تعالیٰ نے علیؑ کو تاکم کیا ہے اس میں آپ سے جھاؤ دیکھا۔ ایسے شخص کے لئے ہلاکت ہے۔

۲۶۔ ابوسعید خدیجی نے کہا کہ انحضرت نے فرمایا کہ حبب اللہ تعالیٰ بندوق کے حباب سے فارغ ہو جائے گا تو وہ رشتہ کو حکم دے گا کہ وہ پل صراط پر چاکر چھر جاتیں اور پل صراط سے صرف دینی شخص گردے گا لہ جس کے پام علیؑ کی دلایت کا پروانہ ہو گا جس شخص کے پاس یہ چیز نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس کو مرد کے بل جنم میں گاودے گا۔

۲۷۔ ابو رافع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ انحضرت نے فرمایا جو شخص علی کا حق نہیں جانتا وہ نینیؑ اور یوں ہیں ایک ضرور ہے۔ اس کی ماں زانیہ عورت ہے یا اس کا محل غیر طہر ہیں قرار پایا۔ یا وہ شافعی ہے۔

## موقوت

**حضرت علی علیہ السلام نے نبی حصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرض دیکی**

آپ کا ایمان تمام خلائق کے ایمان سے دا جھ جھ ہے۔

نبی کے بعد آپ تمام لوگوں سے افضل ہیں

۱۔ علیؑ بھی علیہ السلام ایک عرضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ سلطان فارسی کا ایک آدمی کی عیادت کی گوئے ہوا ہم ایک ایک حلقہ بیٹھتے ہوتے تھے۔ ہم میں سے ایک آدمی نے کہا۔ اگر میں چار ہزار تو قیمتیں تکمیل کر دوں۔ اس امت میں بنی علیہ السلام کے بخلاف دوں آدمیں الیکرا اور عزیز سے اس استمیں افضل کریں۔ بے مثوابی سے اس بارے میں دریافت کیا گیا۔ آپ نے کہ اللہ کی قسم الکمیں چاہوں تو خوف نہیں آکا۔ اس کا

وہی حصر میں بھاگ کر سے زیادہ جانے والے ہیں۔

- ۱۶۔ ابن عثمن نے کہا کہ اخْحَرْت نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھیں اور میرے اہل بستی میں فضل اُنْسُف، سعادتِ ابہادی علم اور حکم کو مجھ کو دیا ہے، بہارے لئے ہم نہ ہے اور تبارے سلیمانی ہے۔
- ۱۷۔ جابر نے کہا کہ اخْحَرْت نے فرمایا میں علم کا شریوں علی اس کا صفات ہیں۔
- ۱۸۔ جابر نے کہا کہ اخْحَرْت نے فرمایا اسے علی تم کو مجھ سے وظیفتِ حاصل ہے جو اندون کو ہٹھی سے حاصل ہے۔ مویر سے بعد کرنی بنی نینیں ہو گا۔
- ۱۹۔ امام حسن عساق اپنے آبا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مقامات پر فرمایا اسے علی تم کو مجھ سے وہ مقامات حاصل ہے جو اندون کو رکھتے سے حاصل ہیں۔
- ۲۰۔ ابن عباس نے کہا کہ اخْحَرْت نے فرمایا علی کو مجھ سے وہ مقامات حاصل ہے جو میرے سر کو میرے بدھ سے اندون سے حاصل ہے۔
- ۲۱۔ جابر نے کہا کہ اخْحَرْت نے فرمایا اس سامت میں کوئی سعادتی نہیں ہے جس میں کوئی سرکاری علی کا فرزند ہو، جو ان کو نیکی کا حکم دے اور بانی سے منع کرے۔
- ۲۲۔ جابر نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا میں اس سامت کا نیزہ ذرا نہ فالاً اور علی اس کے ادی ہیں۔

## مودت ۸

**رسول اللہ اور علیؑ ایک فروضیہ پیدا ہوئے ہیں!**

علیؑ کو دن خوبیاں عطا ہوئیں جو عالمیں ہیں کہی فرد کو نہیں ہیں،

اہ ملی ملیہ علام سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے مجھے فرمایا کہ تقدیم کو ترٹنے کی خاص میرے ساتھ چلو۔ مجھے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ میں کہ کچھ ایک کو نے میں بھیج گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے کندھے پر جڑھو گئے۔ فرمایا مجھے اٹھاؤ، میں نے ایک کا گھاٹا یا۔ اپنے جسے جب میری کمزوری کا کسر کس فلمتوں کا بھیج جاؤ، میں بھیج گیا۔ اپنے اڑپرے فرمایا سے علیؑ، تم میرے کندھے پر سوار ہو جاؤ۔ میں اپنے کندھے پر سوار ہو گیا۔ اپنے بھائے کو کھٹکے ہو گئے۔ حتیٰ کہ مجھے ایسا حکم دیتا تھا کہ اگر جا ہوں تو اہمیت کو چھوڑو۔ میں کبھی کے اپر جڑھو گیا۔ میں نے بھائے بت کر کہ ٹلیا دہ تلبے کا بنا بنا تھا جو ہے کی بخوبی سے گدا ہوا تھا۔ فرمایا اس کو اکھاڑا دیں۔ میں برا بر اس کو اکھاڑا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے رہے خوب، خوب، آخے کاریں سے اس سبت کا لکھاڑا ہی۔ فرمایا اس کو زیورہ دیزہ کر دی۔ میں نے اس کو زیرہ دیزہ کر دیا اور اس کو توڑا کر کچھ آترایا۔

- ۱۔ انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا میرا بھائی، میرا وزیر امیرے الہ میں مر اخیفہ، جن کو میں اپنے بعد جو پڑا موت ان سے افضل میرا قرق، وہ اکنے والا اور میرے وعدوں کو پورا کرنے والا عالی بن ابی طالب ہیں۔
- ۲۔ ابو صالح عبید الرحمن اہل المہر ریاستے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو یکبر کو سده برائت دے کر فرمایا، آپ جب مقامِ صحابی میں پہنچے تو آپ نے حضرت علیؑ کی اور شفیع کی بیانے کی اور اکرستا اور کہا کہ میری کیا پوزیشن ہے؟ حضرت علیؑ نے لما خیرت ہے، میری صاحب نے بھئے سرات برائت دے کر رد دیکھا ہے۔ جب حضرت علیؑ نے میرے بعد جو پر اس بیان کر کے داپنے تھے تو حضرت ابو یکبر جو بھی آپ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت میں حاضر ہوئے، حضرت ابو یکبر عرف کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلطنت کی حکم ہے، فرمایا خیرت ہے تو میرے قارئ کے ساتھ ہر یک میری طرف سے یا میں خود تسلیم کر سکتا ہوں یا وہ آدمی تسلیم کرے جو مجھ سے روشنی ملی اُڑوں۔
- ۳۔ عبداللہ جو شیخ بن مرد حیرسی اپنے ملاحتے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب کے پاس دو آدمی آئے انہوں نے آپ سے لونڈی کی طلاق کے بارے سے میں صیانت کیا، آپ ایک ایسے خوفی چھے گئے جس میں اصلاح آدمی موجود تھا، آپ نے کہا اسے اصلح آپ کی لونڈی کی طلاق کے بارے میں کیا مانتے ہے۔ آپ نے اخلاق سباب اور اس کے ماقومی ہری اگلے سے اشارہ فرمایا، ابن حنبل سے وہ احمد بن حنبل کی طرف متجه ہو کر کہا وہ طلاق ہے۔ میرے ان مدلل سے کہا ہے علی بن ابی طالب ہیں۔ میں اس بارت کی شہادت دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا تیرے سُنْتَا۔ مگر مسلم اور تریکی والد کا ایسا یعنی تکاذب کے ایک پلٹ سے میں رکھ دیا جاتے اور علی کا ایمان دوسرا پلٹ سے رکھ دیا جاتے تو علی بن ابی طالب کا ایمان ورنی ہو گا۔

- ۴۔ مسلمان نے کہا کہ اخْحَرْت نے فرمایا، میری اسست میں سب سے زیادہ علم دے گئی بن ابی طالب ہیں۔
- ۵۔ ابوذر نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا علیؑ میرے علم کا در مازہ میں جن اشیاء کے ساتھ میری بھیجا گیا تھا میں بعد میری اسست ہیں ان کے صفات صاف بیان کرنے والے ہیں۔ علیؑ کی محبت بیان ملکی سے بعض رکھنے لگا ہے، آپ کی طرف دیکھنا رافت اور عبادت ہے۔
- ۶۔ سفیان ثوری ابراہیم بخاری و مسلم بن حنفیہ کے روایت کرتے ہیں کہ میری ابن مسعود کے پاس موجود تھا، آپ نے حضرت علیؑ کے معقول صریافت کیا گیا۔ آپ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اس کو تفہیم کی گئی ہے۔ علیؑ کو زحصہ علک کے لئے ہیں اور باقی قائم لوگوں کو ایک حصہ ملا ہے۔
- ۷۔ ابن عباس نے کہا کہ اخْحَرْت نے فرمایا علم و حصن میں تقسیم ہے، وہ حضنے حضرت علیؑ کو عطا ہوئے ہیں اور آپ

کا عقیقہ کیا۔ اور وہ تخفیف بیت اللہ الحرام میں علمی رہی جس کے ذمیثے بڑا تم تریخ پر فو دیبات کیا کرتے تھے حتیٰ کہ حاجج ابن زبیر پنگالب آیا وجہ اسے خارج کو سما کر دیا۔ اور وہ تخفیفی جمیں ہمارے گئی۔ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص یہ چاہے کہ وہ اسرافیل کی ایمیت، میکائیل کامر تبر، جبراٹل کی جلالت، ادم کا علم، اوحی کی حاصلیت، ایسا یہی کی خلست، الحکوب کا حدخل، یوسف کا جمال، موسیٰ کی مناجات، ایوب کا صبر، عیین کا زندہ عیسیٰ کی عبادت، یعنی کارائے اور محمد کا حسب اور حلقہ و چینا چاہیتے تو اس کو علی بن امی طالب کی طرف دیکھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے علیٰ میں انبیاء کی نوئے خوبیاں جمع کر دی ہیں۔ اور ان خوبیوں کو علیٰ کے سوا اور کسی میں مجھ نہیں کیا اور ان تمام خوبیوں کو مذکوف کتاب جواہر الاخبار نے شمار کیا ہے۔

۵۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ادم کی پیدائش سے چارہ ار سال پہلے مجھے اور علیٰ کو ایک ذرستے پیدا کیا۔ اللہ نے جب ادم کو پیدا کیا تو اس نے اس کی صلب میں حمل کر دیا۔ لکھا ریز (راہیں شکل میں) موجود رہا۔ جسی کہ تم لوں صلب عبد المطلب میں جدا ہو گئے۔ جوہیں نہوت ہے اور علیٰ میں دھیت ہے۔

۶۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا میں اور علیٰ ایک درخت سے پیدا ہوئے اور وہ تخفیف درخت سے پیدا ہوئے۔ ابن عباس سے ایک اور روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اپنیا مختلف درخت سے پیدا ہوئے۔ اللہ نے مجھے اور علیٰ کو ایک درخت سے پیدا کیا۔ میں اس درخت کی اصل ہوں اور علیٰ اس کی فرع ہیں۔ حسن اور حسین اس درخت کے چلی ہیں اور ہمارے شیخوں اس درخت کے پتے ہیں جو شخص نے ان میں سے کسی کو پکڑا یا نجات پا گیا۔ اور جو شخص انی سے چوں گی، ملکہ ہو گیا۔

۷۔ ابوذر نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس دین کی تائید علی کے ذریعہ کی ہے۔ وہ بھر سے ہے اور میں اس سے ہوں اور اس بارے میں یہ آیت ناذل ہوئی۔ انھوں کاں علی بیانہ من سابقاً الایة

۸۔ علی علیہ السلام نے کہا کہ حضرت نے فرمایا میں اور علیٰ ایک ذرستے پیدا کئے گئے ہیں۔

۹۔ علی علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (وَاللَّهُ) وسلم نے فرمایا اے علی اللہ تعالیٰ نے مجھے اور تھے نے علی رکھا ہے جو عمل سے مشتق ہے۔

تم کارا ایک صورت میں باقی رہے۔ آخر کار ہم صلب عبد المطلب میں جدا ہو گئے، مجھ سے نیت اور

۷۔ اللہ تعالیٰ نے عرش سے زمین پر بلکہ اور بلازوں نکاہ و ملائی مجھے چن لیا اور علی کو مریداً مادح چن لیا۔ اس نے علی کے حوالے فاطمہ علیہا و تریل کر کیا اور انبیاء میں سے کسی کو کوئی حیرہ نہ دی۔ اور علی احسن اور حسین علی کیا اور کسی کو ان دونوں کی مانند فرزند، عطا نہ کئے۔ علی کو مجھے ایسا حشر عطا کیا۔ علی کو حوض رکش، عطا کیا۔ علی کے ذمے جنت اور جهنم کی تقسیم پر دل۔ اور یہ تقسیم فرشتوں کے ذمے نکالی۔ علی کے شیعوں کو حجت میں تربیا۔ علی کو مجھے الیسا بھائی عطا کیا۔ مجھے الیسا کا بھائی نہیں ہے۔ اے لوگو! جو شخص اس بات کا رادہ کرے کہ وہ اللہ کے عضب کو فرد کرے اور انہوں نے کسے ترا سمے علی بن ایوب طلب سے محبت کرنا چاہیے۔ علی کی محبت ایوان کی زیادہ کرتی ہے۔ اور علی کی محبت برائیوں کا اس طرح پھیلاتی ہے جو لاحِ آگ کو پھیلاتا ہے۔

۸۔ عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب فاطمہ اس نے علی کو جناقو اپنے آپ کا نام اپنے باپ اسد کے نام پر رکھا، ابوطالب اس نام پر بھائی نہ ہوئے۔ فرمایا اور تم رات المقصی رپڑا پر سبکریں اور خالون اسان سے دعا کریں تاکہ وہ ہمیں اس دنلوؤں کے نام سے آگاہ کرے اور انہوں نے دعا کر کریں (یعنی) سترشام باہر نکل کر اپنی پرچھ پڑھئے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کر ترے۔ ابوطالب نے پیاسخوار بیان فرمائے۔

یا رب هذا المفتت الذي: ما الفلت المثلج المف

بدین لذا عن امرك المفتت، اليها الشهي ذلك الصعي

اسے اس تاریکی اور پیکتی ہرلی روشنی کے رب اپنے فیصلہ شدہ حکم سے ہیں آگاہ کرہم اس بچے کا نام کیا رکھیں۔

ذالک اسمان سے جھکارنے کی اور پیدا ہوئی۔ ابوطالب نے اسینے نکاہ کو اس کی طرف بلند کیا، کی

و مجھیسے ہیں کہ ایک سبز زرد جلدی تحریر کر دیے جس پر چار صطیح تحریر میں ابوطالب نے اس کا بے دلوں ہاتھوں سے پکڑا اور اس کا مضمون لے پہنچنے سے لکھا اور اس پر پر عمارت تحریر کیا

سے خصوصتاً بالولد النک والظاهر المتوجه الرضي

واسمه من قاهر العمل، على اشتتن من العمل

میں نہ قدم دونوں کو زکی اعلان رک گئی وہ اور رضی فرزند سے مخصوص کیا ہے۔ اس کا قلم قہر نے علی رکھا ہے جو عمل سے مشتق ہے۔

ابطال بہت ہی صورت پرے اللہ تعالیٰ کے سجدے میں شکر کی خاطر گئے۔ علی کا دن ایسا

## مودت ۹

### علی علیہ السلام کے ہاتھ میں جنت اور دُرخ کی کنجیاں میں

۱۰۔ زیرین اسم نے کہا کہ اخضرت نے فرمایا اسے علی؛ (تہیں) بارک ہو۔ تیری ہاند کو ہو سکتا ہے زندگی سے مستثنی ہیں، جنت تیری ہے۔ جب قیامت کا درجہ ہو گا تو یہے لئے فر کا ایک بنزرنصب ہو گا اور تمارے لئے بھی فر کا ایک بنزرنصب ہو گا جسے علی فر کا ایک بنزرنصب ہو گا۔ ہم لوگ اس پیشہ جائیں گے ادا دُرخ دیجھن دالا آواز دے گا، وہی کو چارکا دہر جو حبیب اور خلیل کے درمیان موجود ہیں۔ پھر مجھے جنت اور دُرخ کی کنجیاں دی جائیں گی، میں وہ تھاں پر درکروں گا۔

۱۱۔ ابو عیض خدری نے کہا کہ اخضرت نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے جنت اور دُرخ کی کنجیاں ملنا کی ہیں، فرمایا سے ملنا ہی علی سے کہو دجس کو چاہیرے کے نکار گے اور جس کو جاہر گے داخل کر گے۔

۱۲۔ ابن عباس نے کہا کہ اخضرت نے فرمایا اسے ابن عباس تجھے علی کی پیر وی کرنی چاہیئے، حق علی کی زبانی اور دل پر موجود ہے۔ علی جنت کا قفل اور کنجی ہیں اور علی دُرخ کا قفل اور کنجی ہیں۔ لوگ علی کے ذریعے جنت میں داخل ہونگے اور آپ ہی کی وجہ سے لوگ دُرخ میں داخل ہوں گے۔

۱۳۔ حابر نے کہا کہ اخضرت نے فرمایا جب قیامت کا دن ہو گا تو یہے بآس جبراہیل اور بیکاشیل فیض کے درجے لائیں گے۔ ایک کچھا جنت کی کنجیوں کا ہو گا اور ایک کچھا دُرخ کی کنجیوں کا ہو گا اور جنت کی کنجیوں پر شیعیان، محدث شیعیان علی کے نام تحریر ہوں گے اور دُرخ کی کنجیوں پر آپ سے بغفران کے دلوں اور آپ کے دشمنوں کے نام ہوں گے۔ وہ دنوں مجھے کیسے کے اے مہڑا آپ سے بغفران کرنے والے سے ادیرہ آپ سے دستی کرنے والے، میں ان کنجیوں کو علی بن سطیاب کے حامل کر دیں گا۔ علی ان لوگوں کے متعلق ہو جاہیں گے حکم صادر کریں گے۔ متم ہے اس ذات کی جس نے رزق کو لفظیں کیا ہیں سے بغفران کرنے والا جنت میں داخل ہو گا۔ اور آپ سے مجحت کرنے والا کبھی دُرخ میں نہ جائے گا۔

۱۴۔ سرورِ قلبی عالی الشان سے رادیت کرتیں کہ اخضرت نے فرمایا، اسے علی ابتدار سے مجھے بات کافی سمجھا کی دوست رکھنے والے کنجیوں کو ہونے کے وقت کوئی حضرت اور افسوس نہ ہو گا، اور نسبتی

رسالت ظاہر ہو گی۔ اور تم سے وصایت اور امامت فروار ہو گی۔

۱۵۔ علیہ السلام کے فرمایا کہ اخضرت نے فرمادیا اسے علی، میں نے تمارے نام کا پیشہ نام کے ساتھ جواب دیا پر سچا تو ادیکھا ہے، جب میں اپنے تہراں کے موقر پا سماں پر گیا تھا لیکن نے بیت المقدس کے ایک بڑی پریغمدارت وحی کی تھی۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول النبی امیرتکریمہ لعلی۔ اللہ کے سوا کوئی ذات عبارت کے لائز نہ ہے۔ محمد اللہ کے رسول ہیں، میں نے محمد تائید علی کے ذریعہ کی۔ جب میں مددۃ المنتصی کے مقام پر ہو تو میں نے اس پیچھا بڑا پایا اسی اذن اللہ لا الہ الا اذ محمد صفوی من حلقی ایدتہ لعلی دُرخ و

دنفس تھے بہہ۔ کوئی معبد نہیں بلکہ صرف میں ہی ہوں، الحمیری خلوق سے میرے پیچے ہوتے ہیں، میرے اس کی تائید اس کے دزرو علی کے ذریعے کی اور اس کی ذات کے ذریعیں نے اپاہ مدد کی۔ جب میں رب العالمین کے عرش کے پاس پہنچا تو وہاں میں نے عرش کے ستوں پر بیٹھا تباہی اتنی اذن اللہ لا الہ الا اذ محمد حبیبی من حلقی ایدتہ لعلی دزیر کا دلخساختہ میں اسی اللہ نبیوں امیر سے سوا اور کوئی معبد نہیں ہے۔ مخلوق میں سے محمد یہ سے حبیب ہیں، میں اس کی تائید اس کے دزرو علی کے ذریعہ کی ہے۔ اور میں نے علی کے ذریعہ اس کی مدد کی ہے رچ لئے مقام کی اس حدیث میں نشان دھیں نہیں کیا گی۔

۱۶۔ جابر نے کہا کہ اخضرت نے فرمایا تم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھی بنا کر بھیجا۔ ذریعے علی کے لئے اور آپ کے شیعوں کے لئے استغفار کرتے ہیں اور آپ پر ہر بانی میں اور

کے شیعوں پر والد کی بیٹی سے مہربانی سے بھی زیادہ ہمربانی میں۔

۱۷۔ انس نے کہا کہ اخضرت نے فرمایا کہ مجھے جبراہیل نے آنکہ کیا کہ اللہ تعالیٰ جتنا ہم اک دوست رکھتا ہے اتنا فرستہ کو دوست نہیں رکھتا جو بھی ربیع اللہ کی خاطر کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے ایک زشتہ پیدا کرتا ہے جو قیامت تک علی کے حب اور شیعہ کے حق میں استغفار کر رہتا ہے۔

- ۱۰۔ ابوسعید خورسی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ تعالیٰ کی اس آیت دعوہ مارہم مسٹر ڈن کے متعلق فرمایا کہ لئے لوگوں سے علیٰ کی دلایت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔
- ۱۱۔ فاطمہ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ بے پاب ملک اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیٰ کی طرف دیکھ کر فرمایا ہے اور اس کے شیعہ جنت میں داخل ہوں گے۔
- ۱۲۔ عقبہ بن ابی حیرا کیلی یہ عقیل رضی اللہ عنہ سے دعا یافت تھے ہیں کہ میں نے حضرت علیٰ کو فرماتے ہوئے سن کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے خداوند معلم نے حکم دیا کہ میں فاطمہ کی شادی متارے ساتھ تمام دنیا کے خس پر کوڑا ہوں یا آپ نے دنیا کا چرخا حصہ فرمایا تھا۔
- ۱۳۔ ماری:- عقیل کو روز دوست بیان کرنے میں، اٹک داتھ بوجیا ہے اور جو شخص رہیں پاس حالت میں پلاک وہی تھے ساتھ بیٹھ رہتا ہے تو ایسے شخص پر دنیا حرام ہے؟

## مودودت ۶

### اگر کسی کی تعداد اور ہندوی ان میں سے ہو گا!

- ۱۔ شہزادگر ان قبیل سے رہا ہے کرتے ہیں۔ ہر لوگ ایک حلقوں میں پیش ہوئے رہتے ہیں۔ اس میں عبد اللہ بن سعید بھی شامل تھا۔ ایک اسلامی نے اگر دیافت کیا کہ تم لوگوں میں بعد الفتوح بھروسہ کوئی ہے۔ آپ نے لیا میں عبد اللہ بن سعید ہوں۔ اس نے کہا کیا تینیں متارے بھی سے کہا کیا ایسی چیز میں لیتی گئی کہ آپ کے بعد کتنے خلیفہ ہوں گے۔ آپ نے کہا ان بزرگ اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد کے برابر بارہ ہوں گے۔
- ۲۔ اہل شریف سے رہا ہے کرتے ہیں کہ تم لوگ عبد اللہ بن سعید کی خدمت میں فراہم چیزیں کر رہے۔ لفڑی۔ اس نے ایک جوان کھاپ سے کہا کہ کیا تم لوگوں کو متارے بھی سے کھا سس باعث ہے آگاہ کیا کھا کا آپ کے بعد کتنے خلیفہ ہوں گے آپ نے فرمایا آپ نو جلوں ہیں۔ یہ چیز آپ سے پہلے مجھ سے کہا ہے کہ آپ نے نہیں پوچھی، راپ نے کہا، ہمارے بھی نہیں سے کہا تھا کہ آپ کے بعد بزرگ اسرائیل کے نقیب کی تعداد کے برابر بارہ خلیفہ ہوں گے۔
- ۳۔ جو ریاست سے وہ اہل خود سے وہ بی معلم ہے دعا یافت کرتے ہیں کہ اخنزت نے فرمایا اہل مسجد فرار کی کے نقیب کی تعداد کے برابر بارہ خلیفہ ہوں۔
- ۴۔ عبد اللہ بن حمیم جابری کو رضی اللہ تعالیٰ نے میری بات کو قبول کیا تھا۔

- ۵۔ کوئی گھبرا مٹ کر دھشت ہو گی اور نہ قیامت کے روز کوئی دُڑا درخوت ہو گا۔
- ۶۔ علی علیہ السلام نے کہا کہ اخنزت نے فرمایا کہ علیٰ کے شیعہ کو خوشنیت نہ سمجھو۔ ان میں کا ایک اور قبیلہ رب عیادہ اور رضہ کے افراد کی تعداد کے برابر شفاعت کرے گا۔
- ۷۔ ابن عباس نے کہا کہ اخنزت نے فرمایا کہ علیٰ اور اس کے شیعہ قیامت کے روز کا میاب الدار کا ہوں گے:
- ۸۔ علی علیہ السلام نے کہا کہ اخنزت نے فرمایا اے علیٰ اپنے شیعہ کو خوشنیت سنا دیں ان کی قیامت کے روز شفاعت کر دیں گا۔ یہ ایسا وقت ہو گا جہاں مل اور اولاد کوئی فائدہ نہ دے گی۔ صرف میری شفاعت فائدہ دے گی۔
- ۹۔ علی علیہ السلام نے کہا کہ اخنزت نے فرمایا اے علیٰ تم حبیت کے دروازے کو کھٹکا شاہزادگے قم اس کے پلا صاحب داخل ہو گے در تھے دنست اجس کا آخری کلام مجھ پر اور علیٰ پر درود و بھیجا ہو گا۔ الشناس ارجمند میں داخل کرے گا۔

- ۱۰۔ ابن عباس نے کہا کہ ہر لوگ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کر رہتے تھے۔ آپ ہماری طرف نہ رہتے اور فرمایا اے لوگو! یہ شخص رعلیٰ میرے لید تھا را دنیا ادا ساخت میں دلی ہے اور اس کی حفاظت یعنی علیٰ کی۔
- ۱۱۔ جابر نے کہا کہ اخنزت نے فرمایا اسلام میں پلا رخ علیٰ کی مخالفت ہو گی۔
- ۱۲۔ علی علیہ السلام نے کہا کہ رسول اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے علیٰ! انفار میں سے صرف وہ شخص تھے لیفون رکھ کا جس اصل بیو دیت ہو گی۔

- ۱۳۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اخنزت نے فرمایا ہمارا سایت سبقت سے جلتے گا، ہمارا درمیان دلائیجات پا جائے گا، ہمارے طالم کو بخش دیا جائے گا۔
- ۱۴۔ علی علیہ السلام نے کہا کہ اخنزت نے فرمایا اے علیٰ! تم جنت میں میرے جہاں اور میرے رفقی کو۔
- ۱۵۔ ابوذر نے کہا کہ اخنزت نے فرمایا اے علیٰ! اجر جنہیں نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ اطاعت کی اور جو شخص نے تیری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔ اور جو شخص نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ نافرمانی کی۔ اور جو شخص نے تیری نافرمانی کی اس نے بھری نافرمانی کی۔
- ۱۶۔ عربان جو حصین نے کہا کہ اخنزت نے فرمایا میرے اپنے رب سے سوال کیا کہ میرے اہل بیت میں کوئی شخص درخواست میں داخل نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے میری بات کو قبول کیا تھا۔

دین کر زیادہ کئے کا، اللہ نے مومن کو عصا عطا کیا۔ اب یہ بھوگاں کا طفتاکر دینا عطا کیا۔ عیسیٰ کو کھات عطا کئے جس کے ذمہ پر مدد مردیں کو زندگتے سنتے اور مجھے علی عطا کیا ہے۔ ہر ہنگامہ کو کوئی ایت رجھڑہ ہوتی ہے۔ یہ (علی) یہرے رب کی ایت (الجزء) ہیں اس کے فزند سے پیدا ہونے والے اہل یہرے باب کے آیات (رجھڑات) ہیں جب تک اپنی اولادیں سے اللہ تعالیٰ ایک فرد کو اتنی رکھے گا۔ دینا اہل ایمان سے کبھی خالی نہ ہوگی۔

۹۔ ابن عباس نے ہمکاراً اخھرست نے فرمایا اللہ نے اس دین کی ضمیم علی کے ذریعے کی جب علی فوت (وجہی کے دین بگڑ چکے گا۔ مهدی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سوا اپنے بعد دین کو کوئی شخص درست نہیں کرے گا۔ ۱۰۔ المہریہ نے ہمکاراً اخھرست نے فرمایا اگر دینا کا ایک بدن باقی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو لمبا کرے گا۔ اگر اس پر ایک ایسا امنی سبوت کرے گا جو اپنے اہل بیت میں سے ہو گا۔ جس کا نام یہرے نام پر ہو گا اور اس کے باپ کا نام یہرے باپ کے نام پر ہو گا جس طرح زین جو رفتگی سے پر ہو گی اس طرح اس کو عمل و الصاف سے بھروسے گا۔

۱۱۔ علی مرضی نے ہمکاراً اخھرست نے فرمایا۔ احمد یہرے فزند سے پیدا ہوئے جس شخص نے ان ائمہ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی جس شخص نے ان ائمہ کی نازمی کی اس نے اللہ کی نازمی کی۔ یہ حضرات ضمیطہ رہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف جانے کا وسیلہ ہیں۔

۱۲۔ حضرت علی نے فرمایا اور اللہ نے ایک ادمی خود کرے گا جس کو حادثہ حراثت کہا جاتے ہا۔ اس کے قدم رشکر کا سردار، ایسا ادمی ہو گا جس کو ضمور کیا جاتے ہا۔ وہ اہل نجد کے سنتے دھنی بنا پائیگا اور ان کو جگہ دے گا جس طرح قرشی و مدینہ نے رسول اللہ کو جگہ دی تھی۔ تمام مومنین پر اس کی مدد کرنا واجب ہے بیان فرمایا اس کی آواز کا سجراپ دینا واجب ہے۔ رادی کر شک داقد ہر ہے۔ ۱۳۔ ابوالی اشتری نے ہمکاراً اخھرست نے فرمایا کہ اپنے آئمہ کی اطاعت کرو۔ ان حضرات کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اسی حضرات کی نازمی کی نازمی ہے۔

کی خدمت میں موجود تھا، میں نے رسول اللہ صلیم کو زیارت ہوئے مٹا میں سے بعد یاد رکھنے ہوئی گے۔ پھر اپنے آواز کا ہستہ کر لیا، میں نے اپنے باپ کی خدمت میں عرفن کیا۔ رسول اللہ نے اپنی آواز کو کیا۔ آہستہ کرو یا تھا۔ اپنے آپ کیا۔ اخھرست نے کہا تھا۔ تمام کے نام بزرائش میں سے ہوں گے۔

۱۴۔ سیم بن شیعہ، الہلی مسلمان فارسی (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ یہ صلیم کی خدمت میں حاضر تھا۔ راجح بن علیہ السلام آپ کے راز پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اخھرست آپ کی دلوں آئھوں کو ادا کر کے مذہب پر بسر دے رہے تھے۔ اور زبان تھے۔ ذردار کا فرزند ہے۔ قرامام ہے۔ الہم کا فرزند ہے۔ تو جھٹ ہے۔ جھٹ کا بیٹا ہے۔ قلزمج کا باپ ہے۔ ان میں کا لزال قائم داعل الفرج (فرج) ہو گا۔

۱۵۔ ابیحن بن نباتۃ عبد اللہ بن عباس (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ میر نے رسول اللہ صلیم کو فرماتے ہوئے سناء میں خود، علی، حمیم، اور حمین کے ذریعہ۔ شمع۔ ایں۔

۱۶۔ عبایہ بن رجیع (رضی اللہ عنہ) سے کہا کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا میں اپنیا کا سروار بھول اور علی اور حمیم کے سروار ہیں۔ میر سے بعد اوصیہ بارہ بھول گئے۔ ان میں بھولا علی بھول گئا۔ اور آخری تائمہ (بھول علی علی علیہ السلام نے ہمکاراً اخھرست نے فرمایا جس شخص کو یہ بابت پہنچنے کو کہا تو بخاست کی مشتعل پرسوساں بھول بھول رکی کو پہنچتا۔ اسے اعلیٰ کر، میر سے بعد وہست رکھنا چاہیے اور اللہ کی محنت بھی بھول رکھنا کو پہنچتا۔ اسے اعلیٰ کر، میر سے بعد وہست رکھنا چاہیے اور ان کو دشن رکھ کر اس کے فزند سے پیدا ہونے والے ہایت کرنے والے آئکوں۔

۱۷۔ پیغمبر میر سے خفاذ ہیں۔ میر سے او صیاد ہیں۔ میر سے بعد الہلکی مخلوق پیچی الطیبیہ، بھولا اسٹ سے سروار ہیں۔ پیغمبر کا بول کو کھینچ کر جھٹت لی طرف سے جانے والے ہیں۔ ان کا کردہ تیراگر وہ میر اگر وہ خدا گا کردہ ہے اور ان کے دھنون کا گردہ شیطان کا گردہ ہے۔

۱۸۔ علی علیہ السلام نے ہمکاراً اخھرست نے فرمایا کہ دینا س وقت تک حضرت نہیں ہو گی۔ جھٹ کے اس میں ایک اہل حمین کی اولادیں سے ٹھوڑا بھول گا۔ جس طرح دینا نظر دستم سے پر ہو گی۔ اسی طرح اس کو حملہ دھوٹ سے بھر دے گا۔

۱۹۔ زید بن حادر شے روایت ہے کہ حسین رات رسول اللہ صلیم نے الفارس سے بھول بھیں ہی تو فرمایا۔ تھے اس طرح رجیت سے راؤں جو طرح جو سے پیدا انبیاء نے اپنی اہمیت صاحبیت ایں تھے۔ حفاظت کرنا، مجھے ان بالوں سے بھانا جس بلتوں سے اپنے اہم کردار ہے اور علی بن اہل کا ایں بالوں سے بھانا۔ جس سے اپنی جان کو بچاتے ہو اپنے اس کی حفاظت کر کو۔ وہ صدیقہ کہر ہیں۔

## موقوت ۱۱

### فاطمہ علیہا السلام کے فضائل میں؟

۱۔ عسکرین عصا سے نجات کے احترم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم اور حامیہ السلام کو پہلا کیا تو دونوں جنت میں فخر کرنے لئے اور کتنے بخوبی کرم سے زیادہ خوبصورت مخلوق اللہ تعالیٰ نہیں بنیں کی۔ وہ دو لاکھ اسی حالت میں بخوبی کیا دیکھتے ہیں ایک عمرستل صورت نمودار ہوئی جس سے زندگی اور رحماء، قریب تر کا نکھلنے کا بوج جائیں۔ اس کے سرپرستاچ تھا۔ اس کے دلوں کا فلی ہی دوست بخوبی تھے وہ لوگ نے کہا ہے کہ یہ عورت کون ہے، اللہ تعالیٰ نے کہا ہے ناگہ بنت جیدا اولین اور اٹھیہ ہے۔ دو لفڑی نے کہا اس کے سرپرستاچ کیا چھوڑے۔ فرمایا ہے اس کے شرمنی لہناب طالب ہیں۔ کہا ہے دلوں نے کیا چھریز ہیں۔ فرمایا ہے اس کے فرزند حسن اور حسین ہیں۔ میں نے، می خلقتے سے ایک ہر اسلامی یہیں اس کو پیدا کیا تھا۔

۲۔ علی علیہ السلام نے کہا کہ احترم نے فرمایا کہ قابلہ نے اپنی شرمناہ کو حفظ کر کا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر اوس کی اولاد پر ہاگ کر حرام قرار دیا۔

۳۔ علی علیہ السلام نے کہا کہ رسول اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میری بیٹی فاطمہ کا نام اللہ رکھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اس کے دوستوں کو ہاگ سے آزاد کیا ہے

۴۔ سیہ بن عبیر رضی اللہ عنہ ردا یت کرتے ہیں کہ میں اپنی چھوپی کے ساتھ عالمیہ شرمنی اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میری چھوپی نے بھی عالمیہ کی خدمت میں عرفن کیا کہ لوگوں میں سے رسول اللہ صلیم کے فردیک کوں زیادہ محروم تھا۔ فرمایا، قابلہ، عرفن کیا۔ مردوں میں کون لفڑا کہا اعلیٰ؟

۵۔ فاطمہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ اپنے بنی صلی اللہ علیہ (واللہ) مسلم کی ایک زندگانی اے۔ رسول اللہ تعالیٰ اپنے خاطر پر مار چکیا اور اپنے کو اس کے اپر بھالیا۔ پھر اپنے سفر زد امام عسی تکمیل کیے۔ رسول اللہ صلیم نے اس کو بھاگا دیا۔ پھر امام عسی تشریف لائے اس کو بھی بھالیا۔ پھر علی تشریف لائے اپنے کوں کے ساتھ بھالیا۔ پھر اپنے ان پر کپڑا دال دیا۔ اور فرمایا ہے میری سے پانے والے ایسے اٹھ بیستیں۔ میں ان حضرات سے ہوں۔ اسے میرے اللہ! تو ان سے نامنی بھوچا۔ جس طرح میں ان سے راضی ہوں۔

۶۔ ابن حجاج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہل کی شلی نامہ کے ساتھ ہوئی۔ عرفن کیا رسول اللہ تعالیٰ نے بیوی شادی فریب آدمی کے ساتھ کہ دی جس کے پاس کرنی مل نہیں ہے۔ رسول اللہ صلیم نے فرمایا کہ تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمام بدنے دین پر سختے والد کی طرف نکاہ دوڑائی۔ اسی بیس سے صرف دو آدمی بخشنے ایک تھا را بآپ سے۔ دوسرا تھا اشہر سے۔

۷۔ فاطمہ علیہ السلام نے کہا کہ رسول اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم بات پر راضی نہیں ہو کہ تم نام کا شہر کی عورتوں کی سرحد پر ہوئی امتحنی اُمّت کی عورتوں کی۔

۸۔ الہامی رضی اللہ عنہ نے کہا کہیں رسول اللہ صلیم کی صیحت ہے فاطمہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اپنے فرمایا اسے قابلہ، تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم اس استھان میں کوئی سر و رین۔ جس طرح حمیم بنت ماران بخواہ اسیں کی عورتوں کی سر و رین۔

۹۔ رسول اللہ صلیم نے فرمایا کہ قابلہ کو جتل اس سے کہا جاتا ہے کہ اپنے جتنے اصناف سے پہلی بیوی یہ بات انبیاء کی رواکیوں میں عیب شمار ہوتی ہے۔ یا فہمان شارہوتی ہے۔ عالمیہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آخرت میں فرمایا کہ فاطمہ علیہ السلام کے بھرپور ہے اس کی تکمیل دی اس نہیں بھیت دی۔

۱۰۔ ابزریہ نے کہا کہ احترم نے فرمایا کہ بھرپور ہے پھر جنت میں قابلہ بنت حمادھل بھول ہوں گی۔ اس کی شان ہے اس میں الہامی ہے جسیں حمیم بنت ماران کی رواکیوں کی قوم میں۔

۱۱۔ احترم نے کہا کہ احترم نے فرمایا کہ قابلہ کی خدمت کے درپر دوں کے لئے پھرے ایک آواز دینے والا ہو رہا تھا کہ قابلہ اس کو اپنے اسکی بھی بذریعہ حسین کا فاطمہ بنت محمد بن حبیل صدر میں عبور کر جائی۔ عالمیہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بھی صحبت سفرے والی تشریف ملتے تھے تو فاطمہ کا لامبوجھ ملتے تھے۔ اور فرمائے میں اس سے جنت کی خوشبو نہیں ملتا ہوں۔

۱۲۔ احترم نے کہا کہ احترم نے فرمایا کہ میری بیٹی فاطمہ قیامت کے دروز اس سو حالت میں میدان حشر میں تشریف لائیں گی کہ اپنے بیاس کپڑے ہوں گے جو خون سے تربت ہوں گے۔ اپنے عوش کے ساتھ کو پکڑ دعا فرازی گی اسے حکم اللہ امیر سے اور میرے فرزند کے قاتل کے دریاں پیغیدہ کرو۔ رب کعبہ کی قسم اللہ تعالیٰ میری بیٹی کے لئے ضرور فضیلہ کرے گا۔

۱۳۔ احترم نے کہا کہ احترم نے فرمایا کہ جب قیامت ہو تو زبرجاہ کا آئندہ نہیں بذریعہ تھا۔ میرے اللہ تعالیٰ کے دوستیں ہی سے ایک آواز دینے والا آتا ہے گا۔ اسے قیامت والوں اپنا نکھل بند کرو۔ تاکہ قابلہ بنت حوشن کے خون

عذلۃ الہا کا ہم خرست نے فرمایا کا اللہ تعالیٰ نے قم کو گھر بھے لیجے حزرات کے خریخے پاک کیا ہے جو  
کہ رسول یا صلح ریال کم ہیں اور مل کا شماران لگلے ہیں۔

اللہ علی السلام نے کہا کہ ہم خرست نے فرمایا حقیقی جوانان بہشت کے سرفراز ہیں اور انہیں دعویٰ کا  
بپ الم دعویٰ سے افضل ہے۔

وَ قَالَ رَبُّنِي اللَّهُ عَنْهَا سَرِيْتَ هَذِهِ كَمْ يَنْبَغِي مُصْلِمُكَ حَرَسِتِيْ مِنْ أَنْ يَرَى كَمْ  
كَوْكَدْ كَحَافِرَ تَهْوِيْ مِنْ نَعْنَعِيْ كِيَا۔ لَمْ يَرِيْتَ بَأْپَ إِنْ دَعْوَنِ كَوْاَپَتَهْ دَعْوَيِنِ كَوْهَيْ حَرَسِتَهْ فَوْلَيْتَهْ  
فَوْلَيْتَهْ كَوْيِرِيْ سَيَادَتَهْ اَدَمِرِيْ سَيَادَتَهْ حَاصِلَتَهْ بَأْرَجِلَيْنِ كَحَصَّهْ بِيْ مِيرِيْ طَبِيعِتَهْ كَتِيزِيْ اَوْ  
بِرِّيْ حَادَتَهْ بَهْ۔

ابو عیید خداوی نے کہا کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے زمکیں تین چیزوں کی محنت میں شامل ہیں جو  
خشنے اسکی حفاظت کی اللہ تعالیٰ اس کے دین اور اس کی دینی کی حفاظت کرتا ہے۔ جو خشن ان چیزوں  
کی حفاظت نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت نہیں کر سکتا۔ رائیک، اللہ کی حفاظت اسے کیا ہے؟

(السرے ایمیری حرسٹ اور تیسرے) میرے سبق (قرابت داروں) کی حرسٹ ہے۔

اللہ علی السلام نے کہا کہ ہم خرست نے فرمایا فرزند مختار ہوا بھول برتمسے اور سرے سختے ہوئے بھول حسن  
اور حسین ہیں۔

اللہ علی السلام نے کہا کہ ہم خرست نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول کا عصب اور شخص پر چوتھے بھارتے ہو جاتے ہے جو  
بپ کا ادوی قانون کرتا ہے اور میری عترت کے بھتے ہیں مجھے تکمیل دیتے ہے۔

اللہ علی السلام نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا میرے اہل بیوی پڑھ کرنے والے کے لئے ہلاکتے ہیں۔ ان لگد کو  
کوئی سلسلہ حصیں ہیں ماضیوں کے ساختہ خذاب دیا جائے گا۔

اللہ علی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اول الدادم اپنے باب کے عضوی کی دفت فرمی وجہ  
کے میرا حصہ (بعد) فاطمہ میں۔ میں (فاطمہ سے پیدا ہونے والی اولاد کا) باب کو رسول اور ان کا جلد بھی ہوں۔

اللہ علی السلام نے کہا کہ ہم خرست نے فرمایا بھکر حکم دیا گیا ہے کہ میں اپنے ان عقول میں کاتام حسن  
کوئی رکوں۔

خرست اور خدا کعبہ کا دروازہ پہنچے ہوئے کہ رہتے ہے اے لوگو! جو شخص مجھے چانتا ہے سرچانتا ہے  
کوئی شخص نہیں جانتا میں ہاں کو مطلع کرتا ہوں۔ کہ میں بھروسہ ہوں۔ میں نے رسول اللہ صلیم کو فرماتے ہے  
کہ امیری سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے میں اپنے احسن اور حسین کی دفات دیکھ کر فرمایا اسے

کوئی سالان بیت کی شکل تھا لگد ہیں ذرع کی کشتوں کی خال ہے۔ جو شخص اس پر چلا گی تھا وہ بھاٹ پالیا تھا

خدا پسند تھیں کہ ساتھ گزر جائیں۔ آپ ہر شش کی ساتھ کو کچھ کفر فرمائیں گی۔ اے اللہ آپ حوار اور الفاظ طلاق  
ہیں۔ میرے امیری سے فرزند کے دعیان خصلہ فرمادے رہے کب کب کی لسم اللہ تعالیٰ میری میں کے لئے فیصلہ حکومت  
رخاڑا فرمائی گی اسکے لئے اللہ امیری شفاقت اس شخص کے بارے میں قبول کر جو اس کی حسین کی میں  
پر روپا ہو۔ اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے بارے میں فاطمہ کی شفاقت منظور کرے گا۔

۱۹- زینب علی النبی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ تعالیٰ تک صحیح کی نماز کے وقت فاطمہ کے دروازے پر  
فرماتے تھے اے اہل بیت نبیت ندیوں پر ہنا۔ اپنے اپنے دعویٰ میں کوئی حیر و عجائب فرماتے  
عنکم الرجیں اهل البیت و لیطمہ کر لظہمیا۔

اس حدیث کو تین صد اصحاب نے روایت کیا ہے۔ بعض وہ ہیں جنہوں نے آٹھ ماہ کی درت بیان کا  
ہے اور بعض دو ہیں جنہوں نے دس اونڈا کہ کہتے ہیں۔

## مودت ۱۲

### فضائل اہل بیت کے بیان میں

۱- ابن عباس نے کہا کہ ہم خرست نے فرمایا۔ تم لوگوں پر مل کی پیر ویہی واجب ہے۔ اپ کے دلیں سروج اور ایسا  
چاند موجود رہتا ہے۔ تم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ دروزن کوں حفاظت ہیں۔ فرمایا وہ حسن اور حسین کی  
ان دعویٰ کا باب دینا کی روشنی ہے اور ان دو دن کی مال تاریکی میں چودھویں کا چاند ہیں۔

۲- ابن عباس نے کہا کہ ہم خرست نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے آگاہ کیا ہے کہ فلام جنت کی عبور توں کی مرزا  
اور حسن اور حسین جوانان جنت کے سفردار ہیں۔

۳- ابن عباس نے کہا کہ ہم خرست نے فرمایا علی، فلام جن اور حسین تیار است کے کوڑی میرے عالم کا  
۴- ابن عباس سے روایت ہے کہ جب آیت تل لام سلسلہ ملیہ احمدًا الامروء فی الماء  
نادل ہوئی تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ اپ کے قربت دار لوگوں لگ کیں۔ جن سے بیت کی امیری  
تعالیٰ نے فرمایا، فلام اعلیٰ، فلام اعلیٰ اور ان کے دلوں بیٹے ہیں۔ رسول اللہ نے ایسا  
تین مرتبہ فرمایا۔

۵- امیری سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے میں اپنے احسن اور حسین کی دفات دیکھ کر فرمایا اسے  
کوئی سالان بیت کی شکل تھا لگد ہیں ذرع کی کشتوں کی خال ہے۔ جو شخص اس پر چلا گی تھا وہ بھاٹ پالیا تھا

اول جنہیں نے اس سے مدد حاصل کیا تھا وہ غرق پر کیا تھا؟

۱۹۔ مسلمان نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت مارون نے اپنے دو فوٹیوں کا نام شبراہ مشیر لکھا:

۲۰۔ علی علیہ السلام نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسن اور حسین نبی است کے روز رحمن کے عروض کے مطابق

جانب جس طرح سپر و دو فوٹ برستے تھے اس طرح بول گئے

۲۱۔ علی علیہ السلام فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیئے اور سر کے درمیان میں حصہ میں آپ سے زیادہ خاتم

حین اس سے پچھے حصہ میں اخیرت سعیدیا وہ مثابر تھے۔

۲۲۔ عمر بن حصین نے کہا کہ اخیرت نے فرمایا علی ہاں مرف دیکھنا عبادت ہے!

۲۳۔ عالیہ رضی اللہ عنہ نے کہ کہ رسول اللہ نے فرمایا علی کا ذکر عبادت ہے:

۲۴۔ امام حسین بن علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اسے میں سے بیٹے تم میںے جل جلالہ

جس شخص نے بچھے دوست رکھا اور قیری اولاد کر دامت رکھا اس کے لئے خوبی ہے۔ تیرتے تھے

لئے بدل رہتے کے دن بلا کشہ ہے۔

۲۵۔ علی علیہ السلام نے کہا کہ اخیرت نے فرمایا اس سے بھت کاششیں اور حسین کو قتل کرے گا:

۲۶۔ علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسین کو قتل کرنے والا شخص ایک منافق ہے

بندوں کا جسم جنہیوں کا ادھار عذاب ہو گا۔ جس کے دو فوٹ اکتوبر دوں پاں اگ کے زنجیر میں بند کر دیا

گئیں ڈالا جائے گا۔ جب دوزخ کی آگ میں ڈالا جائے گا اس سے ایک ایسی دبیر ہوا خالہ کیا

جس سے دوزخ میں رہتے والے لوگ اپنے رب سے اس کی ہماری بخت بہرے پہناؤ کیں گے

ویشنو دردناک عذاب میں بھیڑ رہے گا۔ جب اس کا جنم ڈال جائے گا۔ لا موت تعالیٰ اس پر امداد نہیں

ہے گا۔ تاکہ وہ مدنیک عذاب کا مرد چکھے۔ عذاب اس سے ایک منی جن الگ زیکر جائے گا اس کا ایسا

کا گرم پانی پہنچا جائے گا۔ اور اس کے لئے ہاتھے جس شخص کو اللہ تعالیٰ عذاب دے گا۔

۲۷۔ عبداللہ بن عباس نے کسی شخص نے پھر کے خون کے داں کے باہر میں دریافت کیا اپنے کہا کہ تم بہانے کے

واسے ہو۔ اس نے کہا میں ہراق کا ہے نہ وہ بھوں۔ کہا اس شخص کی مرف دیکھو جو ہم سے پھر کے تھے لائے

کے متعلق پوچھتے ہے۔ حالانکہ ان لوگوں نے رسول اللہ کے فرزند حسین کو قتل کر دیا ہے۔ میں سمجھوں

صلح کر فرماتے ہوئے سُنَّا وَهَذُولَ حَسِينِي، دنیا میں بھرے ہمکتے ہوئے پھرول ہیں۔

۲۸۔ خبر بن موشب نے کہا کہیں نے ام سر رضی اللہ عنہما کو اس وقت فرماتے ہوئے سُنَّا جب حسین علیہ السلام

شہادت کی خبر رہیں ہیں پہنچی تو فرمایا۔ اللہ حسین کے قاتلین پر لعنت کرے۔ ان لوگوں نے جیسے اکثر

## موہر ۱۳

### فضائل خدیجہ فاطمہ محبت اہل بیت علیہم السلام

آپ کے محظیں کے ثواب ان کے درجات کی بلندی اور ان سے لغفہ لکھنے والوں کے

عذاب کے بارے میں

۱۔ شبیہ در حقیقت سے وہ بولی عالیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہی گئے تھے کہ خدیجہ کو ضرور یاد کرتے تھے۔ اور اپنے تعریف فرماتے تھے۔ ایک دن آپ نے خدیجہ کا ذکر کیا اور مجھے فیرت لا حق ہو گئی میں نہ عرض کیا کہ وہ تو ایک بڑی صاحبی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے عومنی میں ایک بھی مرت مطہل کیتے۔ رسول اللہ نے اپنے بزرگی کے بارے میں دیکھا کہ عذاب کے اس سے آپ کے بال کھوئے ہو گئے۔

۲۔ زیارت خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے اس سے اچھی موت بخے عطا نہیں کی۔ وہ اس وقت فرم پاہیں ان

کا جب تمام لوگوں نے بھرے سامنہ کفر کیا تھا۔ اس نے میری اس سے تقدیت کی جس باتیں لوگوں

نے مجھے جھپٹا دیا تھا۔ اس نسبتے پہنچلے سے فرمایا جب لوگوں نے مجھے اپنے مال سے محروم کر دیا تھا اس کی قسم اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے ادھار کھلکھل کر دیا تھا۔ میں نے عرض کیا میر پھر کہیں آپ کو عیب کے سامنے یاد دکھوں گے۔

۳۔ پہاڑ بن حیوں فاطمہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے بارے میں اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

تذکرہ میں عرض کیا کہ میری والدہ خدیجہ کہاں قیام فرمائیں۔ فرمایا عذاب کے بخے ہوئے ایک مقام میں

لیا تھا۔ جمل دشمنو شرپتہ نے وہاں تکن اور تکان لاحق ہوتی ہے۔ مردم اور اسیہنہ زرخوڑ

کے درمیان موجود ہیں۔ میں نہ سے عرض کیا اس قصہ کا سکھان بننا ہمجا ہے۔ فرمایا نہیں بلکہ یہ وہ عذاب

کے جس پر موتی اور یا توتے جبڑے ہوئے ہیں۔

۴۔ اتنے سے روایت ہے کہ اخیرت نے فرمایا تمام عورتوں سے افضل چار عورتی ہیں۔ مریم بنت اکفان۔ آسیے

مکار اور تکریر" الامن مات علی حب آن محمد نبی و ولی الحجۃ کیا تذمیر العادوں میں بیت نوجہہ خبردار! جو شخص آں محمد کی محبت پر مرگیا وہ اس طرح جنت کی طرف جائے گا، جس طرح دہن اپنے شہر کے کھول دفات ناز و خرام سے جاتی رہے الامن مات علی حب آن محمد جعل اللہ ذوار فہریہ ملائکۃ المساجدہ! اچھوں آں محمد کی محبت پر مرگیا۔ اللہ تعالیٰ اول قریب نیافت کرنے والے رحمت کے فرشتے فرار دینا ہے؛ الامن مات علی حب آن محمد مات علی السستہ والجماعۃ خبردار جو شخص آں محمد کی محبت پر مرگیا وہ سنت و جماعت پر مرگیا۔ الامن مات علی حب آن محمد مات مور من استکنس الایمان۔ خبردار! بوس شخص آں محمد کی محبت پر مرگیا وہ کامل الامین موسیٰ برکرزا الامن مات علی حب آن محمد مات تائیٹا۔ خبردار! اچھوں آں محمد کی محبت پر برادرہ تائب برکرزا۔ الامن مات علی بعض لکھن جانبیوں المفہامہ مکتوب بین عینیہ لیں من رحمۃ اللہ خبردار! اچھوں آں غرسے کیونکہ کرم اور قیامت کے روز امن حالت میں آئے کاک اس کی درستگویوں کے دریابیں لکھا ہوا ہو کا کم دیجیں؟ اللہ تعالیٰ رحمت سے مایوس ہے؛ الامن مات علی بعض آں محمد اور پیغمبر اکٹھۃ الجمۃ خبردار! اچھوں آں محمد سے کیدہ تکلیر گیا وہ جنت کی خوشیوں نہیں کر سکھے گا۔ الامن مات علی بعض آں محمد مات کا شناختیں یقین ہونا چاہیئے اچھوں آں محمد سے کیدہ رکھ کر مرگیا وہ کافر ہو گی زیرا۔

عمر بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آله و سلم نے عبد الرحمن بن عوف سے فرمایا کہ عبد الرحمن تم پر سے صحابی ہو اور علی بن ابی طالب پر سے صحابی ہیں اور مجھ سے ہیں۔ اور میں علی سے ہوں۔ آپ سے علم کا دردازہ ہیں اور میں سے دھمکی ہیں۔ آپ فرمیں جس اور حسین شہزادت اور بزرگ کے خواص سے تمام زمین وادیوں سے افضل ہیں۔

جو بھی اُن علی ترشی تبریزی الحمد سے روایت کرتے ہیں وہ بالی بھا مر رضی اللہ عنہ سے، کہ حضرت عبد اللہ بن علیہ داہم دلکشم ایسے روز ہمارے پاس تشریف لائے اور اس کا چہوں و سارک جاندے کے کوں داروں کی طرف چک کا تھا۔ عبد الرحمن نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ رسول اللہ ذور کیوں ہے؟ فرمایا ایک الیک بشارت کی وجہ سے ہے جس کو اپنے رب کی جانب سے جو بیشی لائے ہیں جو اپنے سے بھائی ہیں۔ میرے بیچ گم علی اور میری بیٹی قاتل کے متعلق ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے فالوں کی شادی مل سے کرو ہے اور جنت کے سماں بھائیوں و فونکوں کو حکم دیا ہے کہ وہ رخصت طبل کو ہوئے۔ اور اس سے یہ ہے اہل بیت کے بھائیوں کی تقدیر بجاوے و استادیزات یعنی تسلیک نامہ کا اٹھایا اور ان تسلیک نامہ کے بیٹے سے الرسی نے زر کے فرشتے

بنتِ مرحوم احمد یحییٰ بنت خریلہ اور فاطمہ بنت محمد علیہم السلام  
۷۔ عباد بن سعد نے کہا کہ حضرت نے فرمایا خدیجہ کو نبی مسلم کی مرتوں پر اس طرح فضیلت حاصل ہے جس طرح مریم کو تمام کائنات کی عورتوں پر فضیلت حاصل ہے۔

۸۔ امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے ابا مالکیم السلام سے روایت کرتے ہیں یہ عضرات علیہ علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ جبراہیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا یا رسول اللہ اب کارب اب کو سلام کہتا ہے اور زماں کے کہیں نے اس پشت پر سرخی ترہ رہا اور اس شکر پر جس نے تینیں اٹھایا اور ان گرد پر جس نے تجھے بالا آگ کو حرام کر دیا ہے۔

۹۔ تاخیل ایضاً عرضی الطاعن سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا جس کو تو کل کا دھن بننا چاہیئے وہ سے چاہیئے کہ وہ میرے اہل بیت کو درست رکھے خدا کی قسم جس شخص نے ان کو درست کیا وہ دینا اور اس کے فائدے میں رہا۔

۱۰۔ زادہ علی علیان سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اسے علیان، جو شخص نے میری بیٹی فاطمہ کو درست رکھ کر دیتے ہیں، برکا۔ اور جو شخص نے اس سے کیونکہ رکھا وہ مدرخ میں برکا۔ اسے علیان رکھتے ہو سنامات پر فائدہ دے اگر اور ان میں سے اسان تینیں نعمات یہ ہیں۔

قریب زیان، صراط اور حساب جو شخص سے میری بیٹی فاطمہ راضی ہے، اس سے راعنی ہوں گا اور جس شخص سے میں راعنی ہوں گا، اس سے اللہ تعالیٰ راعنی ہو گا۔ اور جو شخص پر میری بیٹی فاطمہ زیان ہوگا، میں اس پر زنا میں ہوں گا اور جس سے میں راعنی ہوں گا، اس سے اللہ اس سے ناراون ہو گا۔ اسے علیان اس شخص سے لئے علاحدہ ہے جس نے اس پر اس کے شوہر علیہ نظر کیا اور اس شخص کے لئے بھی ہلاکت موجود ہے جو شخص نے ان دونوں کی اولاد اور ان دونوں کے شیخوں پر نظر کیا۔

۱۱۔ مختار بھی اس و نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ آن محمد کی صرفت رکھنا آگ سے بیانت کا ذریعہ ہے۔ اگل فوکی بمحبت، دلیل، صراط اسے گردانے کا ملکہ ہے۔ آن محمد کی ولایت عذاب سے اہل کا باعث ہے۔

۱۲۔ جریر بن عبد الشرکی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا امن مات علی حب آن محمد مات منفرد اور لئے جو شخص آں محمد کی محبت پر مرگیا وہ بخشش کی درست مرا اہم مات علی حب آن محمد مات ستمہیں اور تینیں ہوں گا اپنے جو شخص آں محمد کی محبت پر مرگیا اس کے لئے تبریز جنت کے قدر کھول دے جائیں گے۔ الاد کوئی مات علی حب آن محمد لبیس اور ملک الموت بالجنت کا نہ مکر، دنکیجہ، خیر ملک، اچھوں آں محمد کی محبت پر مرگیا۔ اس کو مرمت کا فرشتہ جنت کی بشارت تھی تھی۔

الترقائی نے کہا اسے آدم اداہ میرے نزدیک تمام ملائق سے زیادہ جو بھے جب تو نہ بھے اس کا دل دے کر والی کیا ہے تو میں نہ بھے بخش دیا۔ اگر محمد کو پیدا کیا تھا تو ہم اسی تھے پیدا ہی نہ کرتا، حافظ ابو عبد اللہ نے کہا ہے کہ حدیث صحیح الاستئناف ہے۔ لیکن بخاری اور مسلم نے اسے بیان نہیں کیا۔

۱۶- سید بن سبیل ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علیہ السلام پر وحی کی کہ اسے یعنی مدد پر بیان لے۔ اور اپنی امت کو حلم دکر کہ وہ بھی اپنے پرایا جائے۔ اگر محمد کا پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں حضرت آدم کو نہ جانت کہ اور نہ جسم کو پیدا کرتا ہیں نے عرش کو پانی پر پیدا کیا۔ وہ کاپنچھ لگا۔ میں نے اس پر لالہ اللہ اللہ - حلبین نام کے نام کا لفظ لکھا تو وہ قرار پکڑ گیا۔ حافظ ابو عبد اللہ نے کہا کہ یہ حدیث یعنی صحیح الاستئناف ہے۔ لیکن بخاری اور مسلم نے اس کو بیان نہیں کیا۔

۱۷- حافظ ابو عبد اللہ شیخوری سے وہ انس سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین علی علیہ السلام کو بزرگ پر تشریف فرمادیجھا اور اپنے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چادر کو زیریں تھی کہ جسے قاتعہ اکھندرت کی تواریخ سماں ہوا تھا اور اسکے امام احمد بن حنبل ہوا تھا۔ اور اپنی انقلاب میں احمد اکھندرت کی طرف سے جسی طبقہ حنفیہ کو اس طرح بیریہ کی اس طرف تھی کہ اس طبقہ حنفیہ کو اس طبقہ حنفیہ کی عورت کی طرف تھی۔

۱۸- حذیفہ کو اکھندرت نے فرمایا کہ فرمادی جسے احمد بن حنبل کی عورت مبارکہ سلطنتی کی طرف تھا اسے پہلے کبھی نازل نہیں ہوا تھا۔ اور اس نے مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف خوشخبری سلطنتی کرنے اور جنت کی مدد کی سواریں۔

۱۹- اسی حکیم جماعت سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین علی علیہ السلام نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دیتے کیا اس کا ارادہ کیا تھا غسل بن عباس سے کیا اعتماد تھا میں کی خاطر ہایا۔ جب اپنے غسل سے اربعہ روزے تو اپنے اکھندرت پر لیکھ فراز پڑھی۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندگی اور حیات حربیہ کی میں نے اسے مختصر کر دیا ہے۔

۲۰- زین العابدین عرب خطاب وضی اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جب حضرت احمد بن حنبل سے ترک اول ہوا تھا۔ تو اس نے کہا اسے سری سبب میں تم کو تحریک کو اسلطہ دے کر والی اکٹا ہوں لیجھیں۔

پیدا کئے۔ اللہ نے ہر ایک فرشتے کو ایک ایک تسلی نام دیا۔ جب قیامت کا عہد ان کرم ہوگا۔ اسے دعوت فرشتے مخون کر آواز دیں گے۔ اور ہر ایک بھبھ کو تسلی نام دے دیا جائے گا۔ جس ہی اس کا ذمہ سے چھپ لگا را تحریر ہو گا۔ بیرا بھائی اور سیرا ابن حمادیہ بھری امتحنت کے مردوں اور عورتوں کی گرفتاری کو درج سے چھپ لوانہ داسے ہیں؟

۲۱- ابی داوس نے کہا کہ اکھندرت نے فرمایا اسے علی اللہ تعالیٰ کو و تعالیٰ نے بتیری شادی فارم سے کرو ہے۔ اور اس کا حق فہریت کو تواریخ یہ ہے جو شخص زمین پر اس حالت میں چلے کر وہ قسم سے بیضی رکھتا ہو لے زمین پر حرام چلا۔

۲۲- حافظ ابو عیش شیخوری سے وہ انس سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی بیوی مادرت کے باس سے جاؤ۔ کیونکہ وہ غریب علیہ السلام کو مدرس تھی ہے۔

۲۳- شیخوری حمار سے روایت کرتے ہیں کہ اکھندرت نے فرمایا کہ غریب کو اس طرح بیریہ کی اس طرف تھی کہ غریب نصیحت حاصل تھی۔

۲۴- حذیفہ کو اکھندرت نے فرمایا کہ فرمادی اللہ تعالیٰ سے اجازت تھے کہ مجھے حمام کرنے کا اتاریل ہوا تھا۔ جو کوچہ پار بھروسے پہنچ گواہ سے پہنچ کر بھی نہ پڑا۔ میرے ہدوں میں علم کا مسند رویں مار دیا ہے۔ ملک اور کرکے اور بیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تعاب میرے منہ میں ڈالا گیا ہے۔ یہ وہ بھر ہے جمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے چون چون کر چیزی و دھیستکی میں مالک میرے نے مسند پکار دیا ہے اور میں اس پر بیٹھ گاں تو میں نہ مات دا لالہ کو قرأت سے انبیل بالاں کو اکھندرت سے فتوی دیں گا۔ حتیٰ کہ کوئی ادا بخیل دوں بول اکھندرت کی۔ علی نے کہ کہا اور تم لوگوں کو

۲۵- اسی حکیم جماعت کا خاتمه ہے اور اس پر مبارکات کا خاتمه ہے

۱- علی علیہ السلام نے فرمایا کہ جب قیامت کا رد بھا جو شخص سبب پہنچے تو سے اسکے گارہ ناٹق، حادث ناٹق اور منفی فرضیتے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں گے۔ اپنے سے جبراہیل اپنے امتحنت کے حلات دیانت کی حدیث بھی ہے میں نے اسے مختصر کر دیا ہے۔

۲- زین العابدین عرب خطاب وضی اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جب حضرت احمد بن حنبل سے ترک اول ہوا تھا۔ تو اس نے کہا اسے سری سبب میں تم کو تحریک کو اسلطہ دے کر والی اکٹا ہوں لیجھیں۔

## مودت ۱۷

### نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل اور وفات نبی اور فاطمہ علیہ السلام

ایک بھگر کا مکار اسرار زین خواہی دفن ہو گا۔ جو صیحت میں گرفتار افغان آپ کی دربار کی مزیارت کی کا  
اللہ تعالیٰ اس کی مصیحت کو فرم کر دے گا اور جو کنگار زیارت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا۔  
(کتاب مردہ الفرقی حسن شد)

## باب ۷۵

ان احادیث کے بارے میں جو اس بات پر دلکش ہیں

**رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عصبیہ اولاد فاطمہ سلام اللہ ویرکاتہ ہے**

حدیث میں ہمدرک اب کا باب اور سبب دروز نقلخ نہ ہونے  
آپ کی صدر رحمی دینا اور آخرت روغون میں ٹا رہے گی:

شیخ الاریث الحسین اپنے باب سے روایت کرنی ہیں۔ آپ کا باب آپ کی دادی فاطمہ بنتی رضی اللہ عنہا  
سے روایت کرتے ہیں کہ یہ سببے باب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ہل کی اولاد اپنے  
یہاں کا لفڑ طرب ہوتی ہے۔ مگر اولاد فاطمہ کا میں فل ہوں اور من ہی ان کا دادا ہوں  
اللہ تعالیٰ نے رجھی ہے۔ آیت نازل فرائی۔ دلا تکھوا امہا تکر، آپ نے دروز (مل کر یہاں اسے  
اس سے خس نکالا۔ ہور صدقہ دیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے رجھی تہیت نازل کی۔ اتنا غنمتم من مثی نذل  
حسنہ۔ آپ نے ایک کوہرا اور اس کا نام سقایۃ الحاج رکھا اور اللہ تعالیٰ نے یہاں  
نازل فرائی۔ احبلتم سقایۃ الحاج۔ آپ نے (قتل کی) وہیت ایک سوادنہ مقبرہ کی۔ اللہ تعالیٰ  
نے اس کو اسلام میں جاری رکھا۔ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے میں عبدالمطلب ز جزا  
یکیستہ تھے۔ مرحوم حسین بیٹ کے نام پر ذریعہ ہوتی تھی اس کو نہیں کھاتے تھے۔ آپ تھے ابیر ایک طبق  
پر قائم تھے۔

۱۔ امشنے کہا کہ مجھے ابو سحاق بن حارث نے اور سعد بن بشیر نے علیہم السلام درجہ سے روایت بیان کی  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تم لوگوں کو حوض پر ہوں گا۔ اے علی تم حکم دیستہ  
ہو گئے حنی اور حسین (راکش) پانے والے ہوں گے۔

۲۔ امام رضا علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں تمیں اللہ تعالیٰ کی قسم رے کر دریافت  
کیوں ہوئیں میرے حوالے دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہیں، فرمایا میں تمیں اللہ تعالیٰ کی قسم رے کر دریافت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

کی طرح لحد کھو دو۔ اس نے لحد کو کھو دیا۔ بعد میں حضرت علیہ عباس اور فضل بن عباس اُمّت کے۔ افہمت  
صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علیہ السلام نے اپنے دروز (مل) کو حوض سے رقبہ میں رکھ دیا۔ اور آپہما  
چھو مبارک، سقدس اور منہ کو کھو دیا اور اعلیٰ کو حوض دیا اور مٹی ڈال دی۔ صدات اللہ و محیا فاطمہ  
بیکارہ، و سلام علیہ و مخلص اپنے میں ہے۔ فاطمہ صدوات اللہ علیہما نے فرمایا (آج) ہم سے ہم  
لے آئیں۔ عمرتیں آپ کی خدمت میں ہی چھوٹیں۔ فاطمہ صدوات اللہ علیہما نے فرمایا (آج) ہم سے ہم  
بھگتی۔ بھر آپ نے رہی) مرتبہ پر ما

غیر فاق البلاں دیکھہت شہس النہاد والکلہ العظمی

والارض من بعد النبی حزینہ عشق علیہ کثیرہ المراجعت

منیبکہ شرق البلاں دعڑیہما ولیکہا مصہ دکلن بیدان

درجہ کا ناتھ تاریک بھگتی، وہی کے سورج لوگن مل کیا صبح و شام لے ذر بر گئے۔ فدا کا  
رفاقت کے نہ زمین غلکیں ہے۔ علم کا انہلہ رفت بھوپال سے کلتا ہے۔

۴۔ علی علیہ السلام نے کہا کہ عبدالمطلب قیامت کے دروز ایک امت کی صrust میں  
جائے گا جسی پر باشتہ ہوں کی روفق اور بزرگت کی علاست ہوگی۔ زمانہ جاہلیت میں عبدالمطلب نے فتح  
میہار کی، اللہ تعالیٰ نے اسے اسلام میں جاری رکھا۔ اباد احمد لعلی عہدیں کو میتوں پر خدام قرار دیا  
اللہ تعالیٰ نے رجھی ہے۔ آیت نازل فرائی۔ دلا تکھوا امہا تکر، آپ نے دروز (مل کر یہاں اسے  
اس سے خس نکالا۔ ہور صدقہ دیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے رجھی تہیت نازل کی۔ اتنا غنمتم من مثی نذل  
حسنہ۔ آپ نے ایک کوہرا اور اس کا نام سقایۃ الحاج رکھا اور اللہ تعالیٰ نے یہاں  
نازل فرائی۔ احبلتم سقایۃ الحاج۔ آپ نے (قتل کی) وہیت ایک سوادنہ مقبرہ کی۔ اللہ تعالیٰ  
نے اس کو اسلام میں جاری رکھا۔ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے میں عبدالمطلب ز جزا  
یکیستہ تھے۔ مرحوم حسین بیٹ کے نام پر ذریعہ ہوتی تھی اس کو نہیں کھاتے تھے۔ آپ تھے ابیر ایک طبق

۵۔ امشنے کہا کہ مجھے ابو سحاق بن حارث نے اور سعد بن بشیر نے علیہم السلام درجہ سے روایت بیان کی  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تم لوگوں کو حوض پر ہوں گا۔ اے علی تم حکم دیستہ  
ہو گئے حنی اور حسین (راکش) پانے والے ہوں گے۔

۶۔ امام رضا علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں تمیں اللہ تعالیٰ کی قسم رے کر دریافت

یہ رے اہل بیت کو نصیب نہ ہوگی۔ کیا میری شفاعت و حجایا حکم کو نصیب ہوگی۔ «حاکمین کے دو تھیں میں»  
۱۰۔ بلنسے حدیث بیان کی ہے کہ صفتی بنت عبد الملک بنت تریش کے ایک گروہ کے پاس سے گوری۔ وہ آپ کی  
می خواہ باقی کر رہے تھے۔ اور زمانہ تھا ہمیت کا تنگ کہ کہتے تھے جناب صفتی نے کہا رسول اللہ تم  
میں سے میں۔ انہوں نے کہا وہ تو، ایک ایسا وضت میں جو کہ ڈاکٹر ہے پیدا ہو گیا ہو۔ اپنے صلی  
الله علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں اس اپ کی اس بات کی خبر دی، آپ نے ہنر بر ناراضی کے عالم میں فرمایا  
اے لوگو! میں کون ہوں؟ انہوں نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں۔ فرمایا قریوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ یہ رے  
اہل کی تفصیل بیان کرتی ہیں۔ خدا کی قسم ہیں ان لوگوں سے اصل کے لحاظ سے افضل ہوں اور جگہ کے اعتبار  
سے بہتر ہوں۔

۱۱۔ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ اہل بیت کی ایک خادم بھی جس کا نام بیریہ تھا۔ ایک خفر نے اس سچ  
کہما اسے بیریہ اپنی میتہ حبیوں کو ڈھانپت رکھ، اللہ تعالیٰ کے ماں محمد مجھے کوئی نائلہ نہ دیں گے۔ یعنی صلی  
الله علیہ وآلہ وسلم نا لاغن ہو کر نسلکے اور بینر پر کھڑے ہو کر فرمایا میں لکھ اہوں، کہا آپ اللہ کے رسول ہیں فرمایا  
میں اولاد آدم کا سردار ہوں۔ بلیں خون نہیں ہے۔ میں وہ پہلا شخص ہوں جو اس کی قیامت کے درز پر پہنچے  
شکر کی۔ لیکن خون نہیں ہے۔ بیس رونگ کے عوام کے سایہ میں لا احمد کا مالک ہوں گا۔ اس روز لا اور  
الحمد کے ساتے کے سوا اندکی سایہ نہ ہوگا۔ پھر بھی خون نہیں ہے۔ تو میں کہا ہو گیا ہے جو یہ لگائی کرتے ہیں  
میری صلسہ رجی کوئی فائدہ نہ ہے۔ بلکہ میری شفاعت میرے اہل بیت کو حاصل نہیں۔ جو کہ حا  
درا حکم ہمیں اس سے مستفید ہوں گے۔ میں شفاعت کروں ہماچن کہ میں جس کی شفاعت کروں گا۔ وہ اسی  
کی شفاعت کرے گا۔ اہل اس کی شفاعت تقبل ہوگی۔ جسی کہ شیطان کو (پسے متلق) شفاعت کے  
معقول عاصی امید نہ ہو جاتے گی۔

۱۲۔ میرن طلاب رہنے والوں کے روایت ہے کہ یعنی صلیم نے فرمایا۔ یہ رے سب کے سوا ہر سبب نیست کے  
وہ ذمہ ختم ہو جائیگا اور ہر اولاد آدم کی بعد ان کے باپ رہتے ہیں۔ اولاد نام کے سوابیں ان کا باپ  
ہوں اور حمد ہوں چ

فرزند مول کے باپ ہو، انہوں نے کہا نہیں!

۱۳۔ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر بھی کی ارادہ کا  
اس کی پشت میں قرار دیا ہے اور میری اعلاء کی پشت میں قرار دیا ہے۔

۱۴۔ جعفر بن محمد پے باپ سے روایت کرتے ہیں ماتپ جابر سے روایت کرتے ہیں کہیں اور بیکس نہ  
بھی صلیم کی خدمت میں میٹھے ہوئے تھے۔ اسی دو دن میں حضرت علیؑ تشریف لائے امام اپنے نام کی  
صلیم نے سلام کا حجراپ دیا۔ اخیرت کھڑے ہو گئے، اپنے کو گلے لکھا۔ اپنے کو دو دن آنکھوں کے پردے  
پر سیا اور اپ کو اپنی داہنی طرف مجاہدیا۔ عباس نے وہن کیا یا رسول اللہ اپ اس کی خدمت میں  
ہیں۔ فرمایا اسے میرے چھا اللہ الطیبین اسے بہت زیادہ دوست رکھتا ہو۔ اللہ عزوجل جو اس  
ہر بھاگی اولاد کو اس کی پشت میں قرار دیا ہے۔ میری اولاد کو اس کی پشت میں قرار دیا ہے۔

۱۵۔ سوہر سے روایت ہے کہ حضرت نے زیادتی قیامت کے روز میرے نسبت، حسب اور دادا دیے  
تمام نسب قطع ہو جائیں گے۔

۱۶۔ (حدیث السندر) ایک نبیر نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا قیامت کے روز نہ فتنہ اور دادا ختم توجیہ  
مکاریں انبی اور دادا میں باقی رہے گی۔

۱۷۔ امام نبوی عبد اللہ بن حیزیر سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت جعفر قتل کر دئے گئے تو قاتل دو دن  
بزرگ مول ہوتے وقت یعنی صلیم نے پیدا کرنے واللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ ہم دو دن نے مرضی کو منزہ رکا  
اہم حضرت نے میرے جانی مکھ کے پارے میں کہ مسکھارے چیز ابوطالب کے مشبب ہیں اور عدو  
حضرت میں اہم اخلاق میں میرے مشاہد ہے۔ پھر اپنے میرے احتضان پر کفر فرمایا ہے یہ رے الفرا  
کا جانشین بنا اور عبد اللہ کے دہنے احتضان میں پرست دے۔ اپنے تین مرتبہ المیافر فرمایا ہے  
وہ کوئی کا ویسا اور آخریت میں ول ہوں۔

۱۸۔ ابو حیان خدری سے روایت ہے کہیں نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے سنا کہ مروی کو کیا ہوگا  
جو یہ کہتے ہیں کہ قیامت کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فتح نہ ہوے گی۔ فرمایا ہاں بخدا کی قیمت یہ ہے  
رحمی دنیا اور آخریت میں جعل ہوں گا۔

۱۹۔ ام نافی سے روایت ہے کہ اپ بائز نکیں۔ چنان شروع کیا، عمر خلدہ بیٹے اپ سے کہا دیا اس ایں تھا  
یہ علم ہوتا چلے ہے مکھیں کوئی فائدہ نہ دیں گے۔ مانع حضرت علیؑ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ہے۔  
تمان ماقصہ سے آگاہ کر دیا۔ رسول اللہ نے فرمایا قریوں کو کیا ہو گیا ہے کہ جو یہ خیال کرتے ہیں کہ میرے خدا

- ۷۔ علی کرم اللہ وجہ نے فریاکہ میں نے رسول اللہ صلوا کریمہ نے ہوئے سنے۔ مجھ پہلا شخص جو بھر جو حق پر وارد ہو گا  
لہ یہ سے اہل بیت رسول کے اور بزرگ ائمۃ کے وہ لوگ ہوں گے جو بھجھ دوست رکھتے ہیں۔  
۸۔ ابن عمر حنفی محدث روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی امت کے جو اشخاص ملک کے سب سے  
پہلے شاخت کر دیں گا وہ یہ سے اہل بیت رسول کے پھر تریش ہیں۔ سب سے زید، تریث اور فراہد قریب اچھے خار  
چھریں کے، دل جو بھج پا میں لادے اور بزرگی پیری کی۔ پیر قدم عرب، پیر قدم اور جس شخص کی میں پہلے  
شاخت کر دیں گا وہ افضل ہو گا۔
- ۹۔ علی رضی اللہ عنہ اسے روایت ہے کہ رسول اللہ صلوم نے فرمایا۔ اے قاطع! تجھے علم ہے کہ تیرا نام فاتح ہوں چاہیے  
و حصن کیا یا رسول اللہ نہیں، فریاکہ نے تجھے اور تیری اولاد فواؤ اگ سے آٹا لد رکھ دے۔ اس حدیث کو حاصل کا  
الا لفاظ دشمنی نے بیان کیا ہے اور حکم بزرگی نے اس کو سند امام علی بن موسیؑ رضا کے ساتھ  
روایت کیا ہے اور جس شخص نے اپنی کو دوست رکھا وہ بھی اگ سے آتا ہے۔  
۱۰۔ علی رضی اللہ عنہ اسے کہا کہ رسول اللہ نے فریاکہ مبارکہ اسالن سبقتے ہے جاتے گا۔ مبارکہ اور بیان مالا بخات پا جائیں  
اور ہم یہ سے خالق کو بخش دیا جائے گا۔
- ۱۱۔ الش رضی اللہ عنہ اسے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ام اور عبد المطلب جنت وادی کے سڑاکوں میں ہوں احمد، میں ہوں احمد، میں ہوں احمد۔  
علی ہیں، سعفیوں، حسن یا حسین میں۔ اور مبارکہ اور جملہ اللہ فرج جا ہیں۔
- ۱۲۔ علی کرم اللہ وجہ نے روایت ہے کہ میرے نے رسول اللہ صلوم کی خدمت میں لوگوں کے حصہ کی شکایت کی۔ اپنے  
تجھے فریاکہ کیا تم اس بات پر مدد حنفی نہیں تو کہ جو اشخاص جنت میں پسے داخل ہوں گے۔ ان چار میں قمر نے  
کہ (وہ) میں ہوں احمد، حسن یا حسین میں، ہماری کمیں ہمارے مالیں باقی ہوں گی۔ اور ہماری اولاد ہماری  
وورثت کے تجھے ہوں گے۔
- ۱۳۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اسے روایت سکھنے ملزم نے علی سے فرمایا۔ تم اسے اپنے دل کے حاوی کر دے۔ اور پھر ان کو میرے حاوی  
کی عرضت میں ان کے گھنٹا رون کو ان کے نیکو کا دل کے حاوی کر دے۔ اور پھر ان کو میرے حاوی  
کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا کہ دیا اور ایسا کرنے والا ہے۔ میں نے عرض کیا ہمارے ساتھ ایسا کر دیے  
فریاکہ اس بات کو تھا کہ رب نے تمہارے مغلوق کر دیے۔ اور جو لوگ غدار سے بعد ہوں گے۔ ان کے  
مغلوق کر دے گا۔
- ۱۴۔ علی کرم اللہ وجہ نے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے گروہ! بزرگ اشم اصم ہے ان  
ذات کی جو نسبتی حق کے ساتھ بینی جانا بھیتا۔ اگر یہ جنت کے دروازے کی زنجیر کو پکڑ دیا تو درداخل کرنے کی  
تم سے ابتداء کر دے گا۔

## باب ۵۸

**اللہ تعالیٰ نے انحضرت صلعم سے اس بات کا وعدہ کیا کہ اپنے اہل بیت کو عذاب دیگا**  
**اور دنہ انہیں اسکے میں داخل کر دے گا**  
**کتاب عظیم سے ان کی محبت واجب ہے**

**اور بعض ان احادیث کا ذکر ہو کتاب جواہر العقدین میں منقول ہے!**

۱۔ جوہر السنن میں منقول ہے کہ قرآن نے ابن ماس سے روایت کی ہے۔ اپنے نے اللہ تعالیٰ کی اس بیت کے  
محتوى فرمایا واسوں بیطبیت سبک نظری۔ اللہ اپنے کو مفتریب اتنا دے گا۔ اپنے لااضن بوجانی گے  
لیکن کوئی حملی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم اس بات پر اپنی رسمیت کے اپنے اہل بیت جنت میں داخل ہوں۔

۲۔ رجذبہ سناد، زیرین علی بن حسین رضی اللہ عنہم نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ مصلحت کا ایک  
اہل بیت جنت میں داخل ہوں۔

۳۔ قدرہ الن سے روایت کرنے ہیں کہ رسول اللہ صلوم نے فریاکہ میں نے اپنے رب سے اپنے اہل بیت کے مشتق  
سائل کیا کہ ان میں سے جو شخص بھی توحید کا اقرار کر لے اور ستینے کے امور کو انجام دے ایسے لوگوں کو عذاب نہیں

۴۔ عمران بن حسین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلوم نے فریاکہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میرے اہل  
کے کسی فریاکہ اگ میں داخل نہ کرے۔ اپنے نے میرے سوال کو تبریز کر دیا۔

۵۔ علی رضی اللہ عنہ اسے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلوم کو فرماتے ہوئے سننا۔ اے بیوی اللہ یعنی رسول  
کی عرضت میں ان کے گھنٹا رون کو ان کے نیکو کا دل کے حاوی کر دے۔ اور پھر ان کو میرے حاوی  
کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا کہ دیا اور ایسا کرنے والا ہے۔ میں نے عرض کیا ہمارے ساتھ ایسا کر دیے  
فریاکہ اس بات کو تھا کہ رب نے تمہارے مغلوق کر دیے۔ اور جو لوگ غدار سے بعد ہوں گے۔ ان کے  
مغلوق کر دے گا۔

۶۔ علی کرم اللہ وجہ نے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے گروہ! بزرگ اشم اصم ہے ان  
ذات کی جو نسبتی حق کے ساتھ بینی جانا بھیتا۔ اگر یہ جنت کے دروازے کی زنجیر کو پکڑ دیا تو درداخل کرنے کی  
تم سے ابتداء کر دے گا۔

بائعت جنت میں داخل ہو گا۔

۱۷- حجر العقیدن بیشی بن جبان زبان سے دھھرستھل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اپنے فرمایا ہم کے باسے میں آلم حمایت آیا ہے جو کہ ہر مومن یاد رکھتا ہے۔ پھر آپ نے یہ کیت تقدیم فرماتے۔ تل کا استکدام عینہاً اجڑا الامردۃ فی القابی۔

۱۸- ابوظیل سے روایت ہے کہ حسین بن علی رضی اللہ عنہا نے میں خطبہ اور رسیم کیت تقدیم کی۔ دلتفع ملت آیا کہ ابلاہیہ دس سخاں درجتی ہے۔ پھر فرمایا میں لشیک افرازند ہوں امیں نذری کافر زند ہوں۔ علی اللہ کی طرف بلائے دلائے کافر زند ہوں جو اس کے حکم سے بلا تھا۔ میں بعدش جانش کافر زند ہوں۔ میں اس کافر زند ہوں جو کہ اللہ تعالیٰ نے قائم جماں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ میں اس اہل بیت کا ایک فوج ہوں جس سے اللہ تعالیٰ کو درد کھانا اور نیں کافر خدا پاک دیکھو کیا۔ میں اس اہل بیت کافر اہل بیت کیت تقدیم کیت تقدیم کے ذریعے فرم تاریخ یا ہے۔ فرمایا ان لاس سلکم علیہ احڑا الامردۃ فی القابی۔ اس حدیث کو طبرانی نے الحیر الدلائل میں بیان کیا ہے اور بزار نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

حافظ جمال الدین زرنجی مدفن ابوظیل اور حسین بن جبان سے روایت کرتے ہیں اور یہ عبارت زیادہ کی ہے۔ حضرت نے فرمایا ہی اس اہل بیت کافر ہوں جوں میں جیساں اُترستھا اور جن کے اہل سے اور جاتا تھا اور اللہ تعالیٰ سلطنت نازل فرمائی تھی دم بیعتت حستہ نزد لہ فیہا حستہ۔ نیکی حاصل رہا میں اہل بیت سے محبت کرنا ہے۔  
حافظ جمال الدین زرنجی نے اسی حدیث کے آخری حدیث من کفت مرکاہ متعل میں بیان کیا ہے۔

الحمد والحمد نے کہا ہے کہ یہ وہ ملائی ہے جو کوئی صلح نے ثابت کر دیا ہے۔ اور دیوار کے جانش اس کے مقتول سوال کیا جائے کا۔ جیسا کہ اللہ کے قتل میں بیکان کیا ہے۔ دن تو ہم انہم سلوٹ کیں ہمڑا ان سے کچو دیافت کرنا ہے۔ ان سے علی بن ابی طالب کی مغلیت کے متعلق سوال کیا جائیگا۔  
اور یہ کذب اسناد، الہم بریو ہے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے باقی ہیں اور کیا ہے۔ آدمی کا ایک قدم درسے قدم سے تکہیں جائے گا۔ حتیٰ کہ اس سے چار چیز مدل کے سائل سوال کی جائے گا۔ اپنی زندگی کی کھنوار یعنی خوشی، اپنے چشم کو کئی خلافات میں گرفتار رکھا۔ مل کر یہ سکل کیا اور کس جیزی میں خرچ کیا اور ہم اہل بیت کی محبت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

ہر کو اولاد کا درج بلند کر کے اس کو جنت بر مون کے دربے میں داخل کرے گا۔ الگ چاہس کی اولاد میں اس سے کم کیوں نہ ہو۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی والذین امنوا و تبدیلہم ذریعہ بالہم الحفاظہ نہیں بالہم وہا اتنا ہم من عبدهم کہا، اللہ تعالیٰ کہتے کہ میں ان کے اپنے عکل کم کر دیں گا۔ حاصل نہیں بالہم وہا اتنا ہم من عبدهم کہیں کہیں شرط کے مطابق صحیح ہے۔ اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد کہا ہے کہ یہ حدیث غیر اسلامی اور سیم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

۱۹- سیدہ زینب عسیر سے روایت ہے کہ حبب اُری جنت میں داخل ہو گا تو یہ کامبیرا اپ، سیری اہل اُری اولاد اور سیری بیوی کا ہے۔ بیہ جانے کا کام ان لوگوں سے تھے کہ اعمال کی طرح عمل بجاہیں لائے اپنے کامیں پہنچا اور ان کی خاطر عمل کی اتفاقہ ان لوگوں سے کام جانے کا جو جنت میں داخل ہو جائے۔ پھر آپ نے آیت تلاوت کی وجہات عدن بیدھن لہو ہا وہ مصلحہ من ابا اللہم داشداجھہ و خدا یقین جسے مطلع ہوں کی اولاد کے متعلق یہ باستہتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد اس کی زیادہ سخت اور سزاوارت کے علیحدہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے علی ہبب قیامت کا دن ہو کا تم اور تما اولاد ابتو تکھڑوں پر سوار ہو گی۔ موتیوں اور بیوقوت کا کام پھنسے کے اللہ تعالیٰ تم لوگ کو جنت جانے کا حکم دے کا اعلوگ دیکھ رہے ہوں گے۔ اس حدیث کا ہام مل جاؤ گے رفاقتے بیان کیا ہے اور مطب  
لہبری نے ہمیں بیلی کیا ہے۔

۲۰- علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے علی اللہ تعالیٰ نے تجھے تیرے فریضتیں اور تیری اور زیری سے خیلیں اور سوؤں کو بخشن دیتے اور تجھے بشارةت ہو کر تم اپنے طبیعت  
۲۱- الیاف و خیلیں اور زیری سے خیلیں اور سوؤں کو بخشن دیتے اور تجھے بشارةت ہو کر تم اپنے طبیعت  
سیرا پہن گئے۔ ان کے چہرے دشمن ہوں گے۔ اور زیری سے خیلیں جو فرض پر طرد ہوں گے میرے  
پیاسے سے ہمل کے اور ان کی گردیں بندہ ہوں گی۔

۲۲- جمال الدین زرنجی مدنی ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ حبب یہ آیت نازل ہوئی۔ ان اللہین امنوا  
عذرالصالحات اولدنت صنم خیرالنیزیہ ترسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم پر تبر اسلوب  
یہ کہ قیامت کے بعد قم اور تمارے شیخہ اس شانی سے آئیں گے۔ وہ راستہ ما فی بول کے ماقبلہ  
سے راضی ہو گا؛ اور تمارے دشمن اسن انت میں آئیں گے راثلان سے نماضی ہو گا۔ اور ان کی  
گردیں اچھی ہوئیں گی۔ عرقن کیا میرے دشمن کو یہیں؟ فرمایا جس نے تم پر تبر اسلوب  
۲۳- ارسیلی جیسی وغیرہ مذکور سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا ہم اہل بیت کی محبت نہیں پہنچی  
کو اس سر جالت میں مل کر وہم دیکھ کر دوست رکھتا ہو گا۔ وہ ہماری شفاعة دے دے

ان توڑا جائیں۔ مجھے تماری بحث کو لفڑا نہ دو سکی۔ درست نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں حضرت پرکار آپ کو  
مالفوت سے آگاہ کیا۔ آپ نے لوگوں کے ساتھ نہ فڑا ادا کی۔ اور فرمایا کہ لوگ مجھے کیا ہو گیا ہے۔ مجھے  
میرے اہل کے بچے میں تکلیف دی گئی ہے۔ خدا کی قسم میری مشافعات مر سے تراحت دانفل کو حاصل  
کرنی۔ حتیٰ کہ حادثہ حکم کا قید میری مشافعات کو حاصل کر سے گا۔ حادثہ حکم میں کے دو مقتبیں کے  
نام ہیں۔

بھائی نے اس طبقت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ اپنے کھڑے پر ہے۔ اور حضرت نما ان تھے  
کہ ما ترکوں کو کیا ہو گیا ہے تھک جھے میرے قاتب خارجہ کے بارے میں تکلیف دی گئی ہے۔ تینیں یعنی  
بھائی اپنے کھڑے کی جس شخص نے میرے قاتب خارجہ کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی۔ جس نے مجھے تکلیف  
دی اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی۔

اللہ اکابر حنبل نے عمر وہی شاشش اہل سے دعایت فتن کی کہ جن میں کے سارے جوین کی رفت روانہ ہوا اپنے  
کے اپنے سفری محبوب زیدی کی بحث میں وزیریہ والپس طلاقی نے اپنی شکایت کا اہم مسجدیں کی وجہ کر  
کریں پاٹ کا علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو برگیا۔ فربدا۔ اسے خدا کو قسم نہ کچھ اذیت دی ہے، میں نے عوقل کیا۔ میں  
تلکے پہاڑیاں پہاڑیں کا اپ کو اذیت دوں۔ رسول اللہ نے فرمایا جس نے علی کو اذیت دی اس نے مجھے  
تکلیف دی۔

ابن عبید البر نے ان الفاظ سے حدیث کو بیان کیا ہے جو شخص نے علی کو درست رکھا اس نے مجھے درست  
کیا جو شخص نے علی سے باغص رکھا اس نے مجھے باغص رکھا۔ جو شخص میں کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت  
کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی

لے کے بڑی والی کے حواس سے حدیث بیان کیا ہے کہ خالد بن ولید نے مجھے کہا کہ تم رجیک حضرت علی  
کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا کر دعا میں مدینہ میں پہنچا اور مسجد رسول میں داخل ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم اپنے گھر میں بٹھے اور اپ کے اصحاب سمجھ کے دعوے سے پروج دھتے ہیں اسی دوں نے کہا کی  
کہیں کے کہا غیرستہ ہے۔ اللہ نے مسلمانوں کو فتح عطا کی ہے۔ انہوں نے کہا پھر کہوں ائے  
لے کہہ کہا ایک اونٹہ میں تھی جس کو حضرت علی کے نام پر لیا ہے۔ اس داعی کی رسول اللہ  
کو اذیت دیا ہو۔ انہوں نے کہا آگاہ کر دتا کہ علی اپنے کاٹھوں میں گرجا جائیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو  
کہتے ہیں اپ کا نام فرم کر تسلیم کیا جائے اور اپ کے کاٹھوں کی وجہ کیا ہے کہ علی کا تاریخ رکھتے ہیں۔ جو شخص نے علی  
کا تاریخ کیا۔ اور کہا ہے کہ میرا اور میرا بیت سے محبت رکھنے کے مارے میں پڑھا جائے گا۔

۲۵۔ ابن موسی نے کہا کہ سراء انتہی نے فرمایا تھا کہ درست شفیع بن احمد آنکے نامیں بھائی  
حکی کا اس سے چار چینیوں کے متعدد سلال کیا جائے گا۔ عمر کا حصہ کہاں فیکا۔ جس کے لہاں تبلیغ کا مکالم  
کہاں خرچ کیا۔ اور کہا ہے کہ میرا اور میرا بیت سے محبت رکھنے کے مارے میں پڑھا جائے گا۔

۲۶۔ محمد بن حفییسے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں روایت ہے سیمچول لہمہ الرحمہن دیگا جو  
موری کے دل میں علی اور اہل بیت میں بھت ہو گی وہ رجحت جانے میں باقی نہ رہتے گا۔

۲۷۔ محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس اپنے باپ سے اپنے والدے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم اپنے کھانے پیش کی تھیں کہاں نہیں کی تھیں عطا کیں میں۔ تو اسے درست رکھو اور اللہ سے محبت رکھو  
کی وجہ سے مجھے محبت کرو۔ اور میرے اہل بیت سے میری وجہ سے محبت کرو۔

۲۸۔ عبد الرحمن بن ابی الیل الصداری اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ اسرائیل  
میں ایمان دار نہیں ہو سکتا جب کہ میں اس کی جانی سے جو بڑے ہوں۔ اور میرے عزت اس کی کفالت  
اپنی عزت سے زیاد جب ہو اور میرے اہل اس کے نزدیک اس کے اپنے اہل سے مجوب ہوں اور ہر ہو  
ذات اس کے نزدیک اس کی اپنی ذات سے زیاد جب ہو۔

۲۹۔ حضرت علی نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا اپنی اولاد کو تین بالوں کی تسلیم کرو۔ اپنے بنی سے بھت کرو۔ اس  
اس کے اہل بیت سے محبت کرو۔ اور دا ان کو قرآن پڑھنے کی تسلیم کرو۔ اور یہ سلطان قرآن الکریم میں  
میں بھوکے جس دن اللہ کے ساتے کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ اور وہ شخص انبیاء اور اوصیا کے ساتھ  
۳۰۔ تقدیمی میں عبد المطلب بن ربیع بن عبد المطلب بن اشلم سے روایت ہے کہ عباس بن عبد المطلب نے

عاملین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درست میں حاضر ہوئے اور میں آپ کے پاس موجود تھا۔ رسول اللہ نے کہا تھا کہ  
نے تاریخ کیا ہے عربون کیا یا رسول اللہ تعالیٰ کیا ہے سامنہ کیا کہ بڑی ہے کہ یہ گب اپنے میں  
ترویج خوش بخش ہیں اور جب ہم لوگوں سے سطح ہیں تو ان کی یہ حالت نہیں رہتی۔ وہ سُنْنَةِ مُحَمَّدٍ رََسُولِ اللَّهِ

صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑو مبارک ترجمہ ہو گیا۔ پھر فرمائیں ہے اس ذات کی جس کے تعمیر  
جان ہے۔ آدمی کے دل میں اس وقت تھک ایمان واخی نہ ہو گا۔ جس کو تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے اس  
خاطر درست رکھے۔ پھر فرمایا اے لگد جس نے میرے چھپا کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی ہے۔

چھا اس کے باپ کے برابر ہتا ہے۔  
۳۱۔ رجہوف اسناد عدین یا مرسے روایت ہے کہ مودہ بنت ابی السب مہاجرہ ہو کر اپنی زوجہ کے لئے  
اپ سے کہنا شروع کرتم اس اور اسے کہی۔ اور جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کہا ہے۔ الہم

سے باہر نکالیں کے۔

۲۴۔ مالک اپنی بیروت میں حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہی وقت میں میرے اہل بیت کے اتفاقات کرنے والے افراد موجود ہیں گے۔ اس دین سے غاصبوں کی تحریک، یا الود پرستوں کی تحریک ہے اور جاہلوں کی تفسیر کر دکریں گے۔ تمیں قیم ہونا چاہیتے ہے کہ تہذیب اذن توبی اللہ تعالیٰ کی طرف ہے جو اپنے گے۔

۲۵۔ مالک اپنی بیروت میں حدیث بیان کی ہے کہ اخیرت نے فرمایا میں تم لگوں کو اپنے اہل بیت کے بارے میں بھدا کی وصیت ارتقا ہو۔ میں کمل و تیامت، تم سماں کے بارے میں جھوٹا کر دوں گا۔ اور جن شخص کو ایسی خصم ہوں گا اس سے جھوٹا کر دوں گا۔ اور جو سے میں جھوٹا کر دوں گا وہ دوزخ میں داخل کیا جائے گا۔ اسی حدیث کو میں بیان کیا ہے کہ جس شخص نے میرے اہل بیت کے بارے میں بیڑا خال رکھا اس شخص نے اللہ تعالیٰ سے عذر لے لیا اور یہ حدیث بھی بیان کی ہے کہ اخیرت نے فرمایا میں اور میرے اہل بیت جنت میں الگی درخت ہیں جس کی نہیں دنیا میں موجود ہیں۔ بر شخص اپنے رب کی طرف راست پنا چاہے ان میں سے کسی شہر کو پکار لے۔

۲۶۔ امام احمد بن حنبل نے متألب میں حدیث نقیل کی ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ اس وقت بیان فرمایا کہ جب اپنے حضرت علیؓ کے فیض کا ستاد اس کو سختی قرار دیا اور فرمایا، خلکے اللہ تعالیٰ ذات کا جس نے ہم اہل بیت میں وفا کی تو قرار دیا۔

۲۷۔ ابوسعید خدري رضي الله عنه اور اس کے دیباں اور اس کی دیباں کی حفاظت کرتا ہے اور جو شخص ان کی حفاظت نہیں کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے دیباں کی اور اس کی آخرت کی حفاظت کرے گا۔ میں نے یعنی کیا وہ کیا جیزی فرمایا اسلام کی عدت میری بڑت اور میری رحم کی عدت۔

۲۸۔ رجیون عاذراً، ابراہیم بن شیعہ الصفاری سعد دیانتہ کے میں، صینج بن نباتہ کے پاس موجود تھا۔ اس نے ایک میتوں میں بچھے وہ تحریر کیوں نہ سنا فرمی جس کو علی بن ابی الحباب رضي الله عنه نے تحریر کیا تھا۔ اس نے ایک میتوں کا لا جس میں عبارت تحریر کیا۔

۲۹۔ علی کرم اللہ وجہ نے کہا کہ اخیرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس کے رسول کا غصب اور اس کے نزدیک کا عصب اس شخص پر زیادہ ہوتا ہے جس نے میک نیک کا خون بیا یا ہو یا اس کو اس کی عترت کے بارے میں اذیت دی ہو۔ محب طبری کے کتب کے مطابق اس حدیث کو امام علیؓ بن موسیٰ رضا نے روشنہ بیان کیا ہے:

۳۰۔ حافظ جمال الدین زندی نے فرمایا حضرت مسلم سعد دیانتہ کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور اس

وقت تک مونیں نہیں ہو سکتا۔ جسی کہ میری دیوبندیہ اہل بیت کے محبت کے لازم کیا گذا۔ الگ ادی

۳۱۔ ابن الجیل حسین بن علیؓ سے رایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اہل بیت کی محمد کا لازم کیا گذا۔ اور اسی

الہ تعالیٰ سے اس مالک میں ملاقات کرے۔ مکہ وہم توکل کر دوست رکھتا ہو تو ہماری شفاعت کے باعث

یہ شخص جنت میں ہو گا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ماقومیں میری جان ہے، ہماری ہر رفت کے حادثے

کو اس کا عمل کوئی خانہ نہ دے گا۔

۳۲۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ رضیت ہے جس کو مسلم نے اپنے اہل بیت کے نام جائی کیا تھا۔ اور اپنے اہل بیت کے اقران اہل اس کی اماعت کے کہیں، صینج بن نباتہ کے پاس موجود تھا۔ اس نے ایک میتوں پکڑا نے کی وصیت کی۔ وصیت کے مذہب اہل بیت اپنے بنی صنم کا واسطہ کر دیا گے۔ اور اس کے شیشیں ان کا واسطہ کر دیا گے۔ یا لگ کر کرای کے وفات میں داخل دکریں گے اور بڑات کے دوازے

لما رجئ بے باپ نے حجۃ بن محمد کے حوالے سے بیان کیا۔ اپنے ابا طاہری سے رایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر مکمل مقام پر موجود تھے تو ان کا نام دیکھ لی جسے ہرگز نہیں کہا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حضرت علیؑ کا نام تھا کہ فرمایا من کنت مولانا فعلی مولانا۔ جس کا میں سردار ہوں اس کے ملے سرفاریں ہی۔ خبر شہروں میں بھی گئی۔ بیخبر حادثہ بن غنمی فرمی نے سخن۔ اپنی اونچی پر سوار ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اپنی اونچی سے سٹکانہ زمین پر اتر پڑا۔ اور اس کو بجا دیدا۔ کہا۔ محض اپنے بہرلوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم دیا کہم اس سی بات کی کوئی ایسی دلیل کے سوا کوئی مسودہ نہیں اور اپنے اس کے رسول میں یہ بات ہم الکل نے آپ سے قبل کر لیتھی۔ اور اپنے اسی پانچ ماہزد کے ادا کرنے کا حکم دیا، زکوٰۃ ادا کرنے اور زور لکھنے کا حکم دیا یا اوسی احکام دیا۔ ہر نے ان باتوں کو قسمی کر لیا۔ اپنے اس بات پر راضی نہ رہئے۔ حقیقت کا اپنے چہا کے فرزند محبیع (علیہ السلام) کو بلکہ اس کو اپنے پیشیت دے دی ہے اور اپنے کہا کہ جس کا میں سوال ہوں اس کے علی مولانا ہیں۔ کہا یہ چیز اذن اپنکے جانب سے ہے یا اللہ کی جانب سے؟ فیصل اللہ علیہ رضا کہ، دسلی نے فرمایا قسم سے اس نات کی جس کے حوالے مسودہ نہیں ہے۔ حکم اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے۔ حادثہ مذکور اپنی اونچی کے پاس جاتے ہوئے کہہ رہا تھا اسے میرے اللہ! اگر جراتِ محمد نہ تھے حق ہے تو ہم پر اس ان سے پھر بسا یا اسیں وہ نال غذاب میں گزنا فرمادا، وہ ابھی اپنی اونچی نکل دیجھا تھا کہ اللہ عز وجل نے اس سے اس کے سر پر ایک الیا پھر گرا یا جو اس کے مقدار سے باہر نکل گیا۔ اس وقت اس کو قتل کر دیا اور ایک نازل روپی (نکلو بال) حضرت علیؑ کے مقابل پست ہیں اور عظیم المہمت اور بہت مشہور ہیں۔ حقیقت کا نام احمد بن حنبل نے کہا کہ حقیقت حضرت علیؑ کے مقابل پست ہیں اور عظیم المہمت اور بہت مشہور ہیں۔ عمار ثلبی نے اس افقر کو ایک اپنا و مکحہ را کہ رسول اللہ و رسولہ داں داں، متوازن کے بیبی نوول کے بخت اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے حافظاً ابن حجر نے اپنی کتاب موعن تحریر میں بیان کیا ہے کہ احمد ایضاً احادیث، الشافی اور البخاری نے بسیان کیا ہے کہ احادیث اتنی عدو سلسلہ روات کے ساتھ کسی کے حق میں بیان نہیں روتی جس قدر حضرت علیؑ کے حق میں روتی ہے۔

میں رتوحت کتاب کہتا ہوں کہ اس کا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بھی صاحبِ اللہ علیہ مَدَّہ و سلم اور مطبع کو دیا تھا کہ اپنے بعد کیا مفاتیح ظہور نہ پری برہوں گے اور علیؑ کی مصائب اور احتکارات سے اگر بھی گے۔ اس لمحے بنی نہ اپنی اُستاد کو بطور تصویب و تصدیق حضرت علیؑ کو شہرت دی تاکہ وہ علیؑ کے دامن کو پورا کر دیا۔ جیسا کہ جمیں حسب بخوبی کا کوئہ نہیں بہنوں پر بیجھ کر حضرت علیؑ کے حق میں تقصیم اور سنت

پر انسام کیا۔ اسست کے اعلام میں گئے۔ جست تفہم اور اختلاف میں مبتلا ہو گئی۔ الحکیم دوسرے ہے کفر کی بارش کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ فرمائے۔ ملا تکن ذکالذین تقرعوا اختلاف من بعد ما جائز  
المیانات، ان لوگوں کی مانندہ سوچا جو حجۃ بن عیاذ کے پاس ولائی آجائے کے بعد بھی وہ تفہم اور اختلاف  
میں پڑ گئے تھے۔ جبکہ کتب کی تلیفیز اور حکیم کی تفسیر کے لائق کتاب (قرآن) کے مالک ہیں۔ وہ لوگ  
رایت کرنے والے اور کے فرزند ہیں۔ وہ تاکہی کے چڑائی ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ  
کے اپنی بندیں سے جبکہ کفر کی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو محبت کے سامانوں میں جھوپڑا مان لیکر کیا  
اور ان کا حاصل کرنا شجرہ سبلک کی نہیں ہے۔ کے رہ بھروسہ تھا۔ یہ حسوس کے بغاۓ لگ بھی جس سے اللہ  
تعالیٰ نے نیپاک کو دوڑ رکھا تھا، اوس ان کو پاکیزہ کیا تھا۔ اور ان کی آفات سے برسی کیا تھا، ان سے جبکہ ان  
کا بہ رقائق، میر، فرضی فرار دیا تھا۔ اور یہ لوگ صنیفہ درسی میں اور یہ سیزماری کی کھوہ ہیں اور اس کا  
کی ہترن رسیاں میں اور مصروف رسیاں میں۔

۳۵۔ داعی صہوا بحبل اللہ جمیعاً لا تفرقا کے باسے میں علام شعبی نے اپنی تفسیر میں حجۃ بن عیاذ کو  
الله عنہا سے رایت کی ہے کہم کوک اللہ تعالیٰ نی دے اسکی بھی جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، نام  
کے قام اللہ تعالیٰ نی کو مخصوصی سے پکڑا اور تفہم میں دیکھا ہے۔

۴۶۔ اللہ تعالیٰ کی آیت ام بیک دادن الناس علی ما تاہمہ اللہ من فضلہ کے متعلق بہا جسون بن عیاذ  
کے بیک حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے رہ بیٹل ہے خدا کی نعمت ہم ملؤں میں بن پڑا کہ کہتے ہیں  
یہ بیک حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے فرمایا ہے اس کو دوست رکھتا ہوں جو اس کو علی کو دوست  
رکھتا ہے۔ میں اس سے بخشن کھتا ہوں جو اس سے بخشن رکھتا ہے اور میں اس کی مدعا کھتا ہوں جو اس کو علی کو دوست  
رکھتا ہے اور میں اس کو حبہ کھتا ہوں جو اس کو حبہ رکھتا ہے اور میں اس کی مدعا کھتا ہوں جو اس کو علامہ زبارنے سے صحیح لایا ہے

۴۷۔ بیان کیا ہے  
۴۸۔ علام ابن حجر عسکر (مولف الصواعق المحرقة) نے حدیث من لفظ مولا کا و مغلی مولا کے متعلق ہے  
کہ کوئی حدیث کو ترددی اور فدائی نے بیان کیا ہے۔ اور اس حدیث کے مسلم روات کے بہت  
طریقوں میں، ان نکام راویوں کو این معرفت کے کتاب مفردی بیان کیا ہے اور اکثر اسناد صحيح اور حسن ہیں۔  
۴۹۔ اللہ تعالیٰ کی آیت سائیں سائیں بعد ادب واقع نہ کارہ میں کے متعلق امام شعبی نے اپنی تفسیر میں  
کیا ہے کہ سفیان بن عینی سے اس کے متعلق پوچھا گیا کہ یہ آیت کس شخص کے بارے میں نازل ہوئی ہے اپنے

س۔ میں دشمنی ہے لگوں کی اللہ تعالیٰ سے براست حاصل کرنا ہم جو قاتل کی محبت کر رفعت سے غیر کرتے ہیں۔

۹۔ آل رسول پر میرے رب کا درود نازل ہوا درجاءں قوم پر اللہ کی لعنت ہو۔  
جمال الدین ذر زندی نے اس بات کا ہام شافعی نے نقل کرنے کے بعد کہ امام شافعی نے یا شارک کے

قالوا ترفت قلت کلا سالہ رفعت دینی دلاغتی کی  
اہول نے کہا رام شافعی تم راضی ہو گئے ہو، میں نے کہا ہرگز نہیں، رفعت میری دین اور من اعتقاد ہے۔

### لکھ تو ولیت خیوشن خیوامام دخیرہادی

اس میں شک نہیں کہ میں بہترین امام اور بہترین ہادی کو دوست رکھتا ہم۔

ان کا ان حب الولي رفعتا فانتی اسر رفعت العیادا  
اگر وہی کی محبت کا نام راضی روتا ہے تو میں تمام بندوں سے زیادہ پکار راضی ہم۔  
۱۰۔ حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا جو دو آنکھیں ہمارے پاسے میں اشک بار خریکیں۔ بعض لوگوں نے آپ پر عرض کیا آپ نے عین رضی اللہ عنہما کے فضائل میں کتاب کیوں نہ لکھ دیجیں  
فرائی۔ آپ نے کہا میں نے شام والی کو بھی کہ وہ حضرت علی سے سخن ہو گئے ہیں اور میں نے اس کتاب کو اس سے تصنیف کیا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اس کتاب کے ذریعے ہدایت عطا کے۔  
اہمیت نے آپ کو دشمن کی سبب سے نکال دیا اور روم کی طرف روانہ کر دیا۔ آپ روم میں انقلاب کر کے،

الہ ام زین الحابین اپنے باپ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور یا جو شخص نے ہمیں دوست کیا ہم دی  
مجھ کا اس کو اللہ تعالیٰ لفظ پہنچاتے ہا۔ اگرچہ دشمن دلمبہی کی کبوتر نہ رہتا ہو۔

۱۱۔ عبد اللہ بن زید العابدین اپنے باپ سہاب کا باپ آپ کے دام سے۔ آپ حسین بسط رضی اللہ عنہ  
سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص نے عین دوست رکھا تو وہ شخص ہمارے جو رسول اللہ صلی  
اہم شافعی سے کہا گیا کہ کچو لوگ ایسے ہیں کہ وہ اہل بیت کی تعلیمات اور فضیلت نہیں سن سکتے۔ اگر  
سمیں سے کسی کو ایسا کرتے ہوئے ویحہت ہیں تو کہتے ہیں یہ آدمی راضی ہے اور بعد سری یات میں شغل  
رو جاتے ہیں، امام شافعی نے یا شفار بیان کئے۔

۱۲۔ جس کے مجلس میں علی حسین اور فاطمہ طاہرہ کا ذکر ہوتا ہے۔  
ب۔ تعلیف روزگار باتات جھیڑ دیتیں اور لیتیں کرتے ہیں کہ تو رواجہ ہاتھے۔

ج۔ جب علی کا ذکر کاپنے فرزدقون کے ساتھ کرتے ہیں اور علیہ پایہ روایات کے بیان کرنے میں شغل رکھتا رکھا  
لے لیغف کافی ہے۔ اس کی دوستی اس شخص سے برکی جو ہم کو دوست رکھتا رکھا۔ ہم سے بخش رکھنے والے کے  
اعلیٰ بن زیدیں امام زین العابدین بن امام حسین رضی اللہ عنہم نے فرمایا جس کی شیوه وہ لگ ہیں جو ہم کے

کے وظیفہ میں شغل ہو گیا تو حافظہ ابن حجر لگوں کو فضائل علی پر الجاذب تھے۔

۱۳۔ سید الالمین حکیمہ اپنے کتاب اخبار المدینیین نقل کرتے ہیں کہ مجھے ہارون بن عبد الملک میں ماختن نے  
حضرت بیان کی اور اس نے اپنے خالد بن حارث بن جعفر بن عاص اپ مطیو کے فرزند ہیں۔ مجھے کو روزِ مبارکہ  
اللہ صلیم پر حکیمی۔ بنی صخر کو اور حضرت علی کو گایاں دینے کا اور کہا کہ حضرت علی کو حاکم مقبرہ کردیا تھا اور  
وہ جاتا تھا کہ علی نیمات کرنے والے ہیں۔ آپ کی بیٹی فاطمہ نے علی کی خسارہ سر کی تھی۔

۱۴۔ داؤربن قبیل رومہ پاک (رسول اللہ) میں پروردہ تھے آپ کھڑے ہو گئے اور کہا اے لگو! اس

جھوٹے کافر کو میرے اُتار دو۔ لوگوں نے اس کی قصیں کہ جاؤ دیا۔ اوس کو میرے اُتار دیا، داؤربن کا جان

جھجھکتے تھے تاکہ سر اور جھوٹے کیجاوے وردہ اور حکمت خاصے اللہ کے دشمن قبیل

بچے ہو اور کسی دشمن کا سے کافر قبیل جھوٹ بیکتے ہو، جو اپنی جماعت بابر حضرت علی اور آپ کے اہلیت

کی تصنیف کرتے تھے اور یہ روز یہ بات ہاں پسند کرتے تھے کہ کوئی شخص اہل بیت کے فضائل میں اکٹے

اور ایسے کہی کو وہ لوگ راضی کے نام سے شووب کرتے تھے۔ ایسا واقعہ امام ابو عبد الرحمن نسائی صاحب

سنی کے ساتھ میں آیا۔ آپ شام میں دار در ہوئے۔ اور آپ نے ایک کتاب اکتاب الحصائر فی فضل

خریکی۔ بعض لوگوں نے آپ پر عرض کیا آپ نے عین رضی اللہ عنہما کے فضائل میں کتاب کیوں نہ لکھ دیجیں

فرائی۔ آپ نے کہا میں نے شام والی کو بھی کہ وہ حضرت علی سے سخن ہو گئے ہیں اور میں نے اس

کتاب کو اس سے تصنیف کیا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اس کتاب کے ذریعے ہدایت عطا کے۔

اہمیت نے آپ کو دشمن کی سبب سے نکال دیا اور روم کی طرف روانہ کر دیا۔ آپ روم میں انقلاب کر کے،

ب۔ تعلیف روزگار باتات جھیڑ دیتیں اور لیتیں کرتے ہیں کہ تو رواجہ ہاتھے۔

ج۔ جب علی کا ذکر کاپنے فرزدقون کے ساتھ کرتے ہیں اور علیہ پایہ روایات کے بیان کرنے میں شغل رکھتا رکھا  
لے لیغف کافی ہے۔ اس کی دوستی اس شخص سے برکی جو ہم کے شیوه وہ لگ ہیں جو ہم کے

ملاقات کرے اور میرے اہل بستی لغز رکھتا ہو تو وہاں میں داخل کی جاتے۔

۴۶۔ عالیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرماجی خپش میں جو پر لعنت کی گئی ہے اور الشغلان نے بھی ان پر لعنت کی ہے۔

۴۷۔ اللہ کی تقدیر کو حمد کرنے والے میری امت پر قلم سے سلطنت بوجانے والا ہمارا اس شخص کو زمان کرے جس کو اللہ کو حرام کرنے والا میری عترت کی ہے اور اس شخص کو حرمت دے جس کو اللہ نے ذیل کیا ہے اسکی حرمت کو حرام کرنے والا میری عترت کی اس حرمت کو جس کو اللہ نے حرام کیا ہے حالانکرنے والا درست کا تارک۔

۴۸۔ اس حدیث کو طبرانی نے علمدین شفیع الدین علی الفاظ ایضاً فتنے سے روایت کیا ہے وہ بنی صدمہ سے اس حدیث کو ان لفاظ سے روایت کرتے ہیں کہ ممات آذیل پر لعنت کی گئی ہے۔

۴۹۔ عبید اللہ اور علی فرزندان محمد بن علی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اب کا اب اب کے داد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما کر جس شخص نے مجھے میری عترت کے باسے ہیئت کیتی دی اسکے شخص پر خدا کی لعنت ہے۔

۵۰۔ دلبی ایضاً سنده میں علمی اللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرماجی خپش نے مجھے بھے اس کے بارے میں تکلیف دی اس شخص نے اللہ عز وجل کو تکلیف دی۔

۵۱۔ احمد اور اس کے علاقہ اور اس کے نبی مصطفیٰ پر خدا کی لعنت کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما کر اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر خب طبرانی نے علمی اللہ علیہ السلام سے روایت کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما کر اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر جنت کو حرام کر دیا ہے جس نے میرے اہل پر قلم کیا یا اُن سے روایا اُن کے خلاف کسی کی مدد کی۔ یا ان کو کامیاب رکھی۔

۵۲۔ عویشی نے حافظ زندی کے مطابق ابن سحود سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما کر مجھے شب سراج درجخ کے دروازے پر کھاتا دیکھا۔ جس شخص نے اسلام کی توہین کی اللہ نے اس کو ذیلیں لیا۔ جس شخص نے اللہ کے بنی کے اہل بستی کی توہین کی اللہ نے اس کو ذیلیں کیا۔ اور اللہ نے اس شخص کو ذیلیں لیا جس نے فاطمیین کی مظلومین پر مدد کی۔

۵۳۔ اب ابہم بن عبد اللہ جوں مغلی اپنے باپ سے اور اپنی ماں ناظم صنہی سے آب اپنے باپ حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں دعویٰ کرتے کہ توہین کی تاریخ اور تاریخ تواریخ میں میرے اہل بستی کو سوال کیا ہے اس شخص سے بیزار ہوئی۔

۵۴۔ ہمارے شیخ شیخ الاسلام منواری نے کہا کہ اب کے شیخ شریعت طیاطی پر نصر کی جامع مسجد میں خطوت کرنی چاہئے اپ پر تکوں کا ایسی ایغفال الگی اور اسے کو مجھ سے باہر نکال دیا۔ اس ایغفال خدا کی خواص تھیں۔

بارستہ میں ہمارے کوئی نہیں اور جو شخص ہم ظلم کرتا ہے اس کو منع کرنے میں حق کا اللہ تعالیٰ ہمارے لئے ملا جن لے گے۔

۵۵۔ حافظ جمال الدین زندی نے کہا کہ ابوالسعید خدیری نے ہمارے میں نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو فراستے ہوئے تھا کہ جس شخص نے ہمارے میں کو دوست رکھا اس کے لئے اس طرح گرتے ہیں جس طرح رضوان کے دوسرے حسینیوں پر جو ایسے درخت کے پتے گرتے ہیں۔

۵۶۔ حافظ زندی نے کہا کہ امام علی بن حسین رضی اللہ عنہما کی حدیث میں صحابہؓ ایک جامعت آپ کی عیادت کی خاطر حاضر ہیں اب سخاں لوگوں سے فرما کر جس شخص نے اللہ کی خاطر میں دوست نکلا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی ایک ایسے ماسٹیں مالک کرے کا جس قلن اس میں لے کر سوا اور کوئی سایہ نہ ہو گا۔

۵۷۔ ابوالسعید خدیری سے طبرانی نے حدیث بیان کی ہے کہ آپ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما کے میں اپنے اتمان سے پاس قیامت کے بعد جنت کا ایک حصہ ہو گا۔ تم اس کے ذریعے جنت سے منافقین کو منداشتے ہو گے۔ نام احمد نے مناقب میں اس حدیث کا ایک حصہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما کر علیک اپنا چیزوں ایسی دی ہیں جو مجھے دینیا و فیما سے زیادہ محیب ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ وہ اللہ کے ساتھ ہے جو چیزیں ایسی دی ہیں جو مجھے دینیا و فیما سے زیادہ محیب ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ وہ اللہ کے ساتھ ہے جس طبق سے زراعت ہو جاتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے لاؤ احمد اب کے اٹھنیں ہو گا۔ جنت آدم اور اس کے علاقہ اور اس کے نبی مصطفیٰ پر کے۔ قیامتی بات یہ ہے کہ آپ یہ سے کہاں کوئی بات نہیں کہ اس کے ساتھ سے ہوں گے اور میری امت کے اس شخص کو بیان سے سیراب کر دیں گے جس کو اپنے باتیں ہوں گے؛ طبرانی نے ابوہریرہؓ اور جابرؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما کر قیامت کے راستے میں اس بات کے ملک ہوں گے۔

۵۸۔ امام ابوطالب میرے حوض کے ملک ہوں گے۔

۵۹۔ امام احمد بن حنبل نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ تم بھیب لوگوں میں ہے میں زیارت انجیل کے بارے میں زیارت ہے۔ ہمارا اگر وہ اللہ کا گرد ہے۔ قوم کا اگر وہ شیطان کا گرد ہے جس شخص نے ہم کو اور ہم کے دشمن کو بہار بجا نہ ہم میں سے نہیں ہے؟

۶۰۔ مطابق ابو ریاح وغیرہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد نے کہا کہ رسول اللہ نے فرما کے اس احادیث میں ہمارے نہیں متعلق اللہ تعالیٰ سے نہیں چیزیں سوال کی ہیں۔ تمہارے روین پر قائم شخص کو ثابت کرنے اور تمہارے سکو کو برداشت دے اور نہماں سے جاہل کو علم عطا کرے۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا ہے تم لوگوں کوئی بخوبی نہیں کرنے کا اگر وہ اگر کوئی شخص میں تکمیل کرنے کا اگر وہ اگر کوئی شخص میں تکمیل کرنے کا اس حقیقت پر اپنے ایغفال کیا تو اسے اور درد نہ رکھے۔ پھر وہ شخص اللہ تعالیٰ سے اس سر میلت

۱۷۔ روحی سحری نے الجہاں میں خلیفہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا۔ اور ہم نے آپ سے چند اشیاء کے سکون سرکال کیا۔ آپ نے ہباؤ، یاد رکھو اور لوگوں کو پنجاہر، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ فرماتے ہوئے رفت اور ہمیں سے کان نے لئنا، امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما بنبر پڑھ کر رسول اللہ کی خدمت میں پنجھاہر کیلی اللہ نے آپ کو پہنچ کر تھے پر بچا دیا اور فرمایا اے لوگوں چھپنی اور لوگوں سے نہ نہ ارتقائی کے اعتبار سے انقدر ہیں، آپ کے نام رسول اللہ علیہ السلام کے سردار ہیں۔ آپ کی نافی جذاب خدا جیسیں، اسی صفت میں ہوئے پہنچ اسلام کا نہ دالیں ہیں، چیزیں ماحصل اور حافی کے لحاظ سے لوگوں سے افضل ہیں، آپ کے امور کا کم العین اللہ اور اب ایک میں اس آپ کی عمانی زینت، فرمیرا درام کلذوم ہیں: جو حسین چاہا اور پھوپھی کے لحاظ سے لوگوں سے افضل ہیں، آپ کا چاہا چڑھا، اچھا اور غصیل ہیں۔ اور آپ کی پھوپھی جنت ام ہالیں ہیں: جو حسین ہیں کہ راپ امال، بھائی اور بیٹیں کے لحاظ سے لوگوں سے افضل ہیں، طبقہ کے باب ملیں امل نالہ بھائی حسن اور بیٹیں زینب اور رقیہ ہیں، رسول اللہ نے آپ کو پہنچ کر تھے سے اتار کے اپنے پہلو میں بچا دیا۔ اور فرمایا اے لوگ! یہ حسین ہیں ان کا ناجنت ہیں، وہا۔ اور ان کی نافی جنت میں ہوگی اس کا باب جنت میں ہو گا، پھر فرمایا اے لوگوں! یوسف بن احیویب بن اسحاق بن ابی ایکم کے سوا اولاد انبیاء میں کسی شخص کو اتنی خوبیاں نہیں دی گئیں جتنا حسین بن علی کو عطا کی گئی ہے۔ اسے لوگ افضل، فرض، منوارت احمد ولایت رسول اللہ اور آپ کی اولاد کو حاصل ہے۔ تین جھوٹی باتیں اور ہر اور دو کروں ہیں:

۱۸۔ سلطان جوزی نے کتاب ریاض الفہم میں حدیث ردا مشہور میں علی رضی اللہ عنہ اس کے تخت قریر لیا ہے کہ (رسویح) رئیس کی داستان عجیب و غریب ہے کہ عراق کے مشتاق کی ایک چاحدت نے سیان کیلئے لگوں نے عمر کے بعد اور سصر و غفرنہ بغیر عبادی و حفظ کر لیتا دیں ویجاہ کہ آپ نے حدیث روشن برائے علی رضی اللہ عنہ اور فضائل اہل بیت کا ذکر کیا، سو وہ نے بابل کو ٹھاپ دیا تھا اور لوگوں نے سیان کیا کہ سویں غائب ہو گیلے ہے۔ ایسا سخونے سوچ کی طرف اشد کرتے ہے کہا۔

۱۹۔ الترمذی یا مشکل حقیقتی مدتی کا کل المحتفق داشتی المجلمه سے سرویج مت غریب ہو جئی کہ مصطفیٰ اور آپ، کے خاندان کی تعلیماتیں دشمن کر لیں۔

۲۰۔ راجح عنانک ان اوروت شاہیں انسیت مکان ان الوقوف کا جله کیا کہ کذا دھیلکار کوے۔ اگر طرف کا الاء کو رکھا ہے، وہ دن بھول گئے ہو جیب آپ علی سلسلہ رکھتا ہے۔

ایک دن سید قریب طباطبی کے پاس ایک شخص آیا اور آپ سے وہن کیا کہ تھج رات ہم نے خاب میں رکھے کہ آپ بنی ملک اللہ علیہ (داہم) اسلام کے ساتھ بیٹھے رہتے ہیں، آپ تیرتے ہوئے میں یہ دوست پڑھے ہیں۔ ۲۱۔

۲۲۔ اے اولاد زیر اور وہ نوجہ کو مولیٰ نے ہیں گل خیل کی قماں نہیں کی جبرا سر شخض کو دوست رکھوں کا جو تم کو دخمن لکھتے اور یہ ترشیش روتفی کی آخری سطر ہے: "رجھز باقر پڑھنے باب سے آپ کا باب آپ کے ملاد رضی اللہ عنہم سے رہا ہے کہ رسول اللہ علیہ و آدم کلم تے فرمایا جو شخص میرا سیلہ کلاش کرنا چاہے اور اس کا ایرے پاں کی قسم کا عصاں ہو جس کا برابر میتو پیعت کے مدد اس کی شفاقت کروں وہ شخص میرے اہل بیت پر درود کرھے۔

۲۳۔ علی علیہ السلام نے ہبہ کو رسول اللہ نے فرمایا جس شخص نے میرے اہل بیت سے کسی فرد کے ساتھ تباہ کی تھی اس شخص کی قیامت کے روڈ اس کا بدلہ دکھل گا۔

۲۴۔ علی طبری نے کتاب الادسط میں ابی بن عثمان بن عفان سے رہایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس شخص نے اولاد عبدالمطلب سے کسی شخص سے کوئی نیکی کی، مگر اس کو اس کا بدلہ دیا ہے، میں نے طلاق کو دے دیا اور دوست پر درود کرھے۔

۲۵۔ علی طیبی یا بن نقیبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ اس حوث کے بیان کرتے ہیں جس شخص نے اولاد عبدالمطلب کے فرد کے ساتھ توئی نیکی کی اور اس کا بدلہ نہ دلا، تزیب وہ شخص قیامت کے روڈ بھجتے ہو اور فرماتے ہیں کہ بدلہ دکھل گا۔

۲۶۔ امام علی رضا علیہ السلام پیشے ابا طاہری ہے وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم سے رہایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ فرمایا، چار اشخاص کی میں قیامت کے روز شفاقت کر دیں گے (ا) میری اہلہ عز و نز کرنے والا (b) ان کی مزدیوں پر ایک کرنے والا (c) جب وہ لوگ لامار دھجور بر کر اس کے پاس جائیں اور ان کے معاشرات میں چارہ جوئی کرنے والا (d) ان حضرات کو دل اور زبان سے محبت کرنے والا۔

۲۷۔ البذر جنی اللہ فہرستے رہایت ہے کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کی خدمت میں رعائی کی ایسی اپیل پر حاضر ہوا۔ میں نے آواز دی لکھی کسی فرد نے کوئی بحاب نہ دیا، میں نے چل کی آہاز کو سچا جو جانشی رہی تھی، میں نے جکی کی درت نگاہ دوٹا قوہا کسی کو رکھ پایا، میں نے اس ما قدر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو شہزادی تھے فرمایا اے الوزیر کی بچھے اس بات کا ملک نہیں ہے۔ اللہ کی سیاحت کرنے والے فرشتے نہیں پڑھے ہیں اور اہل مدد کا کام کا حجاج میں اتم ملکتے ہیں۔

اکثر جگہ میں رسول اللہ صلیم نے علم فرج اپ کو عطا کیا تھا۔ خاص طور پر بزرگی کی طلاق کے بعد خبر کی فتوحہ کے پس  
کا تقویم ہوئی تھی۔ آپ نے اس دروازے کو العادہ لازمیں پر صدیق دیا تھا جو جانشی اور جانشی سے ہتھا  
جھکت جعل کا واقعہ جبار الآخر ہوتا ہے کہ۔ رہنمائی اور زیر قبول کئے کئے اور سرفتوں کی تقدیروں تک  
اڑاکپ پہنچ گئی تھی۔ آپ نے بھرپور پیغمبر ارشاد کا ہے۔ پھر کوئی ارشاد نہ اتے۔ پھر آپ کے غلط  
عادوں نے خود کیا۔ آپ کو اس بات کا علم نہ تھا۔ وہ صفر ستھرے ہیں جو ہمیں کے مقام پر عومن شکریوں کی میغیر  
ہو گئی۔ کبھی دن سکے والی حکماں کا ملک رہا۔ عمر بن عاصی کی دھوکہ بازی اور فربی کی وجہ سے خابیر ہے  
قرآن کا نیز وہ پر بلند کیا۔ لوگوں کو قرآن کی دعوت دی۔ ان کے دامیان ایک ایسا عماہد ہے ہوا۔  
کوئی حقیقتیں (معنی فیض کرنے والے) کے ضید پر رضا مند ہو جائی۔ یہ لوگ تو پھر لے گئے تھیں خارج  
نے آپ کے خلاف خروج کر دیا۔ انہوں نے کتنا شروع کیا کہ حکومت اللہ کا ہے۔ یہ لوگ حربوں کے  
مقام پر بھیج ہو گئے۔ جو حضرت نے ان کے پاس ابن عباس کو رہانکیا، آپ نے ان کو لال اور براہمین  
سے کھایا۔ ان بیس سے اکثر لوگوں نے اپنے خفیہ است ذریکر کی۔ کوئی لوگ اپنے ارادہ پر فلٹے رہے۔ اور  
ہزاروں کی طاقت چلتی تھی۔ حضرت داں ان کے پاس چلے گئے۔ اور ان لوگوں کو قتل کیا۔ ان میں  
میں پستان دالا آدمی بھی مارا گیا۔ آپ کو اس کے متعلق بیس صفحہ نے آگاہ کیا تھا۔ یہ ستھرہ کا واقعہ ہے  
وہ ذوق حکم ابو حوشے اشری اور عمر بن عاصی شاہ کے ایک علاقوں قیام پر ہے۔ عمر عاصی نے  
ہمارے سے پالاکی جمل۔ ابو حوشے نے گھٹکوکی اور حضرت علیؓ کو خود اس سے الگ کر دیا۔ عمر عاصی نے  
ذوق کی اور صدریہ کا ایک بنا دیا۔ اور لوگ چلتے گئے۔

جھک جعل کی طلاق کے متلوں کو عادہ طلب کر زیر علیؓ سے لڑیں گے۔ اس بات سے رسول اللہ صلیم  
نہ ہے کہ، کیا خدا۔

وہ اسلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیم نے ایک ایسا امانتیں کے خود جائے تھیں۔ کیا تھا یہ بیان  
کا کش نہیں پڑی۔ اس حضرت نے فرما لے چیرا تھا جیسا کہ بھر اخترت علیؓ کی طاقت موجود ہو کر فرنے لگا۔ اگر  
تم اس پر قدرت ہو ملے تو اس کے ساتھ تھی برتنا۔

کوئی اور حافظاً بیخیم ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے ایک ایک سرخی دل کا اونٹ  
کو سوار ہو گئی، خروج کرے گی۔ اس کو مقام حواب کے لئے جو نکیں گے اس کے لئے کوئی مخلوق قتل ہو گی  
کہ مسلم نے بیان کیا ہے اسی ماقر کو صحیح قرار دیا ہے اور یہ حق نے جیسا کو اوس سے لفظ لیا ہے کہیں نے  
کہ کوئی کو دنکل کو مل کر توارکا مار چاہتے تھے۔ آپ سے حضرت علیؓ نے فرمایا ہے تھے بالآخر کی خ

اٹ کاں للہوی مقرر تک نہیں۔ **هذا الوقت الحينه والرجله**  
اگر اس وقت تھا راحظ اپنا صرف مولا (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خاطر تھا تو اس وقت تھا اور اسکے جدا اپنے  
افراد خلذان کی خاطر ہے۔ باہر ہوئے کہا سوچ جنابہ رہ گیا تھا۔  
سید شریف زوال الدین علیؓ تھوڑی مصروفی اس کتاب جواہر العقائد کے مزلف نے کہا کہیں اس کتاب  
کی تائیج سے دویج اثنی سو ۹۶ ھجری میں ناشی ہوا۔

## باب ۵۹

**ان بالوں کا ذکر جو کتاب الصواعق الحمراء میں فضائل الطہیۃ رضی اللہ عنہم**  
کے متعلق وارد ہوئیں۔ اور بعض فضائل شرح نجع السلافوں میں متعلق کئے گئے ہیں!  
۱۔ مزلف کتاب صواعق الحمراء میں ارضی فضائل میں رضی اللہ عنہم کے متعلق کہا ہے کہ یہ بہت ہی۔ ام  
پست علمیہ اقصد ہیں۔ اور مشہور و معرفت ہیں جیسی کہ امام احمد بن حنبل نے کہا ہے کہ فضائل کی شرح  
کے بیان نہیں ہو سکے جتنے علیؓ رضی اللہ عنہ کے بیان ہو سکے ہیں۔

۲۔ قاضی اسماعیل، امام انسانی اور ایڈلی فیشاپوری نے کہا کہ صحابہ میں سے کسی کے حسن و حرام کی  
سذج کے ساتھ روایات بیان نہیں ہو سکتے جتنے علیؓ کے جتنی نہیں۔ بیان ہو سکے ہیں؟ آپ اٹھا سال کا تم  
میں اسلام لے آئئے تھے (ابن عباس)، فرمیں کافر قاتم اور مسلم فارسی نے کہا ہے کہ آپ سبکے سامنے  
لائے تھے۔ اور بعض لوگوں نے تو بیان نہیں کیا ہے کہ اس بات پر اعتماد کا اجماع قائم ہے۔  
ابن حورتے بیان کیا ہے کہ زیاد جس سے کہا کہ آپ نے بچپن میں کبھی بند کی پڑھائیں کی۔ بھی دو ہے  
کہ آپ کو کہا اللہ و جا لکھتے ہیں۔

جب رسول اللہ صلیم نے کہے میرزا بھرت فرما دیا۔ آپ نے علیؓ کو حکم دیا کہ آپ آپ کے لئے  
روز تک کہیں قیام کریں۔ تھا کہ آپ اخضرت علیؓ اسی تھی اداواری۔ اور پھر آپ کے اہل کے ساتھ اس  
مل جائیں۔ حضرت علیؓ جیسا تھا تو کہ سماں تھا مسلم جنگلوں میں رسول اللہ صلیم  
۔ اداوار ہے۔ تھا کہ تو قدر پر رسول اللہ تھے آپ۔ کہ (مدینہ میں) اپنا غلیظہ بنایا تھا اور فرما دیا تھا  
۔ دہنڑت مکمل ہے جو اسکو کو سوچنے سے حاصل ہے۔

قام فرودات میں نہایتہ نیایا نہایتہ انعام دیا گئے۔ اسکی طلاق ہے اسکا اپ کو تولید زخم کیا تھا۔

**حدث نبیہ:** رجذف استاد، برباد سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے جاری خپروں سے محبت رکھنے کے بارے میں حکم دیا گیا ہے۔ اور مجھے اس ساتھ سے بھی آگاہ کیا ہے کہ وہ خود بھائی حضرات۔ مجھسے محبت رکھتا ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ ان کے ناموں سے ہمیں آگاہ فرمایتے۔ فرمایا علی ان تین سے ہمیں آپ نے تین مرتبہ ایسا فرمایا۔ ابوذر ہیں، متفاہوں اور سلامان ہیں۔

**حدیث نبیہ:** ترمذی نے ابن عمر سے روایت کی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان بھائی چاروں قاتل کیا۔ علیاً اس حالت میں تشریعت لائے کہ آپ کی دربار اخوات سے انسو بہرہ ہے تھے۔ عرض کیا اسکے بعد رسول! آپ نے اپنے اصحاب کے درمیان بھائی پاؤ قاتل فرمایا اور میرے اور کوئی کے درمیان بھائی چارہ فائم نہیں کیا۔ فرمایا تم ہمیں سے دنیا اور آخرت میں بھائی ہو۔

**حدیث نبیہ:** احمد بن ترمذی، السنانی اور ابن حجاج نے حبشي بن جنادہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، علیٰ مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں۔ بیری ہاتھ سے صرف علیٰ ہی ادا کریں گے۔

**حدیث نبیہ:** مسلم نے علی سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا تمہے اس ذات کی جس نے داڑھ میں شکان دالا۔ اور درج کو سیدا کیا کہ نبی امی نے فرمایا تھا کہ مجھے مون دوست رکھے اور منانی مجھے سے منادر کرے گا۔

ابوسیدھری سے ترمذی روایت کرتے ہیں کہ کتاب الفتن و المذاقین ببغضهم علیہما۔

کتاب الفتن و المذاقین کو علی سے بعض رکھنے کی وجہ پہنچتی تھی۔

**حدیث نبیہ:** مزار اور طبرانی جابر بن عبد اللہ ازیز طبرانی احکام، عقل، ابن عمر سے، ترمذی اور عالم علی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں علم کا شہر ہوں علی اس کا دروازہ ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ علم کے حصوں کا ارادہ کرے وہ دروازہ کے پاس آتے۔ ایک دوسری حدیث میں ترمذی حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میر حکمت کا گھر ہوں علی اس کا دروازہ ہیں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میرے علم کا دروازہ علی ہیں۔ اس حدیث کی صحت کے لئے میں بعض حضرات مصطفیٰ ہیں۔ ایک جماعت کا خیال ہے جو میں ایں جزوی شاریٰ ہیں کہ حدیث موصوع ہے۔ امام حاکم نے بالآخر ظریٰ سند کام لے کر کہا ہے یہ حدیث صحیح ہے۔ بعض وہ

الفتن و المذاقین متأخرین جو حدیث پر اطلاع رکھتے ہیں کہتے ہیں کہ حدیث حق ہے۔

**حدیث نبیہ:** حاکم نے حضرت علی سے حدیث میانی کیے ہے اور اس کو صحیح قرار دیا ہے کہ رسول اللہ نے مجھے کتاب رعنان فرمایا۔ من شخوں کیوں یا رسول اللہ آپ نے مجھے نیکلم کرنے کے لئے رعنان کریا ہے

وے کہ وہ یافت کرنا ہوں کہ تم نے حصل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے ہمیں شناختا کتم علی سے لٹا لی کر دے گے اور تمہارے ہمیں بزرگ تھا! ایک روز میں ایک بیوی اور جمیع فضائل کے سارے جالیں محادیث پر تفکر کریں ہیں جو آپ کے فضائل کی حاصل ہیں۔

**حدیث نبیہ:** بخاری اور مسلم نے حدیث الی وقاری سے، دیا محدث اور بندرانی، المسیدھری سے اور طبرانی سے، حسام بن عبد الرحیم، مسلم بن حنبل، عیاش بن حنبل، عاصم، جابر بن سعد، برائیں عازب الدنیہ، کے اوقات سے روایت کی ہے۔ ان تمام ائمہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنفی تبرک کے نو قدر ہے حضرت علیہ کو خلیفہ نہیا تھا، حضرت نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشہ اور علوی قلن میں خلیفہ بنلتے ہیں۔ دعائیں نے فرمایا کہ اس سے باند بہاضی نہیں ہو کر تم کو فوج سے دہ مزالت حاصل ہو جو حارون کو مولتے ہے حالی علیہ کیسے ہو گئی تھیں کہا۔

**حدیث نبیہ:** مسلم بن مسلیل بن الحنفی، طبرانی نے ابن علی، ابن المیلسی اور طبرانی بھی حصیں اور بندرانی ایں عبا کریں سے روایت کیا ہے کہ ان سب حضرات نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کے ورزنا کا لکلیں اس کو علم دینا کا حجہ مروہ برداشت، اللہ اس کے بالغ فرشت دے گا۔ وہ اللہ اور اس کے رسول کو دوست کرنا ہے۔ اللہ اور اس کا رسول اس کو دوست دیکھتے ہیں۔ لوگوں نے رات باختیزت اور لکھنکوئی گولانی کو علم کس آدمی کو ملنا ہے۔ جسم کے وقت تمام کے تمام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبی میں اس ایڈی پر حافظ ہوئے کو علم دیتے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی کہا ہیں۔ عرض کیا گیا کہ آپ کی آنکھ میں تکلیف ہے، فرمایا اس کا بیان ہے۔ عیاذ بیوی، حضرت علی حافظ کرنے گئے۔ انھریں نے آپ کی آنکھ میں اپا العابدین لگایا اور آپ کو فتن میں دعا کی۔ آپ اچھے ہو گئے۔ ایسا معلوم ہوا تھا کہ آپ کو کوئی تکلیف تھی ہی نہیں، آپ نے آپ کو علم عطا کر دیا اور اللہ نے آپ کے ناخنوں پر فتنہ عطا کی۔

**حدیث نبیہ:** مسلم اور ترمذی نے حمید بجا بی وقاری سے روایت کی ہے کہ حبیب ایت مذبح ابنا اور نار ابنا اور کمر نازل ہوتی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی، فاطر، حسن اور حسین کو بلا یا او سبھا سے میرے اللہ یہ سیرے الی ہیں۔

**حدیث نبیہ:** غفرانی کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من کنت مرکا، فعن مرکا، اللہمہ وال من دلائے دعا من عادا، حسین کا میں مرکا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔ اسے میرے اللہ قرآن کو دوست رکھ جو اس کو دوست رکھے تو اس سے دشمن رکھ جو اس سے دشمن رکھے۔

بیانیا اور فرمایا تم میں علیہ کی مثال صادق آتی ہے۔ یہودیوں نے اس سے اتنے بخشن رکھا حتیٰ کہ اس کی ماں پر خستہ لگائی۔ لنصاریوں نے اپسے محبت کی۔ اپ کو وہ درجہ ریا جا کی میں موجود ہیں تھا۔ پھر حضرت علیؑ نے فرمایا تھیں یعنی ہونا چاہیے یہ رسمے بارے میں دشمن ہاں ہو جائیں گے۔ زیادہ محبت کرنے والا مجھے اس مرتبہ پر ہے جائیں گا۔ جو مجھے میں موجود ہو جو کا۔ (مجھے) بخشن رکھنے والا اور مجھے سے دشمن اس کو اس بات پر سے جائیے گی کہ وہ تم پر بہتان بازدھے۔

بیانیا طبرانی نے اوصیہ ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرمائے ہوئے رفتہ، علی قرآن کے ماتحتیں اور قرآن علیؑ کے ماتحتیں ہے۔ یہاں وقت تک جواب نہ ہوتے حتیٰ کہ وہاں حوض پر دار دین کے حدیث نمبر ۱۲: طبرانی اوصیہ چاہیہ عبادۃ النصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تو کوئی مختلف درختوں سے پیدا کئے گئے ہیں، میں اور علیؑ ایک درخت سے پیدا ہوئے ہیں۔

بیانیا والد فرضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو علیؑ کو پر کے ہوتے دیکھی، اور فوارہ ہے سچے یا باہر جی پشید یا باہر جی پشید طبرانی اور ایسلیؑ نے فرمایا تو میں کی سند روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے حضرت علیؑ سے ایک دن فرمایا کہ اولین میں بدجنت تین ادمی کوں تھا۔ آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم نے دشمن کی شانگیں کاٹ دیں ہیں تھیں۔ فرمایا تھے سچے کہا۔ فرمایا آخری کوں میں سچتی تین انسان کوں ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلعم نے علم نہیں ہے ازیادہ دشمن برکا جو اس پر فرب لکھتے ہا۔ آپ نے سر کے الگ حصے کی طرف اشارہ کیا۔ حضرت علیؑ عراقِ دالوں سے نادر مغلی کے مال میں رکھتے ہے کہیں، میں بات کو دست لکھتا ہوں کہ مدار بدجنت تین ادمی اُنھے اور اس کو یعنی داروں کو اس سے خناک بکرے۔ آپ نے اپنے ہاتھ مبارک کو اپنے سر کے الگ حصے میں رکھ دیا۔ اور یہ بات صحیح ہے کہ ابن حمام نے اپا کی خدمت میں عرض کیا تھا۔ کہ آپ عراقِ تشریف نے جائیں مجھے اس باشناک اڑلشیہ ہے کہ آپ دن تک اول کی دو میں اسجا ہیں گے۔ حضرت علیؑ نے فرمایا، اذ کی قسم کی شخص کو نہیں۔ یہ کوچھ اپنے قتل ہونے کے شرط خود کا کہا کرتا ہو۔

بیانیا حاملہ نے حدیث کو صحیح قرار دیتے ہوئے ایجاد خود ہی سے روایت کیا ہے کہ لگوں نے حضرت علیؑ کی نسبت میں رسول اللہ صلعم لوگوں میں خدا۔ یہی کہتے کہو گے ہو۔ اور فرمایا تم لوگ علیؑ کی روایت میں کہ وہ کہا

حالاً کوئی نوجوان ہوں اور میں یہ نہیں جانتا کہ فیصلہ کیسی کیجا جاتا ہے۔ آپ نے میرے سینہ پر ہاتھ مارا، فرمایا۔ لے اللہ! اس کے ول کو پڑیتے دے اور اس کی زبان کو ثابت رکھ۔ قسم ہے اس فاتح کی جس نے مادہ میں شکاف ڈالا (اس کے بعد مجھے دو آٹھیں کے درمیان فیض کرنے میں سمجھی شکاف ڈالا) حدیث نمبر ۱۳: این سعد لعلیؑ سے روایت کی ہے کہ آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا، کہ اصحاب کے مقابل میں آپ کی احادیث نیلہ کیوں ہیں۔ فرمایا جیب جس فرمایت سے عرض کرتا تھا آپ جواب دیتے تھے۔ احمد بن حنبل نے خاموش ہونا تھا آپ ایسا کرتے تھے؟

حدیث نمبر ۱۴: طبرانی اوصیہ چاہیہ عبادۃ النصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تو کوئی مختلف درخت سے پیدا کئے گئے ہیں، میں اور علیؑ ایک درخت سے پیدا ہوئے ہیں۔

حدیث نمبر ۱۵: طبرانی ابو حامد بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ بنی صنم نے فرمایا علیؑ کے چہے کا راستہ اپسے بات کرنے کی کیلی جاتی نہیں کرتا تھا۔

حدیث نمبر ۱۶: ابو الحیی اور بخاری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ام اذ میلیاً منقد لاذنی جس شخص نے علیؑ کو اذیت دی اس نے مجھما ذرت دی

حدیث نمبر ۱۷: طبرانی ایچی سند سے ام سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس نے علیؑ کو دست رکھا۔ جس نے مجھے زدحت لکھا اس نے خدا کو دست لکھا جس نے علیؑ رکھا اس نے مجھے عتاد رکھا۔ جس نے مجھے عتاد رکھا اس نے اللہ سے عندر رکھا۔

حدیث نمبر ۱۸: احمد اور حاکم نے صحیح سند سے ام اذ میلیا کن سبھی جس نے علیؑ کو گالیاں دیں اس نے مجھے گالیاں دیں

حدیث نمبر ۱۹: احمد اور حاکم نے صحیح سند سے ایسید خدری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم

سے فرمایا کہ قرآن کی تفسیر کا ساری جملہ کو گے جو لوح ہیں نے اس کی تفسیر بچہ جا رکھی ہے

حدیث نمبر ۲۰: احمد اور حاکم حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلعم

حدیث نمبر ۲۰ : احمد رحمہ اللہ عنہ نے زید بن القم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلّم نے فرمایا مجھے مل کے روائے حبیث نمبر ۱۹ : ابازد کے بند کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس بارے میں تماستے لئے فرمائے گئے تھے مالے نے کچھ کہا تھا۔ خدا کے سماں اور ابازد کے بند کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس بارے میں تماستے کئی نہ ایں کہا گیا۔ خدا کے سماں اور ابازد کے بند کرنے کے لئے کافی ہے۔ اس کو کھول دیتے ہے، مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے۔ اس کو کھول دیتے ہے کہ کبھی صلم نے فرمایا کہ علی جنت میں اس کی چیز کو بند کیا ہے اور اس کو کھول دیتے ہے اور اس کا حکم دیا گیا ہے۔ اس کے لئے اس کا پیش کیا ہے کہ اس کے لئے روشن ہوتا ہے۔ کہ کبھی صلم نے فرمایا کہ علی کے لئے جنم ہوتا ہے۔

حدیث نمبر ۲۱ : ترمذی اور حاکم نے عمران بن حینی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلّم نے فرمایا تم رُک علی سے نکیا۔ وہنہ ترمذی نمبر ۲۲ : سعیق اور دلمی سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ کبھی صلم نے فرمایا رُک علی سے نکیا۔

وہنہ ترمذی نمبر ۲۳ : علی رضی اللہ عنہ نے اس بات کی وجہ سے احمد بن عباس سے ہوں وہ رُک علی سے نکیا۔ اس کے لیے جو اپنے اس بات کی وجہ سے احمد بن عباس سے ہوں وہ رُک علی سے نکیا۔

وہنہ ترمذی نمبر ۲۴ : طبرانی اور معاویہ سے روایت کرتے ہیں کہ کبھی صلم نے فرمایا علی ریغہ قلندر اور علی ریغہ کی راہ پر جنہیں کو سمجھے رہے تھے۔

حدیث نمبر ۲۵ : طبرانی نے جابری سے اوخطیب نے اس بات سے روایت کی ہے کہ کبھی صلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ علی ریغہ قلندر اور علی ریغہ کی راہ پر جنہیں کو سمجھے رہے تھے۔ اوخری اولاد کو علی بن ابی طالب کی نیشت میں قرار دیا ہے۔ (وہ یہیں علی، عمر اور مسلم)۔

حدیث نمبر ۲۶ : علار دلمی نے بدبی عالمو سے روایت کی ہے کہ کبھی صلم نے فرمایا، میرے بہترین بھائی ملکیاں مالک و شبلہ و اشلم و اشبلہ، بخاری اور صلم نے سمل بن حدرے سے روایت کی ہے کہ کبھی صلم نے فرمایا علی کے لئے بڑے سرے بہترین چچا جمروہ بیان اور علی ریغہ کا ذرا کرنا غباوت ہے۔

حدیث نمبر ۲۷ : علی بن ابی طالب سے، حضرت رسول کی طرف پیش کی طرف یا شجاع بن لون، حضرت علی کی مرضی کا

لیے تھا۔ اور حضرت کو ملکی طرف سے علی بن ابی طالب نے بیقت کی طرف پیش کیا تھا۔ اس کے بعد کامٹ تشکیل کی دھیونی کی اور علی بن ابی طالب سے روایت کی ہے کہ کبھی نکونت ہو گی (رسول اللہ طائف)۔

حدیث نمبر ۲۸ : علی بن ابی طالب سے روایت کی ہے کہ کبھی صلم نے فرمایا حدیث تین شخصیں ہیں۔ حوقی و عویش و عینی اور حضرت سعد کی طرف سے علی بن ابی طالب نے بیقت کی دھیونی کی اور علی بن ابی طالب سے روایت کی ہے کہ جب نکونت ہو گی (رسول اللہ طائف)۔

حدیث نمبر ۲۹ : حافظ ابو القاسم اور ابن عساکر ایسے ایسیلیے روایت کی ہے کہ کبھی صلم نے فرمایا حدیث تین تھیں۔

حدیث نمبر ۳۰ : عینی بیرونی کی تھا کہ میری قوم و سرلک کی پیروی کرو، حوقی سعد کی آن فرعون تھا۔

حیب بخاری و بن علی ملکی جس تھے کہ تھا میری قوم و سرلک کی پیروی کرو، حوقی سعد کی آن فرعون تھا۔

اب پاکتم اس سو شخص کو قتل کرتے بوجوہ پتھہ سے میرا رب الشہبے اور علی بن ابی طالب تھیں۔

حدیث نمبر ۳۱ : حاکم نے حابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ کبھی صلم نے فرمایا علی کے امام ایسا کام نہ کردا۔

تاؤں یہ سمجھی سے اس کی مردی و حضرت یافتہ سے ارجمند نے اس کو چھپا دیا تھا۔ اس کے دفت فرمایا تھا۔

حدیث نمبر ۳۲ : خطیب نے انس سے روایت کی ہے کہ کبھی صلم نے فرمایا مرسن کی کتاب کا عقون مل جائیا تھا۔ میں نے تماستے سامنے وہ بات پیش کر دی جس کے باسے کہ عجبت ہے۔

حدیث نمبر ۳۳ : دارقطنی نے کتاب المغاروبیں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ کبھی صلم نے فرمایا علی باسطیا۔

دوسری امور میں مدلدی (اس دینیا ہے) استعمال کر جاؤں گا۔ میں نے تماستے سامنے وہ بات پیش کر دی جس کے باسے کہ عجبت ہے۔

سرداروں دہڑی سے سردار ہیں۔  
سلک نہ پہنی میں اس بھائی جو سردار سے رہا ہے کہ اس کا انتہا شاہزاد فرمایا میں تمام اولاد ختم کر دیا  
گوں۔ اور علی اسے سے سردار ہیں۔ اسپنے کہا ہے عرب بھی صورت ہے۔

### فصل ۳

## صحابہ کا حضرت علیؐ کی اخلاقی کاری

ابن معدود بہری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؐ کا حضرت علیؐ سے زیارت فرمائی تھی۔

حکم ابن سعید سے روایت کرتے ہیں مدینہ والیں میں زیارت اچھا تھا کہ وہ دامیل ہیں۔

ابن سعد نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اگر کوئی صبر آدی ہیں حضرت علیؐ سے کوئی ہریز بیان کرتے  
وہم اس کو سے لیتے تھے اور وہ کوئی نہیں کرتے تھے۔

ابن معدود بہری سب سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب اس شبل کے وقت اللہ تعالیٰ نے پنہہ طلب  
کرنے کے حل کے لئے الاحسن یعنی حضرت علیؐ پر فوج رکھ لیوں۔

ابن معدود بہری سب سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ یعنی حضرت علیؐ کے سوا کسی شخص نہ ہیں کا کچھ کچھ جا بوجو  
کو سے پوچھ لے۔

ابن ساکر ابن سعید سے روایت کرتے ہیں۔ مدینہ طالوں یعنی حضرت علیؐ کے سماں کی زیادہ بانتے  
تھے اور ان سے اچھا فیصلہ کرتے تھے۔

ابن عالیش کے پاس حضرت علیؐ کا ذکر ہوا اسکے اپنے کہ علیؐ علم اعلیٰ کے زیادہ یا اعلیٰ دانے تھے  
وہ حق نے کہا صحابہ کے علم کی حد حضرت علیؐ احتیاط علیؐ اور ابن سعید پر ختم ہے۔

حضرۃ اللہ عن علیش بن ابی دعیع نے کہ حضرت علیؐ علم کے اعلیٰ درجے پر فائز تھے۔ اب اسلام لانے میں  
کوئی مدد نہیں کیا۔ حضرت علیؐ سے روایت کی ہے کہ علیؐ علم، علم حق، علم اعلیٰ، اب اسلام لانے میں  
حصافت ملیں میں سب سے بڑے ہوتے تھے۔

ابن اوصاق ادابی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جو ایت بھی اللہ تعالیٰ نے یا ایسا دین اصنوف کے  
قول ہے تاذل فرمائی ہے۔ علیؐ اس ایت کے امیر اور شریعت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اصحاب حجۃ صور کی کوئی مفتاہ  
عرب کے سردار ہیں۔ دیوبی عالیش نے عرض کیا اسکے عرب کے سردار ہیں؟ فرمایا ہے عالم

کا اقتدی کفر فرمایا علیؐ کے ماقبل ہے اور قرآن علیؐ کے ماقبل ہے ای دلalon اس وقت تک جان  
ہوں گے۔ جوئی کمیر سے پاس چون کافر پر طردیوں گے۔ میں ان عدلوں کے باسے ہی تھے جو حال ادا  
کو۔ کتن لوگوں نے ان کے ماقبل کیا دیا اخیر کیا۔

احمد نے مناقب میں حضرت علیؐ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلیم نے مجھے غیند کی حالت میں  
پایا اور اس نے اپنا پاؤں مار کر مجھے فرمایا اُھو! خدا کا قسم ہے اس بات پر بہت راضی ہوئا  
تم میرے بھائی ہو اور میرے فرزندوں کے بابت ہو۔ تم میری منت پر جبار کرو کے جو شفیع  
عبد پر ریا، وہ حجت کے گھوہ میں ہو گا۔ اور جو شخص تیرے مهد پر مریا اس کا انجام بخیر نہ ہے  
تیری بوت کے بعد تیری بخت پر قائم رہ کر مر گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کا خاتم امن اور ایسا کی  
ہے۔ جب تک سورج طلوع کرتا رہے گا یا غروب کرتا رہے گا۔

دارقطنی نے یاد کیا ہے کہ حضرت علیؐ نے ان اشخاص سے فرمایا حضرت علیؐ کے مغلن حضرت علیؐ  
خطاب سے شریعہ مقرر کیا تھا۔ اس نے لمبے لفٹنگوں کی سمجھداں کے پیہے کہ میں تین اشکال  
وے کر دریافت کرتا ہوں کیا تم میں ایسا کوئی شفیع ہے جو کے مغلن رسول اللہ صلیم نے یہے  
فرمایا ہو کتن قیامت کے روز جنت اور دنخ کے تقسیم کرنے والے ہو؟ انہوں نے عرفیا  
اسی روایت کے مطابق دو روایت ہے جو امام علیؐ رضا علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے  
الله صلیم نے فرمایا اسے علیؐ تم تیامت کے روز جنت اور دنخ کی تقسیم کرنے والے ہو  
درذخ ہے کہو گے یہ تمارا ہے اور یہ سیڑا ہے۔

ابی سعید نے روایت کی ہے کہ حضرت ابو یکینے حضرت علیؐ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ یہ نہ  
اللہ صلیم کو فرماتے ہوئے سنالا بھجوں احمد علی الصالا طالا من کتب له علی الجوان  
صراط سے اکیں مخفی گزر کے گا۔ بگردہ مخفی گز کو حضرت علیؐ پر واد سا ہماری تحریر کر دی  
بخاری نے حضرت علیؐ سے روایت کی ہے کہ میں تیامت کے روز سب سے پہلے رکن اللہ  
کے سند مقدمے کو کھٹا ہوں گا۔

ترذی نے عالیش سے روایت کی ہے کہ نافلہ عدوؤں کی نسبت رسول اللہ کی زیادہ محرومیت  
اور مریدوں میں رسول اللہ کے زدیکی زیادہ محروم اسپنے کے شورہ علیؐ رکھتے؟

بیہقی نے روایت کی ہے کہ حضرت علیؐ دوسرے دکھائی دیتے۔ رسول اللہ صلیم نے فرمایا  
عرب کے سردار ہیں۔ دیوبی عالیش نے عرض کیا اسکے عرب کے سردار ہیں؟ فرمایا ہے عالم

## فصل ۳

**کچھ ذکر امانت فضیل حجات وہ کلمات جو آپ کے قدر علم حکمت، زندگی اور**

**اللہ تعالیٰ کی معرفت پر دلالت کرتے ہیں**

**۱۷۔ حضرت علی سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا خدا کی تصریح اسیست جو آپ ہی نازل ہوتے ہیں اس کے متعلق جانتا ہوں۔ کیون نازل ہوں۔ لیکن نازل ہوئی۔ کسی کے خلاف نازل ہوئی۔ بچھے میرے رہنمائی ملے ملا دل اور رآپ کو اخیر کی لڑائی کے درد علم کا طبا۔**

**۱۸۔ اب احمد بن حنبل نے سند صحیح سے ابن عمر سے نیز احمد اور ابو سیلہ نے سند صحیح سے ملے ملے کہ اب خیر کے رفقاء عبید مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا تھا اس وقت میرے چہرے پر اپنے پھیرا خدا احمد میری آنکھوں کا سباب ہوئا تھا اس روشن سے نیز احمد کو بھی دیکھی اور دیکھ کر دورہ پڑا۔**

**۱۹۔ حضرت جب کو ذمی تشریف لائے تو اپ کا اکیل حکیم اپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ورن کیا تھا کہ اپ کو کی بیعت کرنے میں تائیری۔ حضرت ابرار کا اپ سے ملے اور کہا کیلیں میری حکومت ناپسند ہے میری اموال میں اپ نے خلافت کر زینت عطا کی ہے اور خلافت نے اپ کو زینت نہیں دی۔ اس قسم پاہم ہوئیں۔ میکن میں سے اپنے اور پتھر کا رامی ہے کہ نماز کے سوا حادث اس وقت نہ اور صون، حق کر دیا تو جو کروں۔ لوگوں کا خیال ہے کہ آپ نے قرآن مجید کو تنزیل کے مطابق جمع کیا تھا۔**

**۲۰۔ مدارج طریکہ کے لئے تیری بحث زیادہ تفصیلی تھی۔**

**۲۱۔ الطیوریات میں حافظ سعید نے عبد اللہ بن احمد بن حنبل سے روایت کی ہے کہ میں نے اپنے باب سے حضرت علی اور اس کے دشمنوں کے مقابلہ سوال کیا۔ اپ نے فرمایا اسے میرے فرزند ملی کے پیغام سے متعلق کہ اور وہ اپ کے عیوب کی توانی میں کوشش کرتے۔ میکن انہوں نے اپ میں کوئی عیوب نہیں۔ اپ کے پاس آئے اور اپ سے جھٹک کی اور اس کو قتل کر دیا اور کوئی دزیب کے نہیں آپ کا خاطر صدیج کو واپس دیا۔ سونت غرب سے کے بعد واپس فرستے آیا تھا۔**

**۲۲۔ فدو حضرت علی علیہ السلام نے صدیج کو خود لایا تھا۔ اس کا مقصود یہ ہے کہ آپ سر زمین پر ہیں سے کچھ فتنہ ہے۔ مکمل کی زمین پر بوجا اس کی خدمت کے نماز امام فرمانی اور سونت غرب و مکرانی اپ نے زمین پر کوئی دزیب نہیں کر دیج کر دیں تو نماز عصر اعلیٰ۔ اس جگہ اکیل مسجد بنی ہیں ہے جو مجرور المحتش کے دبیل الحصوفہ**

**۲۳۔ نیز طبرانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت علی کے حق میں تین سویاں نائل ہوئی ہیں۔  
۲۴۔ طبرانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت علی کی آٹھا بیس غربیاں ہیں جو اس امت کے شفعت کو جی پڑیں ہیں تو یہیں؟**

**۲۵۔ ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ہر بن خدادب نے کہا کہ حضرت علی کو تین الیخ خواہ عطا کی گئی ہیں۔ اگر ان میں سے اکیل خوبی بچھے مل جاتی تو وہ میرے لئے سرخ اور قلنے سے زیادہ پہنچتی ہے۔ آپ سے دریافت کیا گیا کہ وہ خوبیاں کیا ہیں۔ اپ نے کہا ہیں صلیم کا اپنا بیوی کی آپ سے شادی کر دیتا۔ آپ کا مسجد میں مساجد میں جو بات علی کے لئے حلال ہوتی اور کسی لئے مسئلہ نہ ہوتی۔ اپ کو اخیر کی لڑائی کے درد علم کا طبا۔**

**۲۶۔ امام احمد بن حنبل نے سند صحیح سے ابن عمر سے نیز احمد اور ابو سیلہ نے سند صحیح سے ملے ملے کہ اب خیر کے رفقاء عبید مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا تھا اس وقت میرے چہرے پر اپنے پھیرا خدا احمد میری آنکھوں کا سباب ہوئا تھا اس روشن سے نیز احمد کو بھی دیکھ دیکھ کر دورہ پڑا۔**

**۲۷۔ حضرت جب کو ذمی تشریف لائے تو اپ کا اکیل حکیم اپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ورن کیا تھا کہ اپ کو کی بیعت کرنے میں تائیری۔ حضرت ابرار کا اپ سے ملے اور خلافت نے اپ کو زینت نہیں دی۔ اس قسم پاہم ہوئیں۔ اپ نے خلافت کو مجددی کا وجد عطا کیا ہے۔ اور خلافت نے اپ کو کوئی مجددی نہیں دی اور خلافت نے اپ کو کوئی مجددی نہیں دی اور خلافت نے اپ کو کوئی مجددی نہیں دی اور خلافت نے اپ کو کوئی مجددی نہیں دی۔**

**۲۸۔ الطیوریات میں حافظ سعید نے عبد اللہ بن احمد بن حنبل سے روایت کی ہے کہ میں نے اپنے باب سے حضرت علی اور اس کے دشمنوں کے مقابلہ سوال کیا۔ اپ نے فرمایا اسے میرے فرزند ملی کے پیغام سے متعلق کہ اور وہ اپ کے عیوب کی توانی میں کوشش کرتے۔ میکن انہوں نے اپ میں کوئی عیوب نہیں۔ اپ کے پاس آئے اور اپ سے جھٹک کی اور اس کو قتل کر دیا اور کوئی دزیب کے نہیں آپ کا خاطر صدیج کو واپس دیا۔ سونت غرب**

- کہتا ہے۔ نیواس دا تکر حافظ جمال الدین سیری ہی نے اپنی کتابہ تاریخ الحنفیہ میں نقل کیا ہے:
- آپ کی کامات میں سے ایک بات یہ ہے کہ آپ نے ایک بات بیانی فرمائی۔ اور ایک شخص نے آپ کی بات کو حفظ کیا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا اگر تم جھوٹے تو میں تمہارے پارے میں بردعا کر دکھاں۔ اس نے کہا ہے شک بردعا کرو۔ آپ نے اس کے پارے میں بردعا کی اور رہا۔ شخص اس ملکے سے اتنے رہ پایا تھا کہ اس کی بیانی جاتی رہی۔
  - مارکو نے ایک جماعت سے مردیت بیان کی ہے کہ حضرت علیؓ بیت المال میں جبار ددا دیکرتے تھے۔ اور اس میں نماز ادا فرماتے تھے تاکہ آپ کے پاس اس باستادی ثبوت ہو کہ آپ نے سلامانوں سے مل بچا کر بیت المال میں بندیں کر لے۔

۱۰۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت کے ساتھ تشرییں فرماتے۔ وہ دو بڑی مدد آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر حرف کرنے لگے۔ یا رسول اللہ علیہ وسلم کا ہے اور اس کی کہتے ہے۔ اسکی کامتے نے میرے کو مدظلہ حاضر ہیں میں سے ایک آدمی نے پوچھ کر کہ جبار دوں پر کوئی تاویل نہیں ہے۔ فرمایا میں علی ان دو ذریں کے مدحیا فضیلہ کر دو۔ حضرت علیؓ نے ان دو ذریں سے فرمایا کہا دریں جا گوئے ہوئے تھے یا نہ ہوئے تھے یا ایک بندھا ہوتا ہے اور دوسرا کھلا ہے؟ ایک آدمی نے کہا کہ جا بندھا ہوتا تھا اور کامتے کے بندھا کر کہے کہا تا دل کا لکڑا چلے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے حکم کر جائز رکھا اور آپ کے فیصلہ کو تاذکر دیا۔

۱۱۔ دو دو ڈھنے ایسے ہیں سیطہ کر کھانا کیا یا ایک کے پاس پانچ دریا سے کہ پاس تین دریاں چھین ان کے بسا سے ایک قصیر آدمی کو گھا اپنے نے اس کا پانچ پاس بھجا یا، سب نے میں کر پا پر پر آنکھوں پیالہ کھائیں۔ اس شخص نے روپی کھانے کے عون میں ان کو کہا کہ دریم دستے پانچ بعلی داسے نہیں روپی داسے کہ تین دریم دستے اور پانچ دریم اپنے لئے رکھ لئے، تین دو میں مالے نے چار دریوں کا سطاحہ کیا یا، وہ ذریں پانچ نہیں حضرت علیؓ کے پاس ملے گئے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ ایک جزوی عادر میں جگکا برپا کر کھا ہے ابھی نہ تین دریوں والے سے فرمایا جس بات پر تیرا سا تھا ماضی ہے وہی تین دریوں کے لئے۔ وہ تمارے حق میں بتریں، اس نے کہا میں تو حضرت دلیل ہی سے رہا مند پہنچا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا اگر دلیل چاہتے تو وہ اس کے ذریعہ تمارے حصہ میں صرف ایک دریم کہے۔ اس شخص نے اس بات کو وجہ موافقت کیا۔ اس نے فرمایا تیرا آدمیوں نے آنکھوں پیالہ کھائیں، تم میں سے کسی نے زیادہ ریباں نہیں کھائیں بلکہ یہ رکھانی میں تاکہ دریوں کے جو بیس لڑوں کے لئے جانتے ہیں۔ ہر ایک آدمی نے

۱۲۔ حدیث دا مشہر کو امام طحا دی کئے تھے تیریں سیم کی جسے۔ اور تاریخ عیاض نے اس کی تاریخ اسکا میں عالی کیا ہے۔ کیونکہ اسلام دا ذریعہ تھا اسے اور حدیث دا کائن تاریخ یا ہے اور سب سدا این جزو کو سمجھ کر کے کہا ہے ایک تھیب و فربی حکایت ہے۔ جیکہ اس کے تعلق ہمارے عوام کے شاخغ کی تھی، جو مستحلب میں کیا کہ اپنے سے سخا اسخوار ملکوں اور پیغمبر علیؓ نے۔ یعنی اس اذکر کے مقدمہ میں اس مداریت کو بیان کیا اور دعائیں ایک جسمیت کو بھی بیان کیا۔ سوچ کو اول نے

کی طرف دیا۔ اسکا ذریعہ کو سمجھ دیا کہ سرچ یا تردد ہے اور گیا ہے۔ اس نے بزرگ ہمکریت کو کہ سرچ کی طرف دیا۔ اسکا ذریعہ کو سمجھ دیا کہ سرچ کو بھی بیان کیا۔ سوچ کو اول نے

لے لئی ہے یا مخفی سیتی تھی تو مخفی الال، انتہی تھی دیجیا ہے

و اسکی عناویں، اس امداد شہادت کا لجه

ان کا ان للہ علی ارق غلک لفکین

ہذا اللوقت لخینہ درجبلہ

(دوئی تھا میں کہ سالزیر اختراء بھی ایکی گزر چکے ہیں اور انسان کے زیور کو بھی رہاں لا جھکر کریں)

انہوں نے کہ کہ کہ اول سرچ سے بڑی ایک اس سرچ خالہ ہو گیا،

۱۳۔ عبد العزیز سے حرج مرادی سے ردایت کی ہے کہ مجھے حضرت علیؓ نے فرمایا اسے جو بن علی المتساری اس وقت کیا حال تھا، مگل؟ جب تکھے بھوپال کرنے کے لئے کہا جائے گا۔ میں نے ہون کی ایسا ہے؟ فرمایا ہاں! میں نے عقل نہیں اسکی وقت کیا جسیکہ اختیار کر دیں اسکے فرمایا کہ پیغام زدا، میں

مجھے دلی اپناتے نہ کرنا۔ مجھے جل جنم خالم کے بھائی اب تو یہ منے جو میں کے امیر ہے حکم دیا کہ مجھے عذر پیش کرنے کے لئے کہا جائے گا۔ میں نے ہون کی ایسا ہے؟ کہ میں نے کہا کہ میرے مجھے حکم دیا ہے کہ میں علی پریس اور وہی اس پر بعثت کر دیے۔ اس بات کو ایک آدمی کے سوا اور کوئی شخص نہ سمجھا کہ میں امیر پر حکمت کر رہا ہوں کہ حضرت علیؓ پر بعثت را اس میں ہے ایسے اور آپ نے عیوب کی حرج دی ہے۔ "مولف کتاب بنایم لوت

دیجیہ عارضی کو اذکر نہیں کیا۔ اگر آپ کو بلا عقل سے بیوی مروک کے ذریعہ تکت تشرییں ہے جیسا کہ کہہ دیں میں کے خاص پر بھی سروک سے کلی دلیکو کے خاص پر اسکے کوئی سجدہ نہیں۔ میں نے اس مدد اور اس سلسلہ دیں لکھا۔ سمجھ کر تر ایک بھرپو کا درخت بھی موجود تھا۔ وہ میں مدد اس کے لئے ہماری ترجمہ کر رہا ہے۔ عین الحسنات شکران کر دے۔ لکھنے ساجد صنان ہا جھٹلے ہو۔

وْ تَبَرُّكَ هُوتَهُ بَوْتَهُ قِرْفَنْ نَبِيْنْ بُوكْلَتَهُ  
 وْ بَهْشِنْ كَهْ سَالَهُ سَجَحَتْ قَامَنْ نَبِيْنْ بُوكْلَتَهُ  
 وْ بَسَهُ بَرَتَهُ بَهْ نَبِيْنْ بُوكْلَتَهُ  
 وْ عَادَهُ بَأَدَمَنْ نَبِيْنْ بُوكْلَتَهُ  
 وْ بَهْ لَيْنَهُ سَرَادَهُ بَهْ لَيْنَهُ  
 وْ مَثَرَهُ جَوَهَتَهُ بَوْتَهُ دَرَسَلَهُ نَبِيْنَ  
 وْ جَوَهَلَهُ بَيْنَ مَرَدَتَهُ نَبِيْنَ بُوكْلَتَهُ  
 وْ بَهْ زَرَهُ كَارَهُ سَهْ زَيَادَهُ بَرَكَهُ بَهْ جَزَنْ بَيْنَ  
 وْ تَرَهُ سَهْ زَيَادَهُ كَاهِبَهُ شَعَاعَتَهُ كَرَنْهُ بَهْ  
 اُورَلَهُ نَبِيْنَ  
 وْ تَنَدَسَهُ سَهْ زَيَادَهُ كَهْ خَصَبَهُتْ بَلَسَنْ بَيْنَ  
 جَهَالَتْ سَهْ زَيَادَهُ لَالَّهَجَهُ بَيْهَيَهُ اُورَلَهُ نَبِيْنَ  
 وْ آدَمِيْ جَهُ جَزَرَهُ كَهْ نَبِيْنَ جَانَشَا اُسَهْ دَشَنْ بَهْ تَاهَهُ  
 وْ التَّرَاسَخَفَ پَرَهُمَ کَهْ جَرَنْهُ اَيَّنِي مَنَزَلَتْ  
 کَرَتَجَانَهُلَهُ اَيَّنِهُ طَرَیَهُ کَوَھِلَهُ کَهْ دَلَیَهُ  
 وْ بَارَبَارَ مَعَدَدَتْ کَرَنَگَهُ کَرَبَانَهُ تَاهَهُ  
 وْ لَوْکَلَهُ کَهْ سَهْ مَنَهُتْ کَهْ عَيَّبَهُ لَهَانَهُ تَاهَهُ  
 وْ جَاهَلَهُ کَشِکَهُ اَيَّسَهُ بَهْ جَيَّسَهُ بَرَبَ پَرَهُ  
 بَغَنَقَمَ کَیَّا کَیَّا کَمَهُ  
 وْ دَانَانَهُ مَوْنَنَهُ کَمَهُ کَرَدَهُ جَزَرَهُ  
 وْ بَخُوسِيْ سَرَسَهُ بَيْهَيَهُ کَهْ جَامِعَهُ  
 وْ جَبَقَ قَدَرَتَهُلَهُ بَوْتَهُ تَوَدَرَخَعَتَهُ بَرَجَانَهُ تَاهَهُ  
 خَراَنَهُ کَهْلَهُ فَلَامَهُ کَهْلَهُ سَهْ زَيَادَهُ ذَلِيلَهُ  
 وْ حَاسَدَهُ سَرَخَفَ پَرَنَارَفَنَهُ بَهْتَهُ بَهْ بَنَ کَالَّهَ  
 قَصْبَرَنَبَنَهُ بَنَانَهُ

وَلَامَنَاءَ مَعَ الْكَبِيرِ  
 وَلَاصِحَّةَ مَعَ تَحْكِيمَهُ  
 وَلَاشْرُوتَ عَلَى سُونَالَادَبِ  
 وَلَادِاحَةَ مَعَ الْحَسَدِ  
 وَلَاسِيَادَةَ مَعَ الْإِنْقَاتَمِ  
 وَلَامْوَابَ مَعَ تَرْكِ الْمَشْوَرَةِ  
 وَلَامِرَدَةَ لِلْكَسْرِ دَبِ  
 وَلَا كَرِمَاءَ مِنَ الْمَتَقْرَبِيِّ  
 وَلَاشْفَعَيْنَ أَنْجَ مِنَ الْأَذْبَةِ  
 وَلَابْلَاسَ أَجْمَلَ مِنَ الْعَافِيَةِ  
 وَلَلَّادَاءِ أَعْبَدِيَّ مِنَ الْجَمَلِ  
 وَلَالْمَرَءِ عَدْدَ الْمَاجَهِلَةِ  
 وَلَرَحْمَةِ اللَّهِ أَمْرَأَ عَوْنَقَدَسَةَ  
 وَلَطَعْنَيْدَ طَوَسَةَ  
 وَلَعَادَةَ الْأَعْذَادِ الْأَنْتَيْبِرَ لِلْذَّانِيَّ  
 وَلَفَضْمِنَ بَيْنَ الْمَلَدَاقِرِيَّ  
 وَلَعَيْتَهُ الْجَاهِلِنَ كَسَرَهُنَّةَ  
 وَلَعَلَّ مَزَبَلَةَ  
 وَلَالْحَكِيمَةَ صَنَالَةَ الْمَوْمَنَ  
 وَلَالْغَسْلَ جَامِعَ عَادِيَ الْعَيْوبِ  
 وَلَالْفَاصِلَتَ الْمَقَادِيرِ صَلَتَ الْتَّنَاهِيَبِ  
 وَلَعَبْدَ الشَّهِيرَةَ أَذْلَ مِنَ عَبْدَ الْمَرْقَ  
 وَلَالْحَاسِدَ مَعْتَادَهُ عَلَى مِنَ الْأَذْمَنَ  
 وَلَمَصْبِبَتَ کَهْتَ وَأَبِلَالَهُ بَحْكَنَتَ لَكَنَهُ لَهُ  
 وَلَهَادَتَ شَرَقَهُ بَهْيَهُ بَهْ

وَلَطَلْكَرَطَهُ کَهَسَهُ. قَنِينَ رَوْلَهُ وَالَّسَهُ کَهْ زَلْكَرَطَهُ بَهْ بَهْسَهُ. اَسَهُ نَهَهُ اَسَهُ لَلْكَرَطَهُ بَهْ خَرَدَکَهَنَهُهُ  
 اَسَهُ کَهَبَتِيَّ اَكِبَ مَلْكَارَهُ گَيَّ. پَانِجَ رَوْلَهُ وَالَّسَهُ کَهْ بَهْسَهُ اَسَهُ نَهَهُ اَسَهُ لَلْكَرَطَهُ بَهْ خَرَدَکَهَنَهُهُ  
 اوَرَاسَ کَهَبَتِيَّ اَكِبَ مَلْكَرَطَهُ بَيْنَ گَهَهُ، اَيَّمَاتَ مَلْكَرَطَهُ بَهْ اَسَهُ کَهَهُ کَهَهُ  
 وَرَهِمَنَیا چَاهِیَّهُ اوَرَتِنَ رَوْلَهُ وَالَّسَهُ کَهْ اَهَرَتِنَ رَوْلَهُ بَهْ بَهْ. اَسَهُ اَكِبَ دَرِیْمَ لَهَنَیا چَاهِیَّهُ.

## آپ کے کلام کا نمونہ

وَلَمَسَ تَيَامَ نَادَ مَاتَوا اِنْتَهِيَّا.  
 وَالْأَنَاسُ بِزَمَانِهِ اِشْتَيَهُ مِنْهُ  
 بِأَبَابِلَهُهُ

وَكَشَتَ الْغَنَطَاءَ مَا اَشَدَ دَاهَتْ  
 يَقِيَّا.

وَمَا هَلَكَ اَمْرُ عَوْنَقَدَسَةَ  
 وَتَقِيَّةَ کَلَ اَمْرَنَیَّ ما بِحَسِنَمَ

وَصَنَ عَوْرَتَ لَفَسَّهَةَ  
 نَقْنَدَ عَوْرَتَ رَبَّهَهُ  
 وَالْمَوْعِنْجُو طَبَحَتَ لَسَانَهُهُ

وَمِنْ عَذَدَبَ لَسَانَهُهُ كَثَرَ اَهْرَانَهُ

وَبِالْبَرِ مَسْقِبَ الْحَرَ

وَبِغَرَّ مَالِ الْبَخِيلِ بِحَادَثِ  
 اَدَ دَاهَتْ

وَلَا تَتَنَلَّ لَهُ مَنْ قَالَ وَانْظَرَ مَا  
 قَتَلَ

وَالْجَزْمَ عَنْدَ السَّلَامَ عَامَ الْجَنَّةَ  
 لِلْجَنَّـ مَعَ السَّلَامِ

و وادیبیوں نے بیری کر کر تراویحیے۔ پہنچے پہنچے کرنے والے عالم اور جاہل عبادت گزار، یہ عالمیوں کے پہنچے کرنے کے لئے کی وجہ سے لوگوں کے دین انسان پہنچکے۔ پہنچے کرنے کے لئے اور رجیم اپنی عبادت کی وجہ سے لوگوں میں کھوٹ بھردیتا ہے۔

قسم بھروسی دھجان عالم مقتنع و باہل متنسک ہذا یعنی دینی دینی دینی دین انسان پہنچکے دھذا یعنی انسان پہنچکے۔ سب سے زیادہ تر تکری عقل ہے۔

- کثیت وہ آدمی ہے جس کے پاس علم کم ہو۔
- لوگوں میں زبان اور جسم کے ساتھ سے رہو۔ اہمال اور دل کے لحاظ سے الگ رہو۔
- آدمی کو صرف وہ چیز ملے گی جس کو اس نے کیا اور قیامت کے روز اس پر چیز کے ساتھ رہو۔ جس کو دوست رکھتا ہو۔
- عمل کے قبول کرنے کے وقتو پر کرنے کے وقت سے زیادہ انتہام کرو۔
- دو عمل اگر کنم نہیں جو پریز کاری کے ساتھ بجا لایا گیا ہو۔

اسے حمالان قرآن اس سی عکل کرو۔ علم وہ ہے جو کچھ وہ جانتا ہے اس پر کرتا ہے اور اس کا علم اس کے عمل کے موافق ہو۔

معذرب ایک ایسی قوم آئے گی جس کے پاس علم تو بولا یعنی ان کے جعلن کے نئے نہیں اُترے گا، ان کا باطن ان کے ظاہر کے خلاف ہو گا۔ ان کا عمل ان کے علم کے خلاف ہو گا۔ وہ لوگ مجلس میں بیٹھ کر ایک دوسرے پر فخرہ مبارکت کریں گے۔ جنی کو آدمی اپنے ہمنشیں سے اس وجہ سے ناراضی ہو جائے گا۔ کوئی نہیں دیتا ہے غریب کی زندگی بس کرتا ہے۔

کوئی نہیں دیتا ہے ترکوں کا حساب لیا جائے۔ وہ لوگ ہیں جو کے اہمال اللہ تعالیٰ کے اس پر عاز نہیں کرتے، اپنے گناہ کے حوالہ میں سے کسی شخص سے خوف نہ کرو۔ وہ اس کی زبان کی لغزش اور چہرے خاہر ہوتا ہے۔

کوئی نہیں دیتا ہے کہ اسکی زبان کے تیکھے ہاتھ اور احتجان کا دل اسکی زبان کے تیکھے ہاتھ اور احتجان کا دل اسکی زبان کے تیکھے ہاتھ۔

بہر کو ایمان سے دہی مزالت حاصل ہے جو سڑک جسم سے؟

مکمل فقہہ وہ ہے جس نے لوگوں کو اللہ کی نعمت سے یادس نہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں ان کو فوجیں نہ دیں۔ اللہ تعالیٰ و جل کے علاوہ سے ان کو العینان نہ دلایا۔ قرآن کریم و کرسی اور چیزیں عبنت ذکر ہوں۔

اس عبادت میں کوئی مھلکی نہیں ہے جس کی حقیقت کا علم نہ ہو۔

نیک بخت دہ ہے جو دوسرے لفظیت حاصل کرے۔

نیک زبان کو بند کر دیتا ہے۔ سب سے زیادہ غربت بدھ دوست ہے!

سب سے زیادہ تر تکری عقل ہے۔

لامی شخص ذات کی رسی میں بذریعتا ہے۔

لختوں کے بھاگ جانتے ہے بھو۔ هر جا کوئی چیز مردود نہیں ہوتی۔

کام طور پر عقول کے پھر مانے کی جگہ الہوں کی چمک کے نیچے ہے۔

جب تم لوگوں کو لغت مل جاتے تو شکران کی وجہ سے اسے زخم لگانا۔

جب تم دشمن پر قابو بایا جاؤ تو معاف کر کو قابو بانے کا سکریت تراورو۔

جس شخص اپنے مل میں کوئی چیز بوسنہ نہیں ہے۔ وہ اس کی زبان کی لغزش اور چہرے

خاہر ہوتا ہے۔

کوئی نہیں دیتا ہے کہ اسکی زبان کے تیکھے ہاتھ

تمہست کے زمان سے ترکوں کا حساب لیا جائے۔

وانا کی زبان اس کے دل کے تیکھے ہاتھ اور احتجان کا دل اسکی زبان کے تیکھے ہاتھ

میکھیت آدمی کو علم بلند کرتا ہے اور جمال

تو ہی کو است کرتا ہے، علم مال سے انفلکٹ

علم تیری جو کبیار کی کرتا ہے اور قلم مال کا پوچھ کرتے ہو۔

علم حکم ہے اور مال معلوم ہے۔

السعید من رمضان بغیرہ

الاحسان يفتح للإنسان

انقا العفت العمقة

اعتنى الفتن العقل

الطامع في ثبات المذل

احذر ما تفاصي النعيم هنا

كل شاءه مدد

أكثر مصارع العقول تحت

بعدى الأطماع

إذا رصلت المكائد العفن فلا تتمادها

بللة السفر

إذا تدرست على عداوك، فاجعل

العنو شكر القدرات عليه

ما شئوا أحد شيئاً إلا ظهر من

نقطات لسانه وعلى صفحات وجهه

التحليل فشيري الدین يا عتيق الفقرا اعد

يصاحب في الآخرة حساب الامين

لسان العاقلي ديداع قلب، وتفسب الحق

وطلاق لسانه

العلم يفهم الوضيع والجهل يفتح

التفتح، العلم خبر من المال العلمر

يجعل وانت تكرسی المال

العلم حکم ما تملك مسلم عليه

http://fb.com/fanajabirabbas

اول کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور جب گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اے امیر المؤمنین یہ زرہ اپ کی نرم ہے۔

ابن عباس سے واقعی روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام کے پاس چار درجہ تھے۔ اپ نے ایک درجہ رات کو ایک دن کو، ایک درجہ کو پوچھ شدہ حادث میں اور ایک درجہ کو کلم حکما صدر کے طور پر دے دیا اور اپ کے پاس ان درجہوں کے علاوہ اور کوئی چیز نہ تھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ اللہ یعنی نبی نے فرمائے امور الامر براللیل مانہل درس و علمائیہ لحمد احمد عن الدین دلاؤف علمیہ ولادہم یعنی فتن

ابن حصار نے بیان کیا ہے کہ عقیل نے حضرت علی کی خدمت میں ہر چیز کی میم تھا جو بھی ہوں ابھی کوئی پھر عنایت نہ رہی۔ اپ نے فرمایا صرکھیتے چب میں عطیات میں مسلمانوں کا حصہ نہ کامل کامیاب کیا مسلمان کے ملکہ قتل کی حصہ دہل کا۔ عقیل نے صادر کیا، حضرت نے عقیل کا ہاتھ پکڑ کر اس کو بازار کی در کا لون کی اٹ لے گئے۔ فرمایا ان تلوں کو توڑا مدد جو کچھ کامیابی ہے میں اپ نے اور عقیل نے اپ سے کہا کہ اپ کے چہرے پر نہ کی حدات میں گرفتار کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت ملی نے اس سے فرمایا تم بھی مجھے چور کا کو بلدا جا ستے ہو۔ کہ میں مسلمانوں کا مال لے کر تم کو دے دوں اور ان کو کچھ نہ فعل۔ پھر عقیل معاویہ کے پاس چلے گئے۔ معاویہ نے اپ کو ایک لاکھ درجہ دئے اس معاویہ نے اپ کے سامنے کام کیا اور اپ نے بذریعہ طلاق لے جائے اور اس بات کا ذکر کیجئے کہ جو کچھ علی نے تم کو دیا تھا۔ اور جو کچھ میں نے تم کو دیا تھا۔ عقیل بذریعہ شریعت لے گئے۔ الشیعیان کی حدود شا کے بعد کہا اے لگا! میں تم دونوں کو کامہ کرتا ہوں کی میں نہیں سے اس کے دین کے خلاف چیز طلب کی تھی۔ میں نے یہ مقدمہ میں اپنے دین کیا تھا کیا۔ میں لے معاویہ کا امداد کیا اور اس کو اس کے دین کے خلاف کیا۔ معاویہ نے مجھے دین پاٹا بلہ میں اختیار کیا۔

جب حضرت علی علیہ السلام کی بات معلوم ہوئی کہ معاویہ اپنی حکمرانی شام پر غزوہ بیانات کے لئے اپ نے اپنے ایک غلام سے فرمایا جو کچھ میں تین تحریر کراؤں اس کو لکھو حضرت نے اشارہ پڑھے۔

محمد البھی اسی درصہری درجنۃ مسید الشہداء

لے جائی میرے بھائی اور میرے خڑیں۔ سید الشہداء حضرت محمد میرے بھائی پاٹ نبیلہ کی خاطر لے گئے ہیں۔ اور اپ کے تاخیل نے فرمایا اپ کے خلاف کیہے۔ اور میں گواہی دیتا

۔ اس تلاوت تقریباً کا کوئی خالدہ نہیں جس میں غور فکر نہ ہو۔

۔ جو شخص کی بیوی خداش ہو کہ وہ لوگوں کے ساتھ مضافات کر کے تو وہ اسی کے لئے میں چیز پسند کرے جو اپنی ذات کے لئے پسند کرتا ہے۔

۔ سات چیزیں شیخیان کی جانب سے ہوتی ہیں۔ سخت غصب کرنا، نیازد جاہی، اتنے کرنا، نجیر اسما۔

۔ سرکوش کرنا، ذر کے، ست بند کا آتا، اکھن پیاس، احتیاط، در بیگانی۔

۔ احتیاط سنتے دیگانی پس احمدیت ہے؟ توفیق اچھا ہنسیں ہے۔ جن قلن اچھا ہنسیں ہے۔ عقل اچھا ہتھی ہے، ادب اعلم اچھی بیبلش ہے۔ تجھی سے زیادہ سخت کوئی پریشان اور حشرت نہیں ہے۔

۔ عقل مند کے لئے یہ بات مناسب ہے کہ جب اس پر کوئی مصیبیت والہ ہو تو وہ اس سے آنکھیں بند کرے۔ حقیقت کا اسی کی درست ختم ہو جائے۔ اگر اس مصیبیت کی سخت ختم ہونے سے پہلے اس کے در کرنے میں عربوند پاریے بات اس مصیبیت میں اور پریشانی کا موجب ہوگی۔

۔ گناہ کی سزا یہ ہے اعیات میں سستا، ردہ کی میں تنکی احمد لذت میں نفس۔

۔ کہا گیا ہے نفس کا کیا صعب ہے، فرمایا۔

۔ بچہ بے رفت کی صیبت سے پرہیز کرنا چاہئے وہ تین نوع پہنچانا چاہتے ہے لیکن نقصان پہنچاتے ہے۔

۔ بچہ جو نئے آدمی کا محبب ہے۔ سے پرہیز کرنا چاہتے ہے۔ وہ تم سے بعدی چیز کو تمارے تربیت کر دے گا۔ اور قریب چیز کو تم سے دلکرو دے گا۔

۔ تینیں میں کی محبت سے بچنا پہلے ہے وہ تینیں سخت ضرورت کے وقت چھوڑ دے گا۔

۔ تچھے فاجر ادی کی صیبت سے بچنا چاہیتے دیجھے تاخن کی میں کے لوقن یعنی دے گا۔

۔ حضرت کی ایک زرہ صیغی کی لڑائی کے موقع پر غائب ہو گئی تھی۔ اپنے اس زرہ کو ایک بیوی کے پاس دیکھا۔ اپ نے اس کا مقدمہ دائر کیا۔ اپ بیوی کو کہنے کا پسند کیا۔ اپ نے فائمی شریعت کے پاس شریعت سے

گئے۔ اپ تھامی شریع کے پسلوں میں بیٹھ گئے اور فرمایا اگر بھر خصم ہو رہی شہر تا تو میں جلس میں پاس کا ساتھ بھیٹتا۔ میں نے رسول اللہ علیہ السلام کو فرمایا جو سے سننا ڈالی کے ساتھ جلس

میں پا پڑے۔ سیھو۔ اپ نے زدہ کا درجی کیا۔ بیوی نے اس بات کا انکار کر دیا۔ قاضی شریع نے حضرت علیت کا اٹھ لیتے۔ حضرت علی نے گواہی میں قبرزادہ امام حسن کو پیش کیا۔ قاضی شریع نے

لے کر پیش کی گئی بات کے حق میں یادوں نہیں ہے۔ بیوی نے تھہ تھہ کارا میر المؤمنین بے اپنے قاضی پاس نبیلہ کی خاطر لے گئے ہیں۔ اور اپ کے تاخیل نے فرمایا اپ کے خلاف کیہے۔ اور میں گواہی دیتا

حضرت ایک رات امام حسنؑ کے مل، ایک رات امام حسینؑ کے ہاں اور ایک رات عبد اللہ بن جعفرؑ کے ہاں روزہ افطاو فرمایا کرتے تھے اور قرآن سے زیادہ تداول نہیں فرازت تھے اور فرماتے تھے کہیں اس بات کو زیادہ پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ حکم کو کہ ملاقات کروں، جس رات کی صبح کو آپ کو قتل کر دیا گی تھا۔ آپ اس رات اکثر باہر تشریف لے جاتے تھے اور مسلمان کی طرف فتوح اخراج کو تیکتے تھے اور فرماتے تھے خدائی کی قسم میں نہ کبھی جھوٹ نہیں پالا۔ الحمد للہ میری بیانات کبھی صحیح تابت ہوتی ہے اور یہ بات ہے تو وہی جس کا مجھے وعدہ کیا گیا تھا۔ شب بھروسہ، اماں رضوانہ سننہ کی رات کو حضرت علی علیہ السلام سحر کے وقت بیدار ہوتے۔ اور اپنے فرزند امام حسنؑ سے فرمایا۔ آج رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور میں نے عرض کیا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ ہے اس انت سے اٹھا ہیں ان کا تباہ سے شکایت کرتا ہوں؛ بچے فرمایا کہ میں کے غلط دوستی کیتھے۔ میں نے کہا ہے میرے اللہ بھی ان لوگوں کے بد لے اچھے لوگ عطا کیجئے اور ان کو میری بجا سے پا اور میں عطا فرمائی۔ اس کے بعد آپ نماز کی طرف تشریف لے گئے، آپ کی خدمت میں بھلپنی پڑ گئیں اور آپ کو دیکھ کر حسینی مارہی تھیں۔ آپ نے ان کو ٹھاکا اور فرمایا ان کو اپنے حال پر رہنے و دیہ نوحگر ہیں۔ میری میں تشریف لائے تو گلی سے فرمایا نماز، نماز، ابن بکر سے آپ سر توار کو مار کیا ہو، آپ کی پیشان مبارک سے آپ کے سر کے لگے حسد تک لگا۔ آپ ۱۹ ماہ رضوانہ سننہ کی رات کا استعمال فرمائے۔

آپ کو امام حسنؑ نے مغلل دیا۔ امام حسینؑ، عبد اللہ بن جعفرؑ اور مسلم بن حسینؑ پانی کو الہ ہے سمجھے، آپ کو تین پرونوں میں کفن دیا گیا، جو میں تھیں نہیں تھی۔ امام حسنؑ نے آپ پر سات تکبیر نماز جازہ پڑھی۔ آپ کو رات کے وقت دفن کر کے آپ کی قبر مبارک کو پوشیدہ رکھا گیا۔ تاکہ آپ کے دشمن آپ کی قبر کو گھوڑہ دیں۔ حضرت علی علیہ السلام درج بڑت لگی تو آپ نے حسنؑ اور حسینؑ وہی اللہ عنہم سے وصیت فرمائی۔ فرمایا میں تقویٰ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں، وہی میں نفادت نہ کردا، اگر وہ نیا تھا سے خلاف نہافت کر دے۔ اگر زینا کوں چیز تند سے ہاتھ سے پلی جائے تو اس پر گریز کر دا۔ حق بات کہنا ایتیم پر رحم کرنا، کمزور کی مدد کرنا۔

ملحقیت یہ ہے کہ آپ کو فرمت ۱۹ ماہ صیام کی رات کو گلی اور ۲۱ ماہ صیام کو انتقال فرمایا اس بات پر جھوڑ ملا راسیعہ کا اتفاق ہے۔ ۱۲۔ محمد تشریف علی عنده

ملحقیت علی کی قبر کو گلی پوشیدہ رکھا گیا۔ ان تمام حالات کے مطابق کے لئے تغییر خدا خدا علیکم احمد میں مشید ہوتے۔ ایک میں سے باقی ہوں جو اس انت کے بعد ہوتے تین آدمی کا انتقال کر دے جائے احمد میں سے خداب آمد کرے۔ حضرت نے اپنے ہاتھ سے اپنے اسیں مبارک اور اپنے سر اور لہلہ میں کوں سے خداب آمد کرے۔ حضرت نے اپنے ہاتھ سے اپنے اسیں مبارک اور اپنے سر اور لہلہ اشارہ کیا، حضرت علی نے کہ مکہ مکہ بات بچھے میرے سبیب الدلائل، حضرت علی علیہ السلام

و حضرت جو صبح دشام فرمتشیل کے ساتھ اڑاتے رہتے ہیں میری مال کے فرزند میں رفاقتہ بنت اسد کو رسول اللہ علیہ السلام کہا کرتے تھے۔

دینت محل مسکنی و درسمی منوط حکمها بدھی دلجمی  
مذکور دختر میری زوجہ میں جس کا گوشت میرے خون اور گوشت میں طاہر ہے۔  
و مذکواً حمد لله ای مہما نایکہم لہ سبهم کسٹھی

احمدؑ کے دلزوں فرزند، اس (ذاتی سے) میرے فرزند پیا ہوئے ہیں، قم میں کے کسی شخص کا حصہ میرے حصہ کی مانند ہو سکتا ہے؟

سبقتکمالی الاسلام طریقہ علماء مامبلغت احادیث حلقی

میں ابھی رشد کے زمانہ کو کبھی نہیں پہنچا سعکار کتم سببے پہلے اسلام کی طرف سبقت لے گیا تھا:  
و لاجب بالولایۃ لی علیکم رضوی اللہ یوم غدیر خم  
رسول اللہ نے غدیر خم کے مقام پر میری ولایت تم کہ واجب کر دی تھی۔  
غدیر تم دیل ثم دیل عن یقیع الالہ عَدِیَّ عَلَیْهِ مَنْعِلٌ

بالحسبے بھر ملاکت ہے بھر ملاکت ہے اس شخص کے لئے جو کل اللہ تعالیٰ کے اس  
حالت میں ہے کہ اس نے مجھ پر ظلم کیا ہے۔  
بیقی نے کہہ کر سرایں مومن پر واجب ہے کہ ان اشخاص کو یاد کرے تاکہ اس کو

حضرت علی کی وہ برتری صلح میں جو آپ کو اسلام میں حاصل ہے۔

حضرت علی علیہ السلام کے منائب اور فضائل اسی لذت زیادہ ہیں کہ ان کا اشمار نہیں ہو سکتا۔  
اللہ تعالیٰ کی اسی آیت رحیل صدقہ فواما عاہدہ اللہ علیہ محفوظ ہے مخفیہ میں قلعے نجہ

و میں من یقینظر دمابد الماتبدیل لے متعلق حضرت علی علیہ السلام سے اس وقت دریافت  
کیا گیا جب آپ سجد کر کے مہرب پر تشریف فرمائے، فرمایا اسے میرے اللہ بھی جسے جعل دے۔ بیانات یہ  
باقی میرے چوچے حضرت جو جب امیر مسیحہ بن حارث بن عبدالمطلب کے بارے میں نافل ہوئی ہے بلکہ  
دنیا سے کوئی حرج کر گئے ہیں جو جبکہ بدر میں شہید ہوئے۔ حضرت جوچہ بھی وہی سے رخصت ہوئے۔ جو  
اصد میں مشید ہوتے۔ ایک میں سے باقی ہوں جو اس انت کے بعد ہوتے تین آدمی کا انتقال کر دے جائے  
اشارہ کیا، حضرت علی نے کہ مکہ مکہ بات بچھے میرے سبیب الدلائل، حضرت علی علیہ السلام

بے نایم، ہاتھ سے استخراج کیا۔ امام حسن نے اس سے فرمایا تم پھر افسوس ہے کہ متین آنے بھی سعوم نہیں کر دیاں ہا۔ حق درجونے کے لئے ہے اور بایاں ناقو شر مکاہ صاف کرنے کے لئے ہے، تم پڑا ہے۔ مردان خارق ہا۔ جب، امام حسن نے حدایہ سے صلح کی تو صلح نامہ کی عمارت یہ تھی۔

بسم اللہ الرحمن الرحيم

یہ دل صلح نامہ ہے جس پر ادیب ابن الی سیفیان سے صلح کی ہے اور معاویہ مسلمانوں کی خواست میں مسلمانوں کے ساتھ تکالیف خدا، سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بیرون خلفاء راشدین پر عمل کرے گا۔ حدایہ خلافت کا اپنے بعد کسی احمد کے سپردہ نہ کرے گا۔ بلکہ اس کی مررت کے بعد خلافت کے بعد سے میں مسلمانوں کے درمیان شوریٰ قائم ہو گا۔ لوگ اللہ کی زین پر خواہ شام میں ہوں، خواہ عاقف، چجاز اور میں ہی ہوں امن ہیں، ہوں گے، اصحاب علی احمد شیعیان علیاً اپنی جان، اہل بیوی اور بیوکوں کے بارے میں امن ہیں، ہوں گے۔ جہاں بھی ہوں گے۔

حدایہ سے اس بات کا انتقال کا عذر اور بیشان لیا جاتا ہے وہ چوری چھپے حسن بن علی اور اپ کے بھائی حسین اور شہزادی اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سی فریدے دھوکہ اور کردہ بھبھے کے لئے گا۔ ادارا میں کا جو فرد یعنی کسی موجود ہوا اس پر کسی قسم کا خوت نہ ڈالا جائے لیکن اس

صلح نامہ پر نکال بیٹھاں اور فلاح بن فلاح کی گلہی ثابت کی جاتی ہے۔ دکنی باہم مشیند اے

کوئی ہم علیہ السلام مسیروں پر تشرییت لے گئے اور فرمیا اے لوگ اتم اس بات کو جانندہ فرک اللہ تعالیٰ جعل حافظاً بالغیم نے بیان کیا ہے کہ آپ نے دوبار اپنا قائم مل، اللہ کی راہ میں، لٹا دیا تھا۔ اور یعنی بالغ کے راستے پر کے لئے اپ کے ایک جو تاریخی لیٹھے اور سراہے دیتے۔ لیکن گمراہی سے نکالا ہے اور متین جمالت حکایت دیتے۔ ایک شخص سے آپ نے یہ سننکارہ اللہ تعالیٰ سے دس ہزار درہم مانگ رہا ہے۔ اس کی اصلاح نے اس کے پاس دس ہزار درہم صحیح دیتے۔

مردان نے ایک آدمی کو آپ کی خدمت میں سعادت کیا اس نے آپ کو کا لیاں دیں، مردان کو رکھ دیا ہے۔ اور تم اس سے جنگ کر دے جس سے میں جنگ کر دیں گا۔ میں نے یہ مناسب دیکھا ہے کوئی رکھا۔ ہر جو مسیروں پر پھیل کر حضرت علی کو کا لیاں دیتا تھا، امام حسن نے مردان کے ایسیے کے لئے کوئی رکھا۔ پاس جادا اور اسے کوئی حداکی فتنہ میں مجھے کا لیاں نہ دوں گا لیکن میری اور نتماری دعوہ کی جملہ میں اس سے صلح کر لی ہے۔ اس کے سامنے پکے ہو زال اللہ تعالیٰ تھے اچھا بدلہ دے گا۔ اگر تم جو شے کو تلاش رہے ہے اس سے بیسا مقدمہ نتماری اصلاح حضرت کی مررت کا سبب یہ ہے کہ اشتہ بی قیس لندی کی بیشی حمدہ نے جو آپ کی بیوی بھق سخت بدلتی ہے والا ہے۔

مردان ایک دفعہ حضرت سے نہایت بدکاری سے پیش کیا اور آپ خاموش رہے۔ اور جو لیاں کو ملکی کرنے کے لئے ایک لاکھ درہم خرچا ہے۔ جو روپے اسی بلاکاری مکمل کر دیا تو جو ملے

آجھت کے لئے سامان تیار کرنا، خالم کا دشمن بننا اور خلیل کی اولاد کرنا، اللہ کی رضا جویں کے لئے کامکنا، اللہ کی میہماں کرنے والے کی مامت کی پرواہ نگارنے اس کے بعد آپ نے اپنے فرزند محمد بن حفیظ کی طرف دیکھا۔ اس سے فرزانہ کی قیمت نے دیبات پا دکل ہے؛ جس کی میں نے تھا سے بھائیوں کو دصیت کی ہے۔ عرض کیا ہاں؟ فریبا، تینیں بھی ایسی دصیت کرتا ہوں۔ اور تینیں نتمارے بھائیوں کی عزت کرنے کی دصیت کرتا ہوں

ان دونوں کا قائم پر دصیت بلاحتی ہے۔ ان کے بغیر کسی اور امر پر قائم نہ ہو جاتا۔ اس کے بعد حسن سے میں تم دو دوں کو اس کے بارے میں دصیت کرتا ہوں۔ یہ نتمارے بھائیوں میں اور اس بات کا تینی ہے کہ تمہارے پاپ اس کو دوست رکھتے ہیں۔ اس کے بعد آپ لا الہ الا اللہ کے سوکھنہ بولے جو اتنا انتقال فرمائے۔ رضی اللہ عنہ

ہزار دھیزو نے بیان کیا ہے کہ جب امام حسن علیہ السلام خلیفہ ہو گئے تو آپ نماز ادا فرمادے تھے۔ حالت میں آپ پر ایک شخص نے لپک کر خبجو کا دار کیا۔ آپ نے خطہ ارشاد فرمایا اور کہا اسے عراق فراہ بر سے میں اللہ تعالیٰ سے وُدد۔ ہم لوگ نتمارے ایم بری میں اور بھائیوں بھی میں اور کم لوگ دو اہل بیت ایمان بارے میں اللہ تعالیٰ نے کہا ہے انعامیوں اللہ لیتہ ہب عکمک المحسن اهل البیت دیلہ کو عکمک بھیں جو شخص بھی موجود تھا اس نے زفا شروع کر دیا۔

امام حسن رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم اے ازابرا صاحب سکون و ذکر، صاحب وعہ، مدبر اد سکنی بولے

حافظاً بالغیم نے بیان کیا ہے کہ آپ نے دوبار اپنا قائم مل، اللہ کی راہ میں، لٹا دیا تھا۔ اور یعنی بالغ کے راستے پر کے لئے ایک جو تاریخی لیٹھے اور سراہے دیتے۔ لیکن حرباً رکھتے تھے۔ حرب دے دیتے۔ ایک شخص سے آپ نے یہ سننکارہ اللہ تعالیٰ سے دس ہزار درہم مانگ رہا ہے۔ اس کی اصلاح نے اس کے پاس دس ہزار درہم صحیح دیتے۔

گورنرخ تھا۔ ہر جو مسیروں پر پھیل کر حضرت علی کو کا لیاں دیتا تھا، امام حسن نے مردان کے ایسیے کے لئے کوئی رکھا۔ پاس جادا اور اسے کوئی حداکی فتنہ میں مجھے کا لیاں نہ دوں گا لیکن میری اور نتماری دعوہ کی جملہ میں اس سے بیسا مقدمہ نتماری اصلاح حضرت کی مررت کا سبب یہ ہے کہ اشتہ بی قیس لندی کی بیشی حمدہ نے جو آپ کی بیوی بھق سخت بدلتی ہے والا ہے۔

مردان ایک دفعہ حضرت سے نہایت بدکاری سے پیش کیا اور آپ خاموش رہے۔ اور جو لیاں کو ملکی کرنے کے لئے ایک لاکھ درہم خرچا ہے۔ جو روپے اسی بلاکاری مکمل کر دیا تو جو ملے

نما اخالے میرے اللہ ایمیرے الٰ اور تیرے خاص بندے ہیں۔ ان سے پاپک حیز کو درد کو  
لکھ دی بڑی طرح پاک و پاکیزہ بناء۔

ام ملے نبے عوق کیا۔ رسول اللہ میں ان کے ساتھ شامل ہو جاؤ؟ فرمایا تم بھلہر پرست نم ہو۔  
لکھا اسیت یہ ہے کہ رسول اللہ صلیم نے مطہر ہم تکھیو کے بعد فرمایا میری اس سے جعل ہے جس  
کے جعل کی، میری اس سے صلح ہے جس نے ان سے صلح کی۔ اور میں ان کا دشمن ہوں، جنہیں  
کھوٹھنی رکھی۔

لکھا اسیت یہ ہے کہ آپ نے ان پر چاہ دلائل کہ آپ نے چاہدہ پاہنا ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ اے میرے  
اللہ تعالیٰ محمد میں تو اپنی مصلحت بدبر بر کات آں مدد پر اُنکل فرامبے شکست تشریف دا لاصہ ہرگل

لکھا اسیت یہ ہے کہ آپ نے ایسا کہ فرمایا کہ گھر میں نازل ہوئی۔ رسول اللہ صلیم نے کسی آدمی کو بھی کہا  
کہ ملکی جب یہ حضرات تشریف لائے تو رسول اللہ صلیم نے ان پر چادر کو آں دیا۔ پھر صلی اللہ علیہ  
صلوٰت و بات فرمائی جو گور جعل ہے۔

لکھا اسیت ہے کہ جب یہ حضرات اڑا کٹھے ہو گئے تو بت پیامت نازل ہوئی۔ اُن سی بات  
کے لیے جاہے تو اس کی تادیل یہ ہو گی کہ آیت نصرت نازل ہوئی۔

لکھا اسیت یہ ہے کہ رسول اللہ صلیم نے جلد تیہ فرمایا اسیل جو لا و اهل عینی افہب  
کو دمہر ہم تکھیو۔

لکھا اسیت یہ ہے کہ آپ کے انہیں سے نہیں ہوں؟ فرمایا مل۔ آپ نے ان کو ان حضرات بد  
کے بعد واصل کیا۔

لکھا اسیت ہے کہ جب یہ لوگ جو کئے تو آپ نے ان کے حق میں بہت لمی وحاظتیں جو کہ جعل ہے  
کہ مصطفیٰ مودا یت میں ہے کہ ماڈن اسقع نے عوق کیا۔ رسول اللہ صلیم میں آپ کا انہیں بھول  
لکھا اسیت ہے کہ ملکی اسقع کو ایک ماذکرہ کیا۔ ملکی اسقع کے حکم میں تباہی کیا ہے تحقیقاً نہیں بھب  
لکھا اسیت کی وجہ مشاہدہ کیا ہے کہ حضرت سے پہنچ جناب ام سلمہ کے گھر میں کی دخواہ  
لکھا اسیت کے گھر میں کیسے غریب واقع ہو چکا ہے؟

لکھا بھی یہ حدیث کی طریقوں سے بیان ہوئی ہے اور بعض کی سند ہے۔ رسول اللہ صلیم

بیان کیے ہے۔ ۱۱۰۰ میں الحضرات کے مقابلے کی خصوصی کو بھی کریمیت و درد و فتن اور  
یزدگیری کے مقابلے کی جیسی قسم نے امام حسنؑ سے دنیا بیرون کی تو میرے ساقی کی دنار کی ہے؟  
آپ کا ذمہ دست کر شہید کیا گیا۔ اس بات سے کون متقدم علمائے الفاظ کیے ہے۔ خدا تعالیٰ اور اُن

دعاویٰ ہیں، میں عرق نے اس واقع کا شرح استریپ میں تحریر کیا ہے۔ حضرت رضی اللہ عنہ کی وفات سنت  
داقص ہوئی۔ امام حسنؑ نے فرمایا ہے کہ جنی اجسیں بچھے ہیں، فخر زہر دیا گیا تکیں بچھے ایسا زہر کیوں  
دیا گیا۔ امام حسنؑ نے کہا، آپ کوں نے نزہر دیا؟ فرمایا اس سال کرنے سے آپ کا مطلب یہ ہے کہ  
اس شخص کو قتل کرنا چاہتے ہیں، عوق کیا ہے۔ فرمایا اس شخص کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے پرست ہے۔

الیک ر دایت ہے یہ ہے کہ آپ نے فرمایا بچھے کسی دخواہ زہر دیا گیا ہے لیکن ایسا زہر کو کیا  
ہے اپنے بچھے کے لگوں سے نہ سے اگے ہیں، اسکے دلکش کر دیں ان کو بڑی سے بڑی قدر، اسی کی وجہ  
اسی سے جنی آپ کو کس شخص نے نزہر دیا ہے ایسا یا تم اسکی کو قتل کرنا چاہتے ہو؟ فرمایا  
وہی شخص ہے جس کے مقابلے میں کوئی کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ زیادہ سخت ہو دیتے والا ہے۔ اگر ان کے  
کوئی ادمی ہے تو سری ذاتی رائے ہے کہ کسی شخص کو قتل کر لیا جائے؟ دشمنت کے وقت، اس کے  
صال ہے۔ رسول اللہ صلیم کے ساتھ، اس سال، جو اخیزیر ہے، اس  
و سال، چھ ماہ فیام فرمایا۔

## فضائل اہل بیت میں وارثتہ آیات

آیت نصرت: اهنا ميريل اللہ لند هب عنكم راه رس، اهل البيت ديطهر رکعت نظمي اللہ  
کا خیال ہے کہ آیت حضرت علی، فاطمہ، حشی اور حسینؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے، عیناً  
میں نہ کر تباہیا مستحکم ہو گا۔

ابوسید خدریؓ نے کہا کہ یہ آیت بالکل اخلاقیں کے بدلے میں نازل ہوئی ہے۔ نبی قلم، ملک،  
حسنی اور امام عسینؑ۔

ابن حجریؓ نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا، آیت پانچ شخصوں کے بارے میں  
ہوئی ہے۔ بیرے بارے میں، علی، حسن، عسین اور فاطمہ کے بارے میں۔

میراثیؓ نے فرماعدا یت کی ہے اور سلسلہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلیم نے ان حضرات  
چادر دوال کری آیت تا دلت فرمائی اور اس بات کو صحیح قرار دیا ہے کہ حضرات پر فیصلہ

بیان کی ہے کہ جس میں میری عدویت کی طریقوں سے بیان ہوئی ہے اور بعض کی سند ہے۔ رسول اللہ صلیم

تاہنی صفات ابرکات، رحمت، انحضرت اور رضاہت میں مجھ پر اہمان پر نازل فرمائیا۔ رحمات میں کہا گیا ہے کہ اپنے زیماں مجھ پر احمدی صفات نہ بھیجا کرو، انہوں نے کہا احمدی صفات سے کیا مراد ہے؟ فرماتے ہے احمدی صفت میں نہ ہو، پھر خاور شش ہو جاتے تو بیکار کہا اللہم صل علی الحمد واللہ علام و علی ہے لہکہ انحضرت نے فرمایا ہر وہ دعا و دک دی جائی ہے حتیٰ کہ حمد احمد اپنے کل پر سعد بھیجا ہے۔ امام شافعی و فضیل الشعثہ نے دیاشد، بیانی کئے ہے:-

یا اهل الیت رسول اللہ سبکر فرض من الله فی المثله انزله

کفاکم من عظیم القدر انکمر من لم یعنی علیکم لا صواته  
اسے الشرکے رسول کے اہل بیعت تم سے مجسوس رکن اللہ تعالیٰ کی رافت سے فرق ہے جس  
کا اللہ تعالیٰ نے قرآن میں نازل کیا ہے۔

تندی نازلت کی مبنی کے لئے اتنا کافی ہے کہ جو شخص تم پر دعوہ پڑھے اس کی نظر  
میں ہوتے ہے:-

ات بزر، سلام علی اہل نیسین  
عشرین کل ملک جاہت نے ابن عباس سے رحمات میں کہہ کہ اس سے مراد ہے کہ سلام  
و آں محمد پر۔

امام فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر بکری میں لفظ کیا ہے کہ رسول اللہ صلم کے اہل بیعت اپ کو  
پرانی چیزوں میں شریک ہیں۔ بنی صنم کے لئے فرمایا اسلام علیک ایسا العینی ۱۰۷۶ء بنی قنم پر سلام ہو۔  
**اللہ بیت کے حق میں فرمایا** اسلام علی الائین۔ لیکن (محمد) کی اہل پر سلام ہو۔ ناذر کے تشبید میں اللہ  
اہل صنم کے شریک ہیں۔ طہارت میں شریک ہیں رسول اللہ کے حق میں (اللہ تعالیٰ نے فرمایا)  
لاری طاہر، اسے یاک (محمد) اہل بیت کے حق میں اللہ تعالیٰ نے لہا یطہر کو حرر طہرہ رامتیں  
کہا ہے۔ پھر کوئی محمد اہل حمد و آں کو حمد کی حرست میں برا بر کے شریک ہیں اور بحث رکھنے کے  
لئے میں برا بر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلم کے حق میں فرمایا قتل اور کنتر تختیون بالله  
ناقیونی محیب بکر اللہ اور اہل بیعت کی شہر میں فرمایا قتل لا استکار علیہ، احیان اہل  
الحدادۃ فی المثلبی

۱۰۷۶ء میں ابوالسید خواری سے رحمات کی ہے کہ بنی صنم نے فرمایا وغورہم انہوں نے  
ان لوگوں کو کھڑرا اس سے سوال کیا جائے گا، علی کی رحمات کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

ملک رحمات میں ہے کہ ان حضرات کے ساتھ جبرائیل اور میکائیل داخل ہو گئے تھے۔ وہ ان حضرات کے  
بند مرتبہ ہوئے کیا ہلف اشارہ ہے؟

ایک احمد رحمات میں ہے انحضرت نے اس حکم کے بعد فرمایا میری کا شخص سے جنکہے جو نے  
ان سے جنکہے کی میری اس شخص سے صلح ہے جس سماں سے صلح کی۔ میکیں یعنی ہر زماں جسے جنکہے جو شخص نے یہ  
قرابت واریل کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی جس نے مجھے اذیت دی اس نے اذیت دی۔

ایک احمد رحمات میں ہے کہ انحضرت نے فرمایا مجھے تم ہے اس نہات کی جس کے ماقین میری جان ہے  
بندہ مجھ پر ایمان نہیں لاتا جس کو مجھے دوست کئے اور مجھے دوست نہیں لکھتا جس کو میرے قربت مالوں کو  
دوست رکھے اور اپ کے قربت داروں کو اپنی جان کے برابر قرار دے۔ اس وجہ سے بیات بھیجتے ہے کہ  
صلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ تم میں درگا القرچزیں چورا نہ دلالاً تریں۔ مگر ان کا دلیل پر دعوے کو فرم کر میرا  
گراہ نہ ہو گے۔ ایک کتاب خدا ہے دوسرے میری عترت ہے۔

آیت مقل تعالوا فداع اینہا دینا کو کہ کے بالے میں والدہ سے کل ایک صحیح کو رسول اللہ صلم نے  
مام حسین کو اپنے سیدہ سے کہا اور امام حسن کے ہاتھ کو پڑا۔ جناب فاطمہ اپ کے پیچے چل رہی تھیں اور  
حضرت علی جناب سیدہ کے پیچے رکھتے۔ یہ دو لوگ یہی جو جادر کی یہے تھے۔ یہی دو لوگ ہیں جو حسین  
سباہ میں سمجھتے اور یہی دو لوگ یہی جو ایت النہایہ دینا میری اللہ نبیذ هب عنکبوتی الحجج اہل المیت  
سے راد ہیں۔

آیت نمبر ۲: ان اللہ و ملائکتہ، نیصلوں علی العینی یا ایلہا اللذین امنوا صلوا علیہ و سلمو سلیما  
کعب بن عزرا سے رحمات ہے کہ جب یہ ایت نازل ہوئی تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلم نے  
یہ بات تسلیم کر لی ہے کہ اپ پر کس طرح سلام کریں اور اپ کو دعوے کس طرح پڑھیں۔ فرمایا کہ  
اللہم صل علی محمد وعلی اہل محمد۔

حکم کی رحمات میں ہے کہم نے عرض کیا یا رسول اللہ اپ اور اپ کے اہل بیعت پر دعوے کس طرح پڑھیں  
فرمایا کہ۔ اللہم صل علی محمد وعلی اہل محمد

اس بات سے یہ دلیل طاہر ہے کہ جو جماعت انحضرت صل اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کا حکم دیا گیا ہے اس  
طرح اپ کی اہل پر درود بھیجنے کا حکم اس آیت میں دیا گیا ہے۔ یعنی کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلم  
اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لشی ان حضرات میں قرار دیا ہے۔

رسول اللہ تعالیٰ اپنی دعائیں چادر والے اصحاب کے حق میں کہا ہے مجھے ہیں اور میں ان سے اہل

ایک درسری صحیح روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہیں تم میں دو امر حجۃ لئے والا ہو۔ اگر تم ان کی پیروی کر لے تو ہرگز ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ وہ دو نوں کتاب خواہ درسیری عترت یہ رے ال بیت میں طبرانی کی روایت میں ہے کہ آخرت نے فرمایا ہیں ان دو نوں کے متعلق قیامت کے زمانہ کریم کا (وال بیت) ال کے آگے پڑھنا درز ہلاک ہو جاؤ گے۔ ان کو تعلیم نہ دینا، یہ تم سے نیادہ عالم ہیں۔ تمہیں علم ہونا چاہیے کہ حدیث متن کا بالشتمین کے روایات کے بہت سے طریقے ہیں۔ میں اصحاب یہیں کے زیادہ حضرات نے اس کو روایت کیا ہے۔ بعض مسلم روایات میں یہ ہے کہ اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرف کے مقام پر فرمایا اور ایک اور مسلسل روایات میں ہے کہ غذیر کے مقام پر فرمایا۔ ایک اور سلسلہ میں بعد اپنے اپنے مرضی الموت کے وقت میں فرمایا جب اصحاب سے اپ کا جسم کچھ بھرا ہوا تھا۔ ایک سلسلہ روایت میں ہے کہ اپ نے اپنے اس کا اپنی بیماری اُخڑی خلبہ میں اور اس کا ارشاد فرمایا۔ ایک اور مسلسل روایت میں ہے کہ اپ نے طائف سے اپنی کے وقت خلبہ میں ارشاد فرمایا۔ اس بات میں کوئی مناقصات اور مانع موجود نہیں کہ اپ نے دلکش پر پالدید اس سچر کو کوئی مقام پر سیلان کیا۔ اس سے کتاب عزیز اور عترت طاہرہ کی ملینہ نیاست کی خود مکن۔ طبرانی نے ابن عثیمین سے ایک حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جزا حری اتفاق لئے دوست میرے ال بیت میں ہے ایں خیال رکھا۔

طبرانی کی ایک درسری روایت اور ال بیت کی روایت میں ہے کہ اللہ عزوجل کے خوبیک یعنی حسین صاحب عزیز تھے جس شخص نے ان کی حفاظت کی اللہ تعالیٰ اس کے دین اور اس کی دینی کی حفاظت ارتکبھے لوگوں نے کہا کہ یہ جسیز ہیں؛ فرمایا اسلام کی عزیز اسی عزیز اور عترت اسی عزیزی برجم (زمانہ) کی عزیز تھے۔

جنماں کی روایت میں صدیق الدین گجر کی روایت ہے۔ اپ نے کہا ہے لوگوں کی بھی اس کھانی بیت میں کردیں ایں ال بیت کے معاذ میں گھوکی حفاظت کردار ان حضرات کو کرنی اذیت نہ دو۔ اب مسند اور مسلم سے یہ ریت میں حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے ال بیت کے متعلق میک درسرے کو دعیت کرتا، میں ان کے بارے میں تم سے کل جھیکا داروں کا جس شخص کا میں مقابل ہوں گا اس سے مزدھم گھوکا کوں گا۔ اور جس کا میں مقابل ہوں گا وہ آں میں داخل ہو گا فرمایا جس شخص نے میرے ال بیت کے بارے میں میرا الحاذر کیا ہے شکم اس نے اللہ تعالیٰ سے دعوہ نے لیا۔ ان سعد نے دو حدیثی بیان کی ہیں۔ پہلی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہیں اور میرے ال بیت میں

علامہ داسدنی نے کہا کہ انہم مسٹرلوں سے دلایت ملی اور ال بیت کی دلایت سے سوال رہا تھوڑے ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ذلتیل سے محبت کرنا فرض کر دیا ہے اور امکت سے اسی بات کا ریاست کے روز مصلحتی کیا جائے گا۔ اس بارے میں بہت سی احادیث وارد ہوتی ہیں۔ ان میں سے یہ حدیث مسلم نے زیدیہ ارتکم کی روایت سے بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر لوگوں میں کھڑے ہو کاظمیہ بیا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و شکر کے بھفرمایا۔ اے لوگ! میں تماری مانند بشر ہوں۔ عشق یہ یہ رے باس ہے رب عزوجل کا اپنی آئے گا۔ میں اس کی دعوت کو تقدیر کر دیں گا۔ میں تو لوگوں میں دو گرقدر پیغمبر یہ چشم دالا ہوں۔ پہلی اللہ عزوجل کی کتاب ہے جو دوست اور ہدایت پر مشتمل ہے۔ اللہ عزوجل کی کتاب کو پڑھو اور اس پر عمل کرنسے کی محنت تکمیل فرمائی۔ پھر فرمایا (درسرے) میرے ال بیت میں ہے۔ میں اپنے ال بیت کے بارے میں تھیں اللہ تعالیٰ یاد داتا ہوں۔ اپ نے ایسا تین مرتب فرمایا۔ زیدیہ دیانت کیا گیا کہ آخرت کے ال بیت کوئی نہیں؟ کیا اپنے عذر ہیں ال بیت میں شامل نہیں ہیں؟ کہا ہاں۔ اپ کی عربی میں خالی بیت میں نیک و حقیقت ایں بیت دو ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے صدۃ حرام قرار دیے۔ اپ نے دریافت کیا گیا و مکن حضرات یہں؟ کہا داں ملی، اک عجزر آل عقیل اور داں عیاس بن کہا کیا ان لوگوں پر صدقہ حرام ہے؟ کہا ہاں۔ ترددی نے حسین عزیز لکھر حدیث بیلکل کی ہے کہ بنی صدر نے فرمایا ہیں تم میں دو ہیں دو ہیں جسیز یہ حجۃ لئے دل ہوں اگر ان کا امام پڑھو گے تو میرے لجد ہرگز ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ ایک ال بیت میں درسری سے بڑی ہے۔ کتاب خدا ہے جو رسمی طرح آسمان سے کر زمین تک کچھ ہوتی ہے اور میری عترت ہے جو میرے ال بیت ہے۔ یہ دو نوں اس وقت تک جو ہر ہوں گے حقیقت کی میرے پاس ہوں رکشا پر ملہ دیوں گے۔ دیکھو ان عدوں کے بارے میں سیار کیا لحاظ لکھتے ہو؟

امام احمد بن حنبل نے اپنا سند میں حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا عذر یہ بھے بیان کیا احمد بن حنبل کا راستقل کر جاؤں گا۔ میرے میں دو گرقدر حسین یہ حجۃ لئے دل ہوں۔ ایک کتاب خدا ہے جو رسمی طرح آسمان سے کر زمین تک کچھ ہوتی ہے۔ میری عترت ہے ال بیت ہے۔ دیکھو تم الی دنوں کے متعلق میرا کیا لحاظ لکھتے ہو؛ اس حدیث کا مسلم روایات لیا ہے جس میں کرنی شکن نہیں پہ ملتا۔

ایک حدیث میں یہ ہے کہ آخرت نے یہ رات آخری رجح کے مو قع پر خیر خام کے مقام پر دخل فردوں والے مصلحت نے زمین نام سے حدیث بیان کی جتے۔

سے حاصل ہو سکتا ہے جو سفوت کے لعنتی قزاد ہیں۔ یہ دلگ یہی جن سے اللہ تعالیٰ نے نجاست کو درکھا ہے اور ان کو کوئی حق پاک دیا کیونہ بنا یا ہے۔ اور یہ دلگ یہی جن کو آنات سے بری رکھتے ہے۔ اور ان کی محبت کو کتاب (قرآن) میں فرقہ قزاد رکھتا ہے۔

آیت ۹۴: امیسندون النس علی ما اقامہم اللہ من مفضلہ۔

ابوالحسن بن ماجہ کے نامہ میں امام حبیر اور رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی تفسیر کے باسے میں حدیث دایں کہے کہپ نے فرمایا کہ قسم ہم دلگ یہی جن پر حسد کیا گیا۔

آیت نمبر ۱۰: وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعْذِنًا لِهِ مُعْذِنًا فَمَا هُنَّ مُؤْمِنُونَ

رسول اللہ صلیم نے اس آیت کے مطلب کے متعلق اپنے اہل بیت کی طرف اشارہ کیا ہے (اور فرمایا ہے) کہ حضرات زین والوں کے لئے ان کا باعثت یہ جس طرح رسول اللہ کو ان کے لئے اعلیٰ کا باعثت ہیں انسان بارے میں سہت احادیث مارد ہوئی ہیں (فرمایا) استاد سے اسان والوں کے لئے ان کا باعثت ہیں اور یہی اہل بیت یہی اہل استاد کے لئے ان کا باعثت ہیں۔ ایک اور روایت میں یہ ہے کہ یہی اہل بیت زین والوں کے لئے ان ہیں۔ جب یہی اہل بیت ختم ہو جائیں گے تو زین والوں پر ایسا درستادیت ہاں انسان شرودا ہو جائے گا۔ جس کا ان سے رد ہو کیا گیا ہے۔

امام احمد بن حنبل نے ایک حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے (فرمایا) استاد سے اسان والوں کے لئے ایمان ہیں اور یہی اہل بیت زین والوں کے لئے ایمان ہیں جو انسان والوں کے لئے ایمان ہیں جو جائیں گے اور جب یہی اہل بیت ختم ہو جائیں گے تو زین والوں کے ختم ہو جائیں گے۔

ایک اور روایت ہے جس کا مطلب نہیں بخوبی اہل سلم کی مشتعل پر صحیح قزاد ہے اس ان والوں کے لئے سکتے ایمان ہیں اور یہی اہل بیت زین والوں کے فرق ہونے کے باسے میں ایمان کا باعثت ہے۔

یہی اہل بیت یہی اہل استاد کے اختلاف کے لئے ایمان کا باعثت ہے۔ جب ہر ہب کا یہی قطیعہ ان سے اختلاف کرے کا دلگ اختلاف میں پڑ جائیں گے۔ اور دلگ ایس کا لگہ وہ بن جائی گے کہ کوئی فرقوں سے یہ حدیث بیان ہوئی جو ایک دوسرے سے نیلا ہو تو یہیں۔ یہی اہل بیت کی تقالیم کی کشتوں کو خدا ہے۔ جو اس پر کوئی تباہیات پاگیا اور جس نے اس کو چھوڑ دیا ہے کوئی تفاہی مسلم کی رہا ہے جو سنہ اس کو چھوڑ دیا ہے فرق ہو گی۔

ایک حدیث میں ہے کہ یہی اہل بیت کی مثال قم میں نیز اسرائیل کے باب حطة کی مذہبے،

جو اس سے داخل ہوا تھا اس کو بخوبی دیا گیا تھا۔

میں ایک درخت ہوئی جس کی شاخیں دنیا میں ہوں گی۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف راستہ چلتا ہے، ان سے متصل کرے۔ درسری حدیث میں ہے کہ اپنے فرمایا کہ ہر زمان میں مری اور اس میں یہی اہل بیت کے انسان بسندار فراد موجو ہوں گے جاسن میں سے گمراہوں کی تحریک غلط نہ دل کی اس اور جاہلوں کی تحریک کو دیکھیں گے۔ تینی قصینہ ہمایا جائیں گے کہ تمامے آنکھیں اللہ تعالیٰ کی طرف لے جائیں گے۔ اندھہ فکر کر کر کر تکس کے ساتھ جاہے تو۔

امام احمد بن حنبل نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے (فرمایا) تمام تربیتیں اللہ کے لئے ہو جس نے دنائل کو ہم اہل سیعہ ہیں تراویہ ہے۔

یہیکیں حدیث میں روایت ایگیہ سے کہ رسول اللہ اعلیٰ نے فرمایا تبیں فقین ہونا چاہیے کہ سارا خواہ اور یہی اہل بیت اور انصار ہیں۔ ان کے سینکروں کا بکی یا بت تبریز کرو اور ان کے گھر میں درگوارہ کر دیکھو۔ کردः

آیت نمبر ۹: وَاعْصَمُوهُمْ أَجْبَلُ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَقْرُبُوا  
عَالَمَ الْعَلَمِيِّ إِنَّمَا تَقْسِيرُ مِنْ إِنَّمَا تَكُونُ الْجُنُونُ وَعَنِيَ اللَّهِ عَنْهُ سَرَّ رَحْمَةٍ كَرِيمَةٍ بِهِ  
هُمْ دَلُوكُ الْمَدْرَكِ رَسَّاهُمْ جَرْجَرُ الْمُتَّعَلِّمِ لَهُمْ إِذَا دَرْجَاتُهُمْ لَهُمْ دَرْجَاتُهُمْ  
تَقْرُبُوا. آپ کے دادا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی اس آیت کو تقدیم فرمایا،  
یا ایسا الائین امناۃ التقدیم دکڑ ذمہ العصادر نہیں۔ آپ کے میک طویل معاٹی جو صادر قین کے  
درجات اور بیلہ درجات کی طلب پرستی میں۔ اور ان تکالیف کا ذکر فرمائیں میں آپ بتاتے ہیں۔ اور ان  
بدعست فارغوں کا ذکر تھا جو سخر ہمیشہ کے لئے فرمایا جو ہمیشہ اپنے اشتاد فرمایا جو ہمیشہ اپنے  
والے ہمارے امریں کرتا ہی کرتے ہوئے دنیا سے چلے گئے، ان لگد کے اپنے نظریات کا فارمہ لازم  
کی مشابہات پر رکھا اور انہوں نے (قرآن) آیات کی تفسیر، اپنی رائے سے کی اور صحیح احادیث پر  
بانتکان باندھا۔ یہیں تک اپنے فرمایا اس است کے نشانات مت لگھے ہیں اس است اختلافات اور  
فرقہ بندی میں گرفتار ہوئی ہے۔ ایک درسرے پر کوئی فتنے کا عامل کرتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کہتے  
ہے دلاتکوننا کا لذین قرقاوا داحتلوا من بعد ماجاعا تقوی ابیتات۔ کتاب کے اہل  
دادست کی محبت کی مستحبیت اور آیات کی تفسیر کر سکتے ہیں۔ یہ دلگ ہے ایت کرنے والے اہل کے  
فرزندیں ستادیلی کے چراغ ہیں۔ یہ دلگ ہیں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے پسے بندیں پر محبت پڑائی۔  
الله تعالیٰ نے مذوق کو محبت کے پیغمبر اور اہل نیس چھوڑ دیا۔ ان دلگ کا جانا احمد ان پر یا اشرہ مبارک کی شفاف

الشہزادک و تعالیٰ نے مجنون بن حصلم کی وجہ سے مخفوق کو سیداً کیا تھا اور دنیا کی بقا کو اہل بیت کی بقیے ساقعہ روتا فزار دیا ہے حضرات الہی مبینہ رسول اللہ صلیم لے ساختہ پانچ چیزوں میں شرکیں ہیں۔ رسول اللہ نے ان کے حق میں فرزیدا سے میرے العذر ایلوگ جو گے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ الیک واحد سے یہ لوگ رسول اللہ کے جگہ کامندا ہیں لیکن کامنے کی حضرات کی مل جناب فاطمہ زینت اللہ عنہما رسول اللہ کے جگہ کامندا ہیں۔ ان کے بارے میں رسول اللہ کے قائم مقام ہیں۔ ان حضرات کو کفتنی نوحہ کے ساتھ تشبیہ دینے کا مقصود یہ ہے اجس شخص نے ان کو دوست رکھا اور ان کی تنظیم کی اور ان حضرات کے علماء سے ہدایت حاصل کی۔ وہ شخص مختلف تاریکی سے بخات پائیں گا اور جس شخص نے ان کو چھپ دیا ہے لفڑیں بخت کے سند میں عرق ہوا اور کرشمی کے جھکل بیٹھا ہے۔

حدیث والہ ہوئی ہے کہ میرے اہل بیت حوض پر اس طرح دار دہوں گے اور بیری است کے جس شخص نے ان کو دوست رکھا ہے دوعلوں سبابہ النکبتوں کی سند ہو گا۔ اور اس بات کی یہ حدیث کامی رکھی ہے کہ منان اس کے ساقعہ ہو کا جس کو دو دوست رکھتا ہو گا۔

باب حضرت علی شبیہ کا مقصود یہ ہے ربوہ اسرائیل کو جس دروازے سے زافع اور استقارے داخل ہونے کا حکم دیا گیا تھا۔ اس دروازے کا نام ارجیا یا بیت المقدس کا دروازہ تھا۔ اس صورت سے ان کی صفرت روتا تھی اہاس است کی مخفیت الہی بیت سے بحث کرنے پر کو وقت ہے؛ آیتہ تہیہ، دلائل لفظاً ملن تاب و مدن و عدل صالحانہ رکھا اہتمی

ثابت بنی انس سے روایت کرتے ہیں کہ اہتمی سے مراد اہل بیت علیہم السلام کی ولایت کی ملن ہے اہتمی۔ الجعفر و امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے بھی اس طرح روایت کی گئی ہے۔

درلی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ نے زبلا میری بیٹوں کا نام فاطمہ اس نے رکھا کیا کہ اللہ نے اپنے اہل اور اپنے کے محییں کو اس سے بخات دی ہے۔

احمد بن حدیث بیان کرے کہ بنی صلم نے حسین علیہم السلام کے ہاتھوں کو چڑ کر زبلا میری جس نے مجھے دوست رکھا اور ان دونوں کو دوست رکھا اور ان دونوں کے باب اور بال کو دوست رکھا وہ شخص تیامت کے روز یہ سے درجے میں ہو گا۔ نیز اس حدیث کو تردد کی نے بیان کیا ہے اہاس کے الفاظ یہ ہیں، وہ شخص میرے ساقعہ جنت بن ہو گا۔

ابن حجر نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلیم نے مجھے خبر دی ہے کہ جو شخص سب سے پہلے جنت میں داخل ہو گا وہ میں ہوں گا۔ علی، فاطمہ، حسن اور حسین ہونگے، میں نے عرق کیا۔

پا رسول اللہ ہم سے قبٹ کرنے والوں کا کیا ہو گا؟ زیادہ ہمارے چیजے ہوں گے۔

طبرانی نے روایت کی ہے کہ بصروفیِ رذاقی کے روز حضرت علی کے پاس چائزی اور سوانح موجود تھا۔ اپنے فرمایا اسے سفید رچاندی اسے زرد و سفرا شام میلان کو دھوکہ دے۔ جب وہ لوگ ظاہر ہوتے تو اپنے اپنی بات کو ختم کر دیا۔ لوگوں نے اپنے اس کا سبب درافت کیا حضرت علی نے فرمایا ہے دوست صلی اللہ علیہ وسلم اکابر مسلم نے فرمایا۔ اے علی! اعظمتیب قمر المذکون لے کے پاس آؤ گے اور تیر سے شیوخ اللہ سے راضی ہوں گے اور وہ ان سے راضی ہو گا اور تم سے دشمن رکھنے والے اللہ تعالیٰ کے پاس ایسی حالت میں آپس سے کہ کوہ ان پر نام ارض ہو گا۔ اور ان کے سرائے الحجہ ہوتے ہوں گے پھر حضرت علی نے اپنا ہاتھ اپنی گردان پر لکھ دیا اور ان کو اپنی گدی دکھانی۔

آیت نمبر ۹: من حجاجک فیہ من بعدہ جاءك من العلم فقل تعالیٰ اندع ابا عنا داجنا و حکو دنسا هنا دشاع کسر را فحستا را فحستکم ثم بتهم فتح جعل اعنة الله علی الکاذبین -

علام رضا خشنی نے کتابت میں تحریر کی ہے۔ اصحاب کتابی فضیلت پیاس سے زیادہ تو ہی اور کنی کو سیل نہیں پڑ سکتی۔ اور یہ لوگ ٹھیک علم حسن اور حسین ہیں، جب یہ ایت نازل ہوئی تو بنی صلم نے ان حضرات کو بڑایا۔ اپنے امام حسین کو اٹھایا، امام حسن کے ہاتھ کو بڑایا۔ جناب فاطمہ اپ کے یچھے لہر لینے کے چیزوں اور حضرت علی صدیقہ کے یچھے تشریعت کے چلے ہیں یہ بات معلوم ہوئی کہ اس آیت سے مراد یہ حضرات ہیں اور یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ اولاد فاطمہ اور اس کی ذریت رسول اللہ صلیم کے فرزند میں اور رسول اللہ صلیم کی طرف ملکوب ہوئے ہیں۔ یہ نسبت صحیح دینا اور آخرت میں نظر دینے والی ہے۔ حدیث صحیح رسول اللہ صلیم سے مردی ہے کہ اپنے کو اس نے منزہ پر ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو کو ہو گیا ہے۔ جو یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ کی رحم اس کی قوم کو قیامت کے رہنے کو فائدہ نہیں فرمایا ہل خدا کی قسم میری رحم دنیا اور آخرت میں میں ہوئی ہے۔ اے لگو! میں نہیں حوض پر ہوں گا!

حاکم نے ایک روایت میں فرمایا تھا کہ مادر کے متعلق کہ کہ حمد نہیں اللہ تعالیٰ کی بارہ گام سے کوئی نادرہ نہیں اور بیدیہ کو رسول اللہ صلیم کی خادر کے متعلق کہا۔ کہ حمد نہیں اللہ تعالیٰ کی بارہ گام سے بیدیہ کو رسول اللہ صلیم کی خادر کے متعلق کہا۔ کہ حمد نہیں اللہ تعالیٰ کی بارہ گام سے بیدیہ کو رسول اللہ صلیم کے خطبہ میں فرمایا تو مولیٰ کو کیا ہو گیا ہے۔ جو یہ لکھتے ہیں، کہ بیدیہ علیہ رحمی کو تین لفظ نہ دے گی۔ بلکہ میری صدر رحمی ہا اور حکم کو بھی نادڑ دے گی۔ یہیں لے دو قیمتیں ہیں۔ میں سفارش کروں گا اور میری خارج منظور ہو گی۔ حقیقتی کی میں سفارش کروں گا۔ وہ خود سفارش کروں گا اور اس کی سفارش نکلوں گی جائے گی۔ جیسی کہ ابھی کو سفارش کی مقدمة لایں سارے جو گل

یہ سے کہی آدمی اگل میں داخل نہیں ملت تعالیٰ نے میری بات کو منفرد فرمایا تھا:

امام احمد بن حنبل نے متناسب میں بیان کیا ہے کہ رسول نے فرمایا اے گرہ اولاد شتم تھے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھی بنائی تھی، اگر میں نہ صحت کے دروازے کی زنجیر کو پکڑا تو داخل کرنے کے لئے، سب سچے پہلے قم سے ابتداء کروں گا۔

طبرانی نے حضرت علی سے رحماتی کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلیم کو فرماتے ہوئے سما سمجھے چہے جو ازاد میرے پاس چون پردار ہوں گے وہ میرے اہل بیت اور میری اسرت کے

لطف ذہبی، طبرانی اور واقعی نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ سب سے بچھے اینداشت کے جن اشخاص کی سفارش کروں گا وہ میرے اہل بیت ہوں گے۔ بھر قریش میں سے قریب سے قریب، بھر الفقار، بھر دشمن، بھر جو اہل میں یہ سے بھر پر ایمان لایا ہو گا اور میری پسری کی بھوکی، بھر قرم رب، بھر عجم اور جب خوشی میں سب سے پہلے سفارش کر دیں گا وہ افضل قم اسلام تعالیٰ میں سے زیادہ اس کو دست دھتے ہیں۔ فرمایا اے چاڑھائی تم قریب یا ہے اور میری افادہ کو اس کی صلب میں قرار دیلے ہے۔

تمام بارہ طبرانی اور حافظ البغیم نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا حضرت فاطمہ

کے نام سے باتے جائیں گے اس سے مان کی پردہ پوشی مقصود ہوگی۔ لگری شخص دعل اور اس کو

صاحب کمز المطالب نے یہ عبارت افذاخ کے لحجب قیامت کا وزیر کا تراویح اپنے مولیٰ اور میری افادہ کی میں سے فرمایا کہ مکمل صلح کے درمیان بوسدیا جائیں اپنی داشتی جاں پر بجاہ عباس نے اخلاقیت کی خدمت میں وہ میں کیا کہ اپ اس کو دوست دھتے ہیں۔ فرمایا اے چاڑھائی تم اسلام تعالیٰ میں سے زیادہ اس کو دست دھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر بھی کی اولاد کو خود اس کی صلب بیان کی افادہ میں سے فرمایا کہ سب سے بچھے بھائیں ہیں اس کی صلب میں قرار دیلے ہے۔

ابوالکعب ناگل اور صاحب کمز المطالب نے یہ عبارت افذاخ کے لحجب قیامت کا وزیر کا تراویح اپنے مولیٰ کے نام سے باتے جائیں گے اس سے مان کی پردہ پوشی مقصود ہوگی۔ لگری شخص دعل اور اس کو اولاد کو ان کے باتے جائیں گے اس سے مان کی پردہ پوشی مقصود ہوگی۔ ایسا کے لحجب قیامت کے لیے کبینک ان کی ولادت و درست ہوگی؟

ابالکعب اور طبرانی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا ہر ہاں کی اولاد اپنے عصہ رجھا کی زان

ٹھریب ہوتی ہے گر اولاد فاطمہ کا میں ولی ہوں اور میں ان کا عصہ رجھا ہوں

آیت نمبر ۱۰: دلسوہ نیطیلیک س ملک فتن سنی

قریبی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضاختی یہ ہے کہ اہل بیت میں سے کوئی فرد بھی اگل میں داخل دہڑہ

حاکم نے صحیح قرار دے کر حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میرے دل میں سے

اہل بیت کے بارے میں موجودے دعده کیا ہے کہ ان میں سے جو شخص بھی تو خیر کا اقرار کرے اور تسلیم کے امور کو انجام دے گا۔ اللہ تعالیٰ کی کو اس کو عذاب نہیں دے گا۔

حاتم نے بیہت میں بیان کیا ہے کہ دل اس کے لئے فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ نیزے کی

طبرانی نے ثور رجبل کی سند سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلیم نے حضرت فاطمہ نے فرمایا

اور تسلیم کے امور کو انجام دے گا۔ اللہ تعالیٰ کی کو اس کو عذاب نہیں دے گا۔

رسول اللہ نے فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ نیزے کی

آیت ۱۱۔ ان الذين امنوا و عملوا الصالحات اولئك هم خير البرية۔

حافظ جمال الدين محمد بن يحيى صفت ندوی مدنی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت تذکرہ ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا اے علیؓ اور تمارے شیعیہ خیر البریہ (بھرپور) حلقہ ایں۔ قیامت کے روز قوم اور تمارے شیعیہ اس حالت میں آئیں گے کہ وہ (الثڑے) راضی ہوں گے۔ (اور اللہ ان سے راضی ہو کا اور تیرے دشمن اس حالت میں قادر ہوں گے کہ (الثعلبی)، ان پر غنیمہ کو کیا۔ عرض کیا۔ میرا دشمن کون ہے؟ فرمایا جس نے تم کو تباہ کیا اور قوت پرخون کیا۔

آیت ۱۲۔ و عنده لعلوا مناسعة  
سقاۃل بن سبلجان احمد اس کا اتباع کرنے والے مفسرین نے کہا کہ یہ آیت حضرت مہدی عجل اللہ زیاد کے حضرت میں تازل ہوئی ہے۔

آیت ۱۳۔ دعی الامداد من جعل لیما فون لا لیسیا هم

علام شعبی نے اس کا ایسی کی تفسیر کے باسے ہیں ابی عباس سے روایت کی ہے کہ امداد وہ جل ہے جو پل صراط سے بدل دے۔ اس پر عباس الحسن، علی اور حضرت ذرا بخاری تشریف فراہم گے۔ پر حضرت اپنے دوستوں کو ان کے چہوڑے کی خوبی اور اپنے سے بغیر رکھنے والی کو ان کے پھرے کے سیاہ پن سے بچانیں گے۔

آیت ۱۴۔ قتل لا استکمر عليه احیانا لا المودة في القربى ادم من لعنات حسنة نذوله ضها  
حسناد هو الذي يغسل التوبة عن عباده و ليغسل عن اسيمات دليله ملطفه  
آیت ۱۵۔ احمد بن حنبل طبراني ابی ابو حاتم اور عالم ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت تازل اور قلاؤں نے کہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ اور سلم کے تراجمت داروں میں جن کی مجست ہم پر ما جببہ، فرمایا۔ علی انهم  
الله الشیخ و خیر نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہم میں آیت کی جم ہے۔

بلوی کو رست جو اس بیان کی گئی ہے اس کو ہرگز یاد رکھے لا۔ پھر آپ نے بیان کی تواریخ فرمائی  
قتل لا استکمر عليه احیانا لا المودة في القربى

بلوی اور طبرانی حسن بحق سبط سے روایت کرتے ہیں اور اس حدیث کے بعد مسلم روات حسان  
پھر آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا اس کا اکیل حصہ یہ ہے کہ آپ نے اس آیت کو تلاوت فرمایا۔  
دا بحث صلة آیاتی ابراہیم داسیحات الایۃ۔ میں نے اپنے باب ابراہیم، اہم

صحیح حدیث فارہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اولادِ عاصی نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا ہے کہ وہ تین رحم کرنے والا اور شرافت والا قرار دے۔ اصریح نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا۔ کہ  
تباہ کیا۔ مگر اس کو ہمایت ملکا کے اور تمیں سے ذرے ہوئے نے فرد کو اس سے اور تمارے بوجے کے  
کو سیراب کرے۔

دبلیو ویفر نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہم لوگ اولادِ عبد المطلب جنتِ عالم کے  
سرواریں۔ میں بھول، حضرت حمزہ میں، حضرت علیؓ میں، حضرت جعفر میں، حضرت حسن میں، حضرت  
حسین میں اور حضرت سید احمد راجح (جبل اللہ ذریجہ) میں۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لوگوں کے حد کی شکایت کی  
فرمایا اسکے میں تم سے بات پر باغی نہیں ہے کہ تم ہی چار اشخاص میں سے ہو جنت میں سب سے پہلے

داخل ہوں گے، ایک بی بی اہل کا، اتم بڑے احصیں بولنے کے اور حسین بولنے کے اور بخاری عذر گی جماں سے  
دیتی اور باغی ہوں گی اور سب اسی اولادِ بخاری محدثوں کے تیکے ہوں گی۔

امن احمد بن حنبل نے مذاقب میں بیان کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا (ارے علیؓ) تم اس بات پر  
رعنی شدہ ہو کر تمہیرے ساتھ جنت میں ہو گے، حسن حسین اور بخاری اولادِ بخاری تیکے ہوں گی۔ اور

بخاری تھیں ہم اولاد کے تیکے ہوں گی اور بخاری کے شیعہ ہمارے دامیں اور بخاری کے تیکے ہوں گی  
طبرانی نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے حضرت علیؓ سے فرمایا چار شخص جنت میں پہلے داخل  
ہوں گے میں تھے، حسن، اور حسین بھول گے، بخاری اولاد بخاری کے تیکے ہوں گی اور بخاری عذر گی جماں اولاد

کے تیکے ہوں گی اور بخاری کے شیعہ ہمارے دامیں بھول گے۔ اس بات کے ثبوت کے لئے دو صحیح  
حدیث کافی ہے جو ابی عباس سے روایت کی گئی ہے کہ اولادِ علیؓ میں کوئی نہیں کے دعویٰ میں بلکہ  
کرنے گا۔ اگرچہ اس کی اولاد میں سے علیؓ کی کوئی نہیں کے کا اولادِ علیؓ میں کوئی نہیں کے دعویٰ میں بلکہ

دستعفہم دستیاقہم بایدیاں الحجۃ تابعہ درستیا۔

دبلیو نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علیؓ اللہ تعالیٰ نے تیکے تیری اولاد ایترے  
فرزدق ایترے شیخوں اور تیرے شیخوں کے دو سویں کو بھوت دیانتے۔ تیکے تیری اولاد ایترے  
و اور تیرے شیخوں پاکیں حالت میں دارو ہوں گے کہ سیراب سیراب بول گے اور تمارے چھوٹے دن  
بھول گے اور تیرے شیخوں پاکیں حالت میں آئیں گے کہیا کے اولاد ایترے کو کیا کہ اولاد ایترے کو کیا

حق کو اس کے دل میں حضرت علی اور اس کے اہل بیت کی محبت ہوگی۔  
یعنی حدیث رسول اللہ نے اور وہی سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے محبت کر دے تھیں فدا کی لفظ  
علیاً کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ دھل کی محبت کی وجہ سے جو سے محبت کر دے اور ابیرے اہل بیت کو جو سے محبت  
کرنے کی وجہ سے محبت کر دے۔

جیقی اور بالیغ شیخ نے ابن حسان اور بیہقی سے حدیث بولی کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ بنده اس  
وقتنک ایکس فلامہ بھائی کیمی اس کے نزدیک اس کے فرش سے زیادہ محروم فزاد پاپا۔ اور  
چیری عترت اس کے نزدیک اس کی عترت سے زیادہ محروم ہے اور اس کے نزدیک میرے اہل  
اس کے اہل سے زیادہ محروم ہوں۔ اور میرے فاتح اس کے نزدیک اس کی ذات سے زیادہ محروم ہو  
وہی نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا کہ اپنی اولاد کی تین باروں پر تسبیت کر دے۔ اپنے  
نمی سے محبت کرنا اور بیکے اہل بیت سے محبت کرنا اور قرآنی محیکی کی تلاوت کرنا۔

یہ بات صحیح ہے کہ عباس نے رسول اللہ صلیم کی خدمت میں اس بات کی شکایت کی تھی کہ ”  
جب قریش کے ملٹے ہیں تو وہ آپ سے ترشیح ملے سے پیش کرتے ہیں اور عاقات کے ونت اپنی  
بات ختم کر دیتے ہیں (یہ دین کر)، رسول اللہ صلیم نے اپنی بوجے سعی کا آپ کا چہرہ مبارک سرخ ریگا۔ فرمایا  
تمہیں کہ اس ذات کی جس کے مخصوص سری جان ہے کہ انسان کے ہیں یہ اسی وقت تک ایاں دھل  
تھیں کہا۔ حق کہ تم لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول کی خالد دست رکھے۔

الحمد لله صحیح حدایت میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ قوموں کو کیا ہو گیا ہے۔ اپس میں باقی کرتے  
ہوئے ہیں۔ جب بیوسے اہل بیت کے کمی شخص کو دیکھتے ہیں تو انہی باست کو خوش کر دیتے ہیں اسی حدایت  
کے علیم اس وقت تک ایاں داخل نہیں ہو گا۔ حق کہ ان کو اللہ کی خاطر اور ان سے  
یہی قربت داری کی وجہ سے دعوت نہ رکھے۔ الہم ب کی رخصت بھرت کر کے مدینے میں آنکھی  
تسلی کیا گیا کہ قم کا تماری بھوت کوئی ناکہ دو دے گی، قم جنم کی نکریاں اٹھانے والے کی بیٹی ہو  
اس نے اس بات کا ذکر رسول اللہ صلیم کی خدمت میں کر دیا۔ رسول اللہ کی ناماءفلی بچہ گئی۔ اپنے  
اپے بزر پر فرمایا، ”وَمَنْ كُلَّيْا هُوَ گَيْرُكَ“ کہ وہ بچہ میرے لئے اس بڑے صاحب اہل رحمت کے بارے میں  
ذکر دیتے ہیں۔ بیکن لیکن کوتا چاہئے جسی شخص نے میرے صاحب اہل رحمت کے اذیت دی اس نے  
بھی اذیت دی۔ اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی۔

قریب قریب ابن القفال سے الباجم طبرانی ابن ماغرہ اور بیہقی نے اس حدیث کو بیان کیا

ہمسماں کی بست کی پیر دیکی ہے۔ پھر فرمایا میں بشارت دیتے ہیں کافر نہیں ایں بڑانے والے کا  
فرند نہیں، میں دشمن چراغ کافر نہیں اور میں اللہ اہل بیت کا ایک فرد ہو جو سے محبت اللہ و کوئی  
کریما اللہ تعالیٰ دہل نے ذوق مفرکیا ہے اور کہا ہے مل لامستکم علیہ احیا اما المودة فی  
القرآنی و من لیقت حسنة نزولہ نیها حستا، نیک حاصل کرنا ہم اہل بیت سے محبت  
کرنا ہے:

طبرانی نے بیان کیا ہے رحیب امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اپنے باپ امام حسن علیہ السلام  
کے قتل ہونے کے بعد قدید برکشہر دھنٹ کے ایک پرادر غفارے گئے، اس تکلیف شام میں ہے ایک  
شہرگز نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے تم را کہ کو قتل کر دیا ہے اور قتل کی سیکنگ کو سخت کر دیا ہے  
فرمایا تھا اس آیت کو تلاوت نہیں کیا۔ قتل لا استکلم علیہ احیا اما المودة فی القرآن  
اس نے کہا، لیکن اسکے اپنے ہیں؟ فرمایا ہا!

و من لیقت حسنة نزولہ نیها حستا کی تفسیری ملا شعیب نے ان عبادت سے بارہ  
کی ہے کوئی سے ملا موصی اللہ علیہ رحمة دلک، دسلم کی اس کے ساتھ محبت کھانا ہے۔  
لیکن احمد بن حنبل نے ابن عباس سے روا یہ کہ بعد اپنے قرابت داروں کا  
الا مودة فی القرآن نازل ہوئی تقویم نے کہ شرعاً کر دیا کہ اسکے بعد اپنے قرابت داروں کا  
محبت پر پہنچنا کرتے ہیں۔ جبرايل نے آنکھ کیا کہ وہ لوگ جی صدم پر اقسام کوئی تھے ہیں اور یہ ایسے نہیں  
ہوئے، ام لیقیون افتخاری علی احیا الایہ۔ تقویم نے کہا یا رسول اللہ اسی پر ہے یہ تو یہ ایسے نہیں  
ہوئی دھووالی یعنی التوبۃ من عبادتہ۔ اللہ وہ ذات ہے جو اپنے بندوق کی تھیا  
کرتا ہے:

قرطبی وغیونے سری سے روایت کرے۔ اب نے اللہ تعالیٰ کی اس آیت کے متعلق روایت  
ہے ان اللہ لغوفہ شکر سے لیجنی اہل موصی اللہ علیہ رحمة دلک، دسلم کے انساں کو سختے والے  
ان سیکیوں پر ان کا شکر کر کرے طلاق ہے۔

لڑانے سیبیت میں بیان کیا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نہ قم پر میری رسم اعلاء  
یہ فرز کی ہے کہ تم قریبے کی محبت کے بارے میں کام سے سوال کر دیں کہ

آیت ۱۵۷، ان الذین آمنوا و عملوا الصالحات سے بھول نہم ارجمند عدا  
حافظ ساقی نے مرحوم حنفی سے آیت کی تفسیر کے بارے میں روایت کی ہے کہ کوئی وہیں میں نہیں

ہے کہ ایک روایت ہی اس عبادت کا نام دردہ اور سری میں اس کا نام سمجھو گھنا۔ یا تو دوسری اس نام تھے یا ایک لفظ تھا اور سلام تھا یا دوسرے توں کے نام تھے اور ان قدر کی بارہ سال بھائی بھا تو۔ کے خذن رہوان کو حکم دیا ہے کہ وہ طوبی کے درخت کو پہنچے چنانچہ اس نے طوبی کو خلیات طوبی کے اہل بیت کے محبین کی قتل کے برابر تسلیک ناموں کو اٹھایا اور ہر تسلیک نام کے نیچے ایک ایک فرشتے کو ذرے پیدا کی۔ اور ہر ایک فرشتے کو ایک ایک منتقل نامہ عطا کیا۔ جب تیارست کا بیان کیم ہو کا تو فرشتے مخلوق میں مندوں کی کی گئے ہر سب اہل بیت کو ایک ایک تسلیک نامہ جلدی کے جس میں اس شخص کی آگ سے بخوبت تحریر کی گئی ہو گئی۔ میا مجاہد اور سیری یعنی پرمی اسٹ کے مردوں اور مددوں کی گزین کو آگ سے بخوبت دینے کے باعث ہوتے ہیں۔

لانے حديث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم اہل بیت کو پر سیر کا مردن دوست رکھ کر اور بخوبت منافق ہم سے بخفی رکھ کر۔ تردد کی دو حدیث کو رکھی ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو شخص نے مجھے دوست رکھا اس نے ان دونوں کو دوست رکھا۔ لیکن حسن اور حسین کو ان دونوں کے باپ کو اور ان دونوں کی ماں کو، اور وہ شخص میرے ساتھ جنمت میں رکھا۔ ایک حدیث ہی ہے کہ سیرے دو ہیں ہو گا۔ اور الی را دوڑنے لہذا کیا ہے کہ وہ سیری حضرت پیرزادو

کو لازم ہے اور جو شخص ہم بلکہ ہے جبکہ رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ملے گا۔ بخاری سفارش سے بخوبی صحیح حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اس ذات کی جس کے تبغیث میں سیری جان ہے میں داخل ہوں گا قسم ہے اس ذات کی جس کے اقویں سیری جان ہے بخوبی کہ اس کا ملک ہمارا حق کی بخوبت رکھنے کے نام و رسم ہے۔ اس حدیث کے متعلق اکعب بن جبار اور عمر بن عبد العزیز کا فتاہ ہے کہ سی صلیم کے اہل بیت کا ہر فرد (قیامت کے بعد) سفارش کرے گا۔

ابو شیع اور سعیؑ نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ افسار اور عرب میں سے وہ سیری اورست کے حق کو نہیں جانتا تو تم شخص میں نیک ضرور ہو گا۔ دہ مضاف (رواہ زانیہ کا بیان) رہیں کا محل اس کی مل کے شکم میں غیر طہر احیف، میں قرار پایا ہو۔

دہ میں نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو شخص نے اللہ کو دوست رکھا۔ نے ترائق کو دوست رکھا۔ جس نے ترائق کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا۔ جس نے مجھے دوست رکھا۔

رکھا اس نے سیرے اصحاب اور سیرے ترائب نہ دوبل کو دوست رکھا۔

بلال بن ہمام سے ابو یک خوارزمنی نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلکہ کو فوت فرشتے بعد اور اس کا چھوپا جانے کے محل وادی کی مانند رکش تھا۔ عبدالرحمن بن ہوفت نے اس کا سبب براہمی کی۔ فرمایا جسے رب کی جانب سے ایک خوشخبری آئی ہے جو سیرے سے جھائی اور سیرے ابین غمازہ کے دوست رکھنے کے ادبی بات صادر تھا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم دوائی کو دوست رکھنے کے ادبی بات صادر تھا۔

احمد بن دجنه سے روایت کرتے ہیں کہ اپنے نے کہا تھا کہ کالیان نے دادا نے اس کے لئے بیٹا کر کر جلا کیا۔ ہمسایہ کفر سے آیا اتنا ادعا نے کہ لاس شخص کو نہیں دیکھتے جس کو اللہ نے قتل کیا ہے لیکن حسین و حنفی المشرع عدو کو ادا۔ اپنے کو کالیان دیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی دروف انکھوں میں بد شکار کی۔ وہ جو بیش ڈالیں اور اللہ تعالیٰ اس کی بعدت ختم کر دی۔ بہقی اور بغیری نے اس بات کی صراحت کی ہے کہ اسی سے محبت رکھنا فرانعن دین میں ثمل ہے۔ اور امام شافعی نے اس بات پر اپنے اس نزل سے نظر کی ہے۔ ۵

یا اهل الہدیت رسول اللہ حکم کرو۔ مرفق من اللہ فی القرآن اذلل  
ابن حذفہ شوت النہت میں احمد بن شٹے نے سمجھا ہے کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا ہے  
کاظم اللہ تعالیٰ تیری زارِ حکم سے ناراضی ایتی رہا مددی سے رضا مند ہونا ہے۔ جو شخص نے اب  
کی اولاد کے کسی فرد کو کوئی تکلیف دی وہ اس طبقے حضرتے پر سوار ہوگی؟  
دیکھنے سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ فرمایا کہ جو شخص میرا و سیدہ تک دش کرنا چاہے سلوک  
اوس شخص کی کوئی سنیکی میرے پیاس ہوتا کہ میں تیار است کے دوز اس کی سفارش کر سکوں تو وہ میرے  
ام بیتستے نیک سلوک کر کے ادارا کے لئے خوشی اور شادمانی کے سامنے عیا کرے۔  
خطیب نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ فرمایا اگر آدمی کی تنظیم کی خاطر مکھے گڑا دلا دا  
ماش کسی کے لئے رُدّاً مٹھی۔

طبرانی نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا اگر کسی شخص نے ادا و حکم المطلب کے  
کسی شخص سے کوئی سنیکی کی اور اس کو سننکی کا ہمہ دینا ہیں تو ماتھ کل جسم بھے ملے گا اس کو بدل دے  
دینا بھرپور دا جب ہے۔

علاء الغوثی نے براہمنا کیلیہ سے کہ رسول اللہ تعالیٰ اس شخص پر حفت حرام ہے جس نے  
میرے سال بیت کے بارے میں جو پر کلام کیا اور میری عزت کے بارے میں مجھے اذیت دی۔  
حدیث میں وارد ہوا ہے کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا کہ میری قیامت کے دوز چار چھوٹوں کی سلفیت  
کر دیں گا، میری اولاد کی عزت کرنے والا، ان کی مزدیبات پوری کرنے والا، اگر وہ اس کے ہان چبر  
اور جائیں تو ان کے امور میں کوئی کوشش کرنے والا، اور ان کی دل اور زبانی سے محبت کرنے والا۔

لانے کتاب سیرت میں حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلیم نے پوز کر رہا کیا کہ وہ حضرت  
علی کو جا کر سے آئیں۔ ابذر نے دیکھا کہ آپ کے گھر میں چلی خود بخود پہنچ رہی ہے اور اس کو ہواں

طبرانی نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے میں قیامت کے رندہ تمارے ہاتھ میں جنت کا  
ہیک عالمہ کا جس کے ذمیتے فرمائیں تو حوض سے شاؤ کے۔

امام احمد بن حنبل حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تیجی خوبیاں الی ڈی گئی ہیں جو دنیا  
ما فہما سے زیادہ بخوبی ہیں۔

۱۔ آپ اللہ تعالیٰ کے سامنے موجود ہیں گے جتنی کہ اللہ تعالیٰ حساب سے نار رکھ جائے گا۔  
۲۔ لاد الحساب کے ہاتھ میں ہو گا۔ حضرت ارماد آپ کی اولاد سے نیچے ہو گی۔

۳۔ میرے حوض پر قیام فرمائیں گے میری بیت کے جس فرد کو جانتے ہوں گے اس کو سیراب کر دیں گے  
وہ حدیث پسند گزر جھلک ہے کہ رسول اللہ صلیم نے حضرت علی سے فرمایا کہ تمارے دشمن حوض پر پیاسے  
اور گردنی اٹھائے ہوئے ہوئے وار ہوں گے۔

حاکم نے ایک حدیث کو صحیح قرار دے کر بیان کیا ہے اے اولاد عبد المطلب میں نے اللہ  
تعالیٰ سے تمارے متین چیزوں کا سوال کیا ہے۔ ۱۔ چمارے فالم کو ثابت تھا میرے ۲۔ تمامے  
مکراہ کو بیان دے اے رس تارے جاہل کو علم دے۔ اور میں نے اللہ سے سوال کیا ہے کہ تیجی خوبی  
ایک روایت میں ہے کہ میں بھادر شریعت اور آپس میں محبت کرنے والوں بنائے۔ الارکی شخص بقایا  
رکن اور حقام صفت بالدھر کر اپنے حوالہ قدم رکھ کر ملازم پڑھے اور روزہ رکھ۔ پھر اللہ تعالیٰ سے اس  
حالت میں ملاقات کر کے کوہ اہل بیت میں بخوبی لبغض رکھتا ہو تو اللہ اس کو اہل میں داخل کرے گا۔

دیکھنے سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ فرمایا تو ماش اور الفادر سے لبغض رکھنا لغز ہے اور  
سے لبغض رکھنا غافل ہے۔

صحیح حدیث ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ نے فرمایا چھ اشخاص ہیں جن پر میں نے محبت کیا ہے۔ ان پر اللہ  
نے لذت کی ہے اور ہر اس نبی نے کہے جو ستجاب الدعوت ہو، اللہ کی کتاب میں زیارتی کرنے  
والا، اللہ کی تقدیر کو حصلنا نے والا، علم سے بیت پر سلطہ ہونے والا، جن کو اللہ نے عوت  
دی ہے، ان کو ذلیل کرنے والا اور جن کو اللہ تعالیٰ ذلیل کیا ہے ان کو عوت دیتے والا، اللہ کا  
کر حلال کرنے والا، ایک روایت میں ہے کہ میری عترت کے لئے سو جیزز اللہ تعالیٰ نے حرام کی ہے اس  
کو حلال کرنے والا، ایک روایت میں سات چیزوں کی بیان کی ہیں۔ مال غیشت میں خورد بر کرنے والوں  
شارج نے کہا ہے کہ جو شخص نے عترت کے ساتھ دہ سلوک کیا جو چاروں نیں تھا، ان کو تکفیر کی  
ان کی تکفیر جھیڑ دی۔ اگر اس سچیز کو حلال سمجھا تو کافر ہو جائے۔ درجہ گھنگھار ہے۔

نے لہاڑے سے عمرت میرے گھر میں تشریف رکھو، یہ کسی آدمی کے ذمیعے نہ رہا شام کی بیان دیتا ہوں کہ وہ لوگ  
مددت کر کے بہترین طور پرے زیب تکریں، نہ اسٹم اپ کے پاس آئے۔ اپنے خوشخبر نکال کر ان  
حضرات کو لکھاں پر حضرت عباس باہر نکلے، حضرت علیؑ اگے آگئے، امام حسن عسماؑ جانب اور امام حسین  
باہم جانب اور بینا شام اپ کے پیچے چل رہے تھے، عباس نے کہا اے عمر! ہمارے سالوں تکی اور  
خشش کو مخلوط نہ کرو۔ نہ از کے مقام پر اکٹھ رکھتے، عباس نے ارشاد کی مدد دشنا بیان کی، کہ  
اسے میرے اللہ اتنے ہم مولوں کو پیدا کیا اور جو کبھی عمل کرتے ہیں اپنے اسے بخوبی فانت ہیں۔

اسے میرے اللہ اجس طرح تو نہ ہم پر خوشیں مریاں کل اسی طرح آخر میں ہم پر ہمراں کل جائز نے  
کہا کہ اپنے کی انہی دعائیں خاص نہ کروں تھیں کہ بادل گرجنے کا، ہم گھوون ٹک دیپنچہ کے بارش سے بچیں  
گے۔ حضرت عباس نے کہا میں سیراب کرنے والوں اور میں اس کا فرزند ہوں، جس نے پائی مرتبتہ  
سیراب کیا تھا، اس بات سے اپنے باب حضرت عبدالمطلبؑ کی طرف شارہ کیا تھا۔  
حضرت عبدالمطلب نے پائی فرماتے بارش کی دعا کی تھی۔ اور اللہ اتنے لوگوں کو سیراب کیا تھا۔

عبداللہ بن جعفرؑ بن حنبل سبط رضی اللہ عنہم خلیفہ عمر بن عبد العزیز کے پاس تشریف لائے۔ اپنے  
البھی نوجوان تھے اور اپنے وقار اور سکون ظاہر تھا۔ عمر بن عبد العزیز نے اپنی بیانیں برغافت  
کر دی، اور اپنے سرعت و احترام سے پیش آیا۔ اپنی قوم کو بلکہ کہا کہ مجھے الیک اپنے سیراب کیا تھا۔  
حدیث بیان کی ہے کہ میری نے اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرنے والے سے سنائے۔  
اوہ منزالت حاصل ہوئی دوسرا کی وجہ سے حاصل ہوئی سے (معنی علی کی وجہ سے)  
سخاری میں روایت ہے کہ جب لوگ اپنے بنی حنبل میں مبتلا ہوتے تھے تو حضرت عمر بن خطاب حضرت  
عباس سے غاز استحقاقی انتشار کرتے تھے جو حضرت عمر نے کہا اے میرے اللہ اجس طرح  
مبتلا ہونے تھے تو ہم لوگ اپنے بنی حنبل علیہ داہم دسلک کا تیری بارگاہ میں دسید لائی کرتے اور ہم  
بارتھ سے سیراب برستے والب، ہم اپنے بنی کے چچا کا تیری بارگاہ میں دسید لائے ہیں۔ تو ہمیں  
سیراب کر، وہ لوگ سیراب بر جاتے تھے۔

تاریخی و متنی میں مذکور ہے کہ امام احمد بن حنبل کے پاس الگ قرائش پا درج یا ہر ان  
آجاتا تھیا اسکوئی پڑوگ کا جانا تا اپ اس کو آگے بڑھاتے تھے اور اپ ان لوگوں کی پیچے چلتے  
امم شافعی کے اشਦیں۔ اے

آل المتسیی فدعیتی دھرم الیمه و سیلی

ارجوبہم اعلیٰ عذر

ترجمہ) آل نبی میرا ذریعہ میں اور دینیۃ اللہ کے ذریعہ میرا دسیدیں۔

صحت کے دلیل سے بچے اس بات کی احتجاج ہے کہ اکبر نے دعویٰ کیا تھا کہ جسے یہرے دلیں

کوئی شخص موجود نہیں ہے۔ الہاذؑ نے اس دعوے سے نبی مسلم کو بنا کا کیا۔ فرمایا اے الہاذؑ کو اس کا  
کام نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سیاحت کرنے والے فرشتے زین ہیں مسحور ہیں، دعاۓ مدد کا کام ہی  
نا حق ہاتے ہیں۔

اویسیخ نے ایک طریقہ حدیث بیان کی ہے۔ اس کا ایک نکلوایہ ہے رسول اللہ نے فرمایا اے الگ  
غضیت، مژادت اور دلایت رسول انشا اور اس کی اولاد کے ساتھ متفق ہے۔ یعنی  
جوہی باقی سرگردان درکردیں۔

درقطنی نے بیان کیا ہے کہ امام حسن تشریف لائے اور حضرت ابو بکر بنزیر پر قیام فرماتے۔ اپنے نے  
زیادا میرے باب کے نہیں سے اُڑ جاؤ، اپنے نے ہماں اپنے نے سمجھ فرمادیا، خدا کی قسم یہ جگہ تمہارے  
باب کی ہے۔ اپنے پکڑا کر اپ کو انی گود میں بھاگ لیا۔ اور مد پڑے۔ حضرت علیؑ نے فرمایا خدا کی  
شمہ بات میری رجسے نہ تھی، حضرت ابو بکر نے کہ خدا کی قسم اپنے نے سمجھ فرمایا، میں اپنے  
الہام نہیں لگتا۔

حضرت امام حسینؑ نے بھی حضرت عمر بن خطاب کے ساتھ ایسا کیا تھا۔ اپنے بنزیر پر قیام فرماتے۔ اپنے نے  
امام حسین سے کہا کہ بنزیر اپ کے باب کا ہے۔ خدا کی قسم میرے باب کا بنزیر نہیں ہے۔ حضرت علیؑ نے  
فرمایا، خدا کی قسم ہی تے اس کا اس باعث کام نہیں دیا تھا۔ حضرت عمر نے کہا میں اپ پر ازادام بنزیر کا  
ابن معد نے یہ عمارت زیادہ کی ہے کہ اپنے اپنے پکڑا پیٹے پیڈا میں بھاگ دیا اور کہا ہیں جو حضرت  
اوہ منزالت حاصل ہوئی دوسرا کی وجہ سے حاصل ہوئی سے (معنی علی کی وجہ سے)

سخاری میں روایت ہے کہ جب لوگ اپنے بنی حنبل میں مبتلا ہوتے تھے تو حضرت عمر بن خطاب حضرت  
عباس سے غاز استحقاقی انتشار کرتے تھے جو حضرت عمر نے کہا اے میرے اللہ اجس طرح  
مبتلا ہونے تھے تو ہم لوگ اپنے بنی حنبل علیہ داہم دسلک کا تیری بارگاہ میں دسید لائی کرتے اور ہم  
بارتھ سے سیراب برستے والب، ہم اپنے بنی کے چچا کا تیری بارگاہ میں دسید لائے ہیں۔ تو ہمیں  
سیراب کر، وہ لوگ سیراب بر جاتے تھے۔

تاریخی و متنی میں مذکور ہے کہ اکبر کے مال ملکہ میں لوگوں نے کہی بارکش کی خاطر نہ استقدام  
پڑھ لیکن بارکش نہ ہوئی جو حضرت عمر بن خطاب نے کہا اکل ہم مزدیسیراب ہوں گے۔ اللہ اکل خوش کے نیچے  
سیراب کرتے گا۔ ورسے روز صحیح حضرت عباس کے پاس تشریف لائے اور کہا کہ ہمارے ساتھ تدبیث  
لے چکھے تاکہ ہم لوگ اپنے اپنے دعویٰ بارگاں حضرت کی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ حضرت عباس

ہاتھیں میرا اعمال سارے دیا جائے گا۔

امام زہری سے اکیل المیاذہ سرد نہ کا اس پڑھنے کے بلگر پڑھے۔ امام زین العابدین نے اپنے سے فرمایا تم اللہ تعالیٰ کی اسی حالت سے نامحمدی ہرگئے ہو جو ہر چیز سے بڑی ہے؟ وہ رحمت تیرے کن، سے تیرے سے لئے بڑی ہے۔ زہری نے کہا اللہ ہبڑا جاتا ہے کہ جہاں پاہتا ہے رسالت کو قرار دیتا ہے۔ نبی اپنے اہل اور مال کی طرف والپیں لوٹ گیا۔

حکم نے اکیل حدیث بیان کی ہے اور اس کو صحیح قرار دیا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا عفتیہ میرے بعد میرے اہل بیت میری امداد کے ہاتھیں قتل کئے گئے عائشہؓ نے اور عباد وطن ہوں گے بلکہ فرم کے زیادہ بعین رکھنے والے غواہیہ، بونغیرہ اور بونجود ہم ہوں گے؟

رومان بن حکم ایجی اڑکے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں فرمایا خود حبیک ہے اور حبیک لا، پچھے ہے خود بخون ہے اور بخون کا بیٹا ہے؟

صورین زیاد سے روایت ہے رحیب صادق یہ نے اپنے بیٹے نے بیدکی سعیت کا لگوں کو حکم دیا اور مروان نے لماکر پرست اور بکر اور عمر کی ہے۔ عباد الرحمن بن ایل بکر کے کہا بلکہ سرتل اور قصر کی نسبت ہے جو مولانا نے کہا قائم وہ آدمی رحم کے بارے میں رسمیت تلقی کرنے ہے والدی قائل لولدیہ اوت کھانا۔ وہ جس نے اپنے والدین سے لامتحارے لئے اوت ہے۔ بلیں ماں نے کہا خدا کی قسم یہ بات جھوٹ ہے اس سے مراد عبد الرحمن میں ہے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مروان کے باب پر لمعت کی تھی اور مروان اس سے کوئی سبب میں موجود نہ تھا۔

غمروں و رہنمی سے معافیت ہے کہ حکم بن ابی نے بنی صشم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی۔ رسول اللہ نے اس کی آذان کو پہچان لے زیادا اس کو احیانت دے ھماری پر خدا کی لمعت پر اور میں کے سوا اس پر بھی خدا کی لمعت ہر جو اس کی صحبت سے پیدا ہوگا۔ حتیا میں مرے کیلئے آخوت میں راستیں ہوں گے۔ جو کار اور ہوکر باز ہیں، ان کی دینیا ہے آخوت میں ان کا کوئی خصیبی ہے۔ فرشت نبی خفیت کی وجہ سے اولاد کو دریت ٹھاہر کر جاتا ہے جس طرح عباسیں اور بختیاریوں کو سبز رنگ کے لباس پہنچنے سے ان کی شرافت کا انہا حصہ ہو چکا ہے:

امروں نے اس بات کا اناہدہ کیا تھا کہ خلافت کا اولاد فلکیں ہتھ رکر دے اور ان کو زہری کا لباس پہنچا لیا۔ سیاہ لباس عباسیں کی علامت اور غدریوں اس نامہ ممالکوں کی علامت قتل بلان۔ میں وہ فرمادی زہری نے ایک بزرگترے کے ٹھوڑے پر اکٹھا کی صورت کا اپنے عماروں کے اور پرانے تھا

یہی ابی کی علامت قرار ہائی۔

سلطان اخترت شبانی بندھوں کے ۱۲۷۴ء میں خزار کے لمحہ پر شکنی اختیاز قرار دیا کر دہلماءوں پر الحب بزرگی بازٹھا کری۔ سحر اور شام دیفروہ میں یہی بات روایت پاگئی۔ اس باتے میں ایں چاہا تو قریب نزیل ملکیت نے کہا ہے۔

**جدول الانتقام الرسولی علامہ** اس العلامۃ شلن من الحیۃ  
عن دوگن نے اولاد رسول کی علامت مقرر کر دی ہے۔ علامت (اس شخص کی حرمت کی جاتی ہے) میں مشہور ہے پورا

**ذرا العبرة في کماله و جدهم** یعنی شویف من الظاهرات الاخراء  
یہ رنگ نبڑت کا درجہ میں ابھی کے چھپے بزرگ ہیں، امڑھیت آدمی سبز طوفان سے بچنے والوں کی تھے۔ اس شخص کے بارے میں بہت بڑی دلکشی دار ہوئی ہے جس نے اپنے بائی کو چھپر کر دوسرا بد کی طرف اپنے اپنے کو خوب کر لیا اور انسان کے مقتنع کافر اور ملعون تکس کیا گیا ہے۔ سیچ بخاری میں ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے اپنے کو فرشت ملک کے اپنے آٹا کے ساکسی اور کڑا آٹا بنالے۔ اسی پر اللہ اکیل اخترستوں کی اور قاتم اللہ کی لمعت ہے! اس بارے میں لمعت سے مشہور و مزدوف احادیث مادر ہو چکی ہیں۔

## فصل ۷

### احادیث کے دوبارہ بیان کرنے کے بیان میں

دیں نے دوبارہ اسی لئے بیان کی ہی تاکہ بہت جلد یاد ہو جائیں)

کیا نہ سید خدہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشتغال بالاعتفاب اس شخص کے سے میں زیادہ سخت ہو جائے۔ جو خفن مجھے بیری خرت کے بارے میں تکھید دیتے۔ لیکن حدیث میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نے فرمایا جو شخص کے سے میں زیادہ سخت ہو جائے۔ اسی وجہ سے اس کا اعلان کیا ہے اور جو کہ دھوکہ دیتا ہے اس کی دوست میں قیامت کے بعد میں بزرگترے کے ٹھوڑے پر اکٹھا کی صورت کا اپنے عماروں کے اور پرانے تھا

- ۴۔ احمد اور حاکم نے ابوذر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میرے اہل بیت کی خلافت کو  
کوئی ذمہ کی مانگ دے جاؤ پر صادر تباہی بنتی ہے، جس نے اس کو چھپ دیا وہ جاک ہے یا کہ  
۵۔ طبرانی ابن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شخص کی میں قیامت کے  
سب سے پہلے سفارش کروں گا وہ میرے اہل بیت پر ہوں گے، احمد قریب سے قریب قریش سے  
پھر الفضار، پھر من کا وہ شخص ہے جو کوہ راچیان میں احمد میری، پیر دہکی، پیر زرب، پیر حبیب اور حبیث  
کی میں پہلے سفارش کروں گا وہ شخص ہے کہ اس کے میں اللہ کی لوحیں اقرار کیا، حدیث کے اصول کیا ادا کیا،  
وہ کذب دستے ہوں گا!
- ۶۔ حاکم اور ہر قریب سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا تم میں صراط پر وہ شخص زیادہ  
ذلت قدم ہے کہ میرے اہل بیت سے زیادہ محبت رکھتا ہو گا  
یا کہ اہل اسے اچھا سلوک کرے۔
- ۷۔ طبرانی اور حاکم نے عبد الرحمن ابن اوفی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میں نے اس  
نفلت میں بکا۔ اس نے اپنے سب سے بچوں پر سلام کرنے کی اجازت جاتی تھی۔ اور مجھے اس بات کی  
نفلت دیکھ کر کہا جس بات کی سرداری ہے جس اور حسین بن جحناں بہشت کے سردار ہیں۔  
۸۔ قرذی، ابن ماجہ، ابن جعفر اور حاکم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میری کا اس سے جملک  
جس سے ان دلیل بیوصک جھٹکے اور میری کا اس سے صلح ہے جس سے ان کی صلح ہے اور محبت  
لئے بات اہل علیکے بارے میں فرمائی تھی۔
- ۹۔ ابو القاسم بن شیروانی ابن المالکیہ طبرانی جسیں سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا میں نے دو بچے  
وہ بھبھ کے پاس میرے اہل بیت کا کوئی آدمی بھیجا ہے تو وہ اپنی گھنستکو بند کر دیتے ہیں۔ قسم  
کے اس فاصلہ کم کے قبیل میری کا جان ہے کہ دمی کے دل میں اسی دقت تک بیان دلخیل نہیں  
ہے لاحق بٹک سن کہ اللہ اور میری قرابی دو جس سے دوست نہ رکھے۔  
۱۰۔ حنفی اور حاکم ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جس کی شخص نے میرے اہل  
دوست رکھے یعنی حسن اور حسین، ان دونوں کا باپ احمد بن عبد الله کی مال قیامت کے دوست رکھتے ہے ایسی دلیل  
کے وجہ سے دوست رکھو، اللہ کی محبت کی وجہ سے بھی ہے محبت کو۔ اور میری محبت کی وجہ سے  
اہل بیت سے محبت کرو۔
- ۱۱۔ ابن عساکر نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس کی شخص نے میرے اہل  
بیت کے کسر تسلی کی تھی اس کو قیامت کے لارڈ مل دیں گا۔
- ۱۲۔ خلیفہ نے حضرت عثمان سے روایت کرتے ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اس کی شخص نے اولاد میں  
کے کسی فریضے ساقطہ دنیا میں کوئی نیکی کی اس کا جعل دیا میرے اہر اچھے ہے۔
- ۱۳۔ ابن عساکر نے حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جس کی شخص نے میرے کو  
اس کی رات منصب کو تسلیم کرے۔ مگر افادہ خاطر کریں ان کا دل ہوں، میں ان کا مصیبہ کوں۔ اور میری

۴۰۔ فیض ہمارا کب الامریو سے رعایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جب قیامت کا روز ہو گا تو وہ شر کے صدیقین سے ایک نذارنے والا نادے گا۔ مسے لوگوں ایسا مکھوں کو بند کر لے جسی کفاظ صدر کے کوڑا جنت کی دفت تحریکیں لے جائیں۔

۴۱۔ احمد بن حمادی، مسلم، ابو داؤد اور ترمذی نے مسیح بن یوہان سے حدیث کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا انہل میرے جملہ کا مکار ہے۔ جیسے اسے دکو دیتی ہے وہ جیسے مجھے دکو دیتی ہے اور جو چیز اسے اذیت دیتی ہے وہ مجھے اذیت دیتی ہے۔

۴۲۔ احمد ترمذی اور حاکم نے ابن زیارت سے حدیث کی ہے کہ کہ رسول اللہ نے فرمایا انہل میرے جملہ کا مکار ہے۔ جیسے جیسے تکمیل دیتی ہے وہ مجھے تکمیل دیتی ہے۔ جسی چیز نہ استہ کھو کر کیا اسیں چیز نہ بخہ کھالیا۔

۴۳۔ جندی اور سلمہ نے حدیث کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اسے فاطمہ باتم اسراءت پر باقی پیش ہو کر تم جنت بیوی رہنے والی عمدتیں کی سردار ہے۔

۴۴۔ ترمذی اور حاکم نے اس اساریوں نے یہ سے حدیث کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میرے الیں فاطمہ بیویہ کی وجہ پر یہ۔

۴۵۔ دیکھ نہیں ہو جائے ہے کہ حدیث کی ہے کہ کہ رسول اللہ نے فرمایا اسے علیٰ فاطمہ بیویہ تھے سے زیاد پیاس کیں۔ اور تم اس سے بیخڈیا وہ عزیز ہے۔

۴۶۔ حامی نبیوں کی وجہ سے حدیث کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا مریم بنت علیٰ کے سوانح جنت کو خوردن کی سردار ہیں۔

۴۷۔ احمد ترمذی نے الہمید سے طبرانی نے شعر، علیٰ، جابر، ابو یہرہ، احمد، ابی ہمیشہ علیٰ اور ابی سودہ سے حدیث کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا حسن اور حسین جوانان بیشت کے سردار ہیں۔

۴۸۔ ابن عباس کا علیٰ اور ابی همیشہ کے علیٰ اور علیٰ ابی ہمیشہ طبرانی ابن قوادہ مالک ابن حوریہ سے یہ حدیث اسی مسے ہے۔ حدیث کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا میرے یہ عذلیٰ فرزند حسن اور حسین جوانان بیشت کے سردار ہیں۔ ان کا باپ ان سے افضل ہے۔

۴۹۔ احمد ترمذی، الشافی، ابی حیان جو عذر لفیض سے رعایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اس راستے پر لفیض سے ساختہ ایمان کا عذر پیش کیا، ایسا یہ فرشتے اس سے پہلے زین پر جو بھی بھیں اُترتے اس نے اپنے سے چھپر سلاہ کیئے کی اجازت ملیں کہ اس بات کی وجہ سے اسی بات کی وجہ سے اسی وجہ سے اسی وجہ سے جوانان بیشت کے سردار ہیں اس مقام جنت کی عمدتیں کی سردار ہے۔

۵۰۔ طبرانی نے ابن عباس کے حدیث کی ہے کہ ہر حدیث کی اولاد کا ایک حصہ (جید) ان کا باپ ہوتا ہے۔ اولاد کا ایک حصہ سماں ہے ایسے جیسے ایک اور جو ایسے باپ ہوں۔

۵۱۔ احمد اور حاکم نے صرب فخر سے حدیث کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا فخر سے جملہ کا مکار ہے۔ جو یہ میرے نہیں کرتے ہے وہ مجھے تاریخ لکھ لے جسے جو بیرون میں کو خوش لکھتے ہے وہ چیز بے خون کہلے۔

۵۲۔ بنی اسرائیل، طبرانی اور حاکم نے ابن مسعود سے حدیث کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اس کا باپ اے۔ اپنے نفس کو محظی کا کہا۔ الحکم کے اس سے پہلے اس کی اولاد پر آنکہ حرام قرار دیا۔

۵۳۔ سلم اور ترمذی دیغیرہ نے فاطمہ بنت ابی اسقیم سے حدیث کی ہے کہ کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اولاد کیلئے کہا کہ اکچنا اصلکا دے قریش کو جذا اور قریش سے بخوبی شکر کو جذا اور بیویہ اس سے مجھے چھا۔

۵۴۔ احمد نے جو حدیث سے جہا اس سے رعایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اکاروں کی کلکھلی ہیں۔ آپ بنز پر

تعزیریت سے لگتے ازیزیاں کوں ہیں، عرض کی آپ اللہ کے رسول ہیں۔ فرمایا میرین عبد الملک بہل اللہ نے خلائق کو بیکاریا، اسی نے مجھے اپنی ابھی فتوحوں میں رکھا اصلان کو فرقوں میں باشنا، مجھے اپنے

تسبیح میں ترا دیا۔ ان کو تسبیل میں قریش کیا۔ مجھے اسکے قیحلے میں قرار دیا، ایک کھوفیں میں باشنا، مجھے اپنے اچھے گھریں قرار دیا، میں تم لوگوں سے گھر کے لحاظے اچھا بھل اور میں تم سے نفس کے لحاظے بخوبی

۵۵۔ احمد حکیم، مخلص فہیم دیغیرہ نے بی بی غالش سے رعایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جمالیل نے کہا کہ میں نے زین کے مشرق اور مغرب کو جیان باریں لے کریا ہیں۔ آپ کی اولاد کو نہیں دیکھا، جو اولاد بھٹک سے افضل ہے:

## فصل ۳

### جناب فاطمہ اور آپ کے دنوں فرزندوں کے بارے میں قلدر مشہور احادیث

۱۔ العقبانیات میں ابی یوسفیہ ابو یوسفیہ الفاروقی سے رعایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہو گا تو رش کے دریا میں سے ایک خدا ہی نہیں والا نہادے گا۔ اسے ایک حشر پر بخشنے کے کوئی ایسے لکھیں بند کر لے، جو کہ نا مل بندہ بھول مرا لے۔ اگر نہ بھائی میں اپنے متبرک حضرت حمد العین لعلیہ السلام کے ساتھ بھول کے مانے گوئیں گی۔

- ۱۲۔ ابوالیل جابر سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ نے فرما کر جو شخص کو یہ بات پسند کرو کر وہ جو اپنے جنگوں کے سرواد کی طرف دیکھ کر امام حسن احمد حسین کی طرف دیکھ۔
- ۱۳۔ ترمذی اور عبید القنون سے الفیاض میں حضرت مسلمؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ حضرت یارونؓ نے اچھے فرزندوں کے نام شہزادیوں کے لئے میں نے حسنؓ اور حسینؓ نام لکھ دیے ہیں لیکن یہ نام جنگ و الہام کے قام ہیں۔ (کتاب العوامی المحرق کے نقیبات ختم)
- کتاب شریعت شیعیۃ البیان دو فصل ایضاً باب الحدیث اخراجی میں بیان کیا گیا ہے کہ تینوں حضور اہم چاہیے کہ امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہ کے اگر مناقب اور فضائل اس سے مفاسد کے ساتھ ذکر کئے جائیں جو فضیحت احادیث انتقال میں آپ کو تزویین کی تھی اور فیضاحت اپنی کا حصہ تھی۔ اگر اس بات کی کوشش تمام فضاد عرب کیی تو جو درج آپ کی بنی صادق صفات اللہ یہ داولوں کے ساتھ اس کے عذر و فرش کو بھی نہیں پہنچ سکتے۔ میں عنصر احادیث ختنہ حدیث غیر راجح است اور بیان احادیث طلبی انقدر سوہنہ راست اور حدیث بخرا اصراریہ شبب زیر ہاشم اور الحسین کی چیخت بستگی کا ذکر نہیں کوئی لا جگہ ہے لیکن اس کو بعد چون زکر کوئی لا جگہ کوئی نہیں میں اس کے ساتھ میں اس کے ذکر کیا ہے جو اس فتنے میں اس کی حدیث میں تھیں نہیں ہیں۔
- ۱۴۔ احمد علیؓ احادیث تعالیٰ نے تم کو ایک ایسی زینت سے مزین کیا ہے کہ اپنے بندوں کے ساتھ اس کے نزدیک انسکل ایجھی زینت نہیں ہے احمد اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ زینت نیک بندوں کی ہے (تیرا)، دنیا میں زہد افتخارات کا بچھے سا گین کی محبت عطا کرنا، قم ان کی استباع پرہ سامنی ہو اور وہ تیر کے الام ہونے پر سامنی ہیں۔ حافظ ابی یوسف نے اس حدیث کو اپنی کتاب صلیۃ الاعداد میں بیان کیا ہے۔
- ۱۵۔ رسول اللہ نے شیعین کے دوسرے فرمایا۔ ایشی مسلمان ہو جاتا چلہ گے۔ درز میں تمارے پاس ٹکریہ اور روانہ کوں لا جو ٹکریہ سے ہو کا یا فرمایا ایسے فرض کی مانند ہو گا۔ وہ تماری گزیں اڑا دے گا۔ اور تماری ٹکریہ کو ٹکریہ سے بنانے کا انتشار اٹھانے لے گا۔ آپ حضرت علیؓ کی طرف نیز یہ کہ احمد اپنے کا اٹکر کر فرمایا ہے یہ میں آپ نے تقدیر فرمایا۔ امام احمد بن حنبل نے اس حدیث کو اس نظریں میں کیا ہے اور نظریں میں تقویتیں اس مذہب کیا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ آپ نے فرض کیا ہے کہ تینوں میں میں تینوں میں کا چیختہ۔ مدد میں تقویتیں پہنچ کیا ہے اور مدد میں کا چیختہ۔

- ۱۶۔ طبرانی نے فرمایا کہ راستہ عدایت کی جو کہ رسول اللہ نے فرمایا جس کو یہیہ بزرگ حاصل ہے احمد بن حسنؓ میں پریمی جبراکت اور خداوت ہے:
- ۱۷۔ ترمذی اور یونس سے روایت کر تھیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جسؓ احمد حسینؓ دنیا میں پریمی جبراکت ہوئے پھر ملے۔ جو علیؓ اور ابن عباس کے رکھنے والے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ میرے ہر دن میں فرزند و بھائی میرے ملکتے ہوئے پھر ملے۔
- ۱۸۔ ترمذی اور طبرانی سے اس امریں نہیں سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ دعائیں میرے فرضہ یہیں احمد حسینؓ میں کے فرزند نہیں۔ میں ان دونوں کو درست رکھتا ہوں اس شخص کو بھی درست رکھتا ہوں جو ملک دعائیں کو درست رکھتا ہے:
- ۱۹۔ یام احمد اور اصحاب سنی اور بیوی ابن جیلان اور حاکم بریمہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اللہ نے سچ فرمایا۔ تمہارا ملک احمد بن اسارتے سلطنت اپنیا خلق کا باعثت ہے میں۔ میں نے ان دونوں پریمی جبراکت کی چیختے ہوئے دیکھا احمد بن اسارتے سلطنت احمد بنی نے اپنی بات کو تعلیم کرایا اللہ علیؓ دعائیں کو اپنیا خلائق۔
- ۲۰۔ یام احمدی، ابوالیل، ابن جیلان، طبرانی اور حاکم بریمہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ پیری خالکے فرزند علیؓ پیریمی اور علیؓ بزرگی کے سماں احمد حسینؓ جوانی میں جنت کے سوراہیں احمد حسینؓ کے سوانح میں جنت کی خلوتوں کی سفر ہے؟
- ۲۱۔ طبرانی نے عالم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جسؓ احمد حسینؓ میں کی دو تکاویں ہیں۔ لکھن و دھان لشکلی ہوئی نہیں ہیں۔
- ۲۲۔ احمد بن حنبل اور عبان اور ترمذی اور عبان ایوب بھی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا میرے فرزند مسلمانوں کے دربڑے سے گردہ دل میں ملک کرنے کا۔ یعنی امام حسنؓ۔
- ۲۳۔ الادب المفرد میں ٹکاری نے اور ترقیہ احمد بیج، احمد بیج، احمد بیج، موسیٰ سے روایت سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جسینؓ کو سے ہے احمد بیج سے بھول۔ اللہ تعالیٰ اس سے کو درست رکھتا ہے جسینؓ کو سے روایت رکھتا ہے جسینؓ فرمی میں سے ایک فرزند میں۔
- ۲۴۔ ترمذی نے النسوت سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ زیما بچھے میرے اہل سنت میں وہ محسوس ہے جسینؓ اور حسینؓ ہیں۔
- ۲۵۔ احمد بن حنبل نے الہمہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جس نے ان دونوں کوست

ہے جو جو تھے کو درست کر رہے ہیں اور حضرت مولیٰ کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتا ہے وہ ہیں۔

۲۔ التقلیل نے مجھ سے علیٰ کے بارے میں بحکمہ علمہ کیا ہے کہ ان کے ہاتھ میں ملابسہ کا علم ہوا ہے۔ بیوی اور بیوی کے نام پر جو شخص نے ہیری ایجاد کیا ہے کہ وہ اس کے لئے لڑ رہیں۔ آپہ دو کلمہ میں جسی لفظیں نے لاذم کر دیا ہے۔ جسی نے اس کو درست رکھا اس نے مجھے درست رکھا۔ جس نے اس کی ایجاد کی اس سے میری ایجاد اعلان کی۔ اس کو اس بات کی شمارت سمجھ دو۔ میرے نئے عنین کیا اسے میرے سبب میں اس کو اس بحکمہ بشارت دیتا ہوں۔ حضرت علیٰ نے عنین کیا میں ایجاد کا بندہ ہوں اس اس کے بعد میں دو باتیں نہ کتے تو قصادری عیینے بن رہی کے باسے میں لکھتے ہیں تو آج کے مدنی تیرے باسے میں لکھ لیوں یہ بات کہ اکتم مسلمانوں کے جس گرد مکے پاس ہے بھی گورنمنٹ تو تین قروں کی خاک کو بطور برتک کے اٹھایتے؟ اس حدیث کو ایجاد اللہ امام احمد بن حنبل نے اپنی کتاب مسند میں بیان کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فریض کے وقت حاجیوں کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تما رے ذریعے فرشتوں سے عام طور پر خود میاہات کرتا ہے اور متنیں عام طور پر بخش دیتا ہے اور علیٰ کے ذریعے فنا فی طوفور کرتا ہے اس سے خاص طور پر بخش دیتا ہے میں تم لوگوں کے ایک ایسی بات تکتا ہوں جس سے میں اپنی فرازت کی وجہ سے جواب دہنیں ہوں۔ نیک بخت پوری طرح نیک بخت اور عین بخت نیک بخت نہیں ہوتے وہ شخص ہے جو نے علیٰ کو اس کی زندگی اور اس کی مت کے برعکسی درست رکھا۔ اس حدیث کو ایجاد اللہ امام احمد بن حنبل کتاب فضائل علیٰ میں اور نیز مسند میں بیان کیا ہے۔

۳۔ امام احمد بن حنبل نے اپنی دعویٰ نوں ذکر کر کہ لکابری میں سیستان کیا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میں قیامت میں الیمان کا رب العالیٰ کر رب العالمین نے علیٰ کے بارے میں مجھ سے ملک کیا ہے کہ وہ ہم ایجاد کا نئیں ہیں۔ المدعو کا نیاز میں ایمرے اولیاء کے امام میں ملک نام لکابری کے ندیں جنہوں نے میری ایجاد کی، کل قیامت کو علیٰ میرے ایں ہوں گے اور میرے علم کو اٹھانے والے ہوں گے۔ میرے رب کے خزانوں کی کنجیاں علیٰ کے ہاتھ میں ہوں گی۔

۴۔ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص اس بارے کا ارادہ کرے کہ وہ آدم کا علم، روح کا ہوم، ایسا ہم کا علم اور کل ظرف اور بیٹھے کا زندگی کا سچے علیٰ بن ابی طالب کی طرف دیکھنا چاہئے؛ اس حدیث کو امام احمد حنبل نے مسند میں تحریر کیا ہے اور علامہ یقینی نے اپنے سچے علیٰ بن ابی طالب کے درج کیا ہے۔

۵۔ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ میری زندگی ستر کے اندھر کے اندھا کے میں درج کیا ہے۔ میرت ایسی موت ہے اور اس یوقوت والی چیز کی لکھنے کے لئے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیوں کیا اس سے کیا پوچھا دو ہوگئی تو اسے جاہیزی کر دو علیٰ بن ابی طالب کی ولادت کے موقع پہنچا جائے اور جس پہنچے ہاں

مشک بوجائے۔ اس حدیث کو حافظ ابو فیض نے اپنی کتاب حلیۃ الاولیاء میں ذکر کیا ہے۔ ابو عبد الرحمن

البغدادی حنبل نے اس حدیث کو استدی میں روایت کیا ہے۔

التفصیل علیٰ میں روایت کو اس طرح فلک کیا ہے جو شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ سرخ تفہیم کو

کے جس کو اللہ نے جدت علک میں اپنے ہاتھ سے کلایا ہے تو اسے چاہئے وہ علیٰ بن طالب کی بحیت کے

مبتک بوجائے۔

۶۔ ایجاد اللہ نے فرمایا قسم سے اس ذات کی جس کے قبضہ میں بیری ہو جائے کہ اگر بیری اصلت کے گرد تیرے

بھروسے میں دو باتیں نہ کتے تو قصادری عیینے بن رہی کے باسے میں لکھتے ہیں تو آج کے مدنی تیرے باسے میں

لکھ لیوں یہ بات کہ اکتم مسلمانوں کے جس گرد مکے پاس ہے بھی گورنمنٹ تو تین قروں کی خاک کو بطور برتک

کے اٹھایتے؟ اس حدیث کو ایجاد اللہ امام احمد بن حنبل نے اپنی کتاب مسند میں بیان کیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فریض کے وقت حاجیوں کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ

تما رے ذریعے فرشتوں سے عام طور پر خود میاہات کرتا ہے اور متنیں عام طور پر بخش دیتا ہے اور علیٰ کے ذریعے

فنا فی طوفور کرتا ہے اس سے خاص طور پر بخش دیتا ہے میں تم لوگوں کے ایک ایسی بات تکتا ہوں جس سے

میں اپنی فرازت کی وجہ سے جواب دہنیں ہوں۔ نیک بخت پوری طرح نیک بخت اور عین بخت نیک بخت

وہ شخص ہے جو نے علیٰ کو اس کی زندگی اور اس کی مت کے برعکسی درست رکھا۔ اس حدیث کو ایجاد اللہ

ام احمد بن حنبل کتاب فضائل علیٰ میں اور نیز مسند میں بیان کیا ہے۔

۷۔ امام احمد بن حنبل نے اپنی دعویٰ نوں ذکر کر کہ لکابری میں سیستان کیا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میں قیامت

کے بعد سب بولا خوش ہوں گا جس کو بلایا جائے گا میں عرض کی دلیل جانب اس کے سامنے میں اٹھوں گا

چرچے لباس پہنایا جائے گا۔ چونا گیا کو ایک ایک کارے بلایا جائے گا۔ وہ عرض کی جانب یہاں فرمائے

اور ان کو بساں پہنایا جائے گا۔ پھر علیٰ ابن ابی طالب کو بیری فرازت کی جانب یہاں فرمائے

کی وجہ سے بلایا جائے گا اور اس کو کو ما الحمد دیا جائے گا۔ جس کے نیچے حضرت آدم اندھا کے

اموال مخلوق اس والیحد کے نیچے ہو گی۔ پھر علیٰ سے اپنے فرمایا تم اس کو کے لئے اچھو گے جسی کو تم

یہ سے اور حضرت ایسا ہم خلیل کے درمیان ٹھہر جاؤ گے۔ پھر چھے لباس پہنایا جائے گا۔ پھر عرض کی طرف

پرے ایک آدانیشے والا اداز دے گا تیرا اچھا باپ حضرت ایسا ہم ہے ایسا ہچھا بھائی علیٰ بن ابی طالب

پرے علیٰ بن ابی طالب کی طرف دیکھنا چاہئے؛ اس دلنت قام کا جاؤ گے اور جس پہنچے ہاں

پیوں کیا اس سے کیا پوچھا دو ہوگئی تو اسے جاہیزی کر دو علیٰ بن ابی طالب کی ولادت کے موقع پہنچا جائے کا۔ اور جس پہنچے ہاں

- کر کے ایوںگل میری عہرتاں ہیں۔ اور میری ہمیٹ سے پید کئے گئے ہیں۔ علم اور فہم ان کی مرشدی میں بھروسہ دیا گیا ہے۔ میری امت کے ان لوگوں کے لئے ملاحت جوان کو حفظ کرنے میں اور میرے رشتہ کو ان میں توڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو میری شناخت حاصل درکوئی۔ ذکرِ صاحب الحلبیہ العین
- ۷۔ رسول اللہ صلیع نے خلقہن و ملیکوں کو ایک شکر کے ساتھ رواز کی اور حضرت علی کو درست شکر کے ساتھ رواز کی اور عذالوں کو نین کی طرف روانہ کیا۔ فرمایا اگر کمین اکٹھے ہو جاؤ تو علی لوگوں کو نہزاد پڑھائیں۔ الگِ الگ بوجہ اذن پر الحکیم اور اپنے شکر کو ناز پر رکھا تے درونی کا شکر ایک ساتھ ساقطہ ہو گیا اور حضرت علی نے ایک نوٹری کو کے لیا۔ خالد نے چار آدمیوں کو کہا جن میں بروہ اسلامی بھی شامل تھا کہ رسول البشیر صلیع کی خدمت میں جلدی جلدی پچھے جاؤ۔ اور اپنے سے اس طرت اور اس طرح مقاعداًت سے آگاہ کر دا۔ ان ہی سے ایک شخص رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اسدا کہ کی خدمت میں عرض کیا کہ ملی نہ اس طرح کیا ہے۔ اپنے اس شخص سے مدد میری لیا۔ اور اس طرح آجماً یا اور کہا کہ علی نے اس طرح کیا ہے۔ اپنے اس سے بھی نہ پھر میری لیا۔ ایک اور اس طرح سے بھی دفعہ آدمیوں کی طرح بات بیان کی۔ اپنے اس سے بھی نہ پھر میری لیا۔ بھر بھر بہرہ سے علیع زکر کو عرض کیا اے اللہ کے رسول، ملی نے اپنی ذات کے لئے ایک اندھی خور سکھی ہے ایسے سن کی رسول مخدمناک ہو گئے حتیٰ کہ اپنے پاچھہ مباکر سرخ ہو گیا۔ فرمایا علی کو جھوڑو، اپنے سہن کی بار ایسا کہا فرمایا علی مجھ سے ہے اور میں علی سے بروں اور جس قدر علی نے لیا ہے اس کا حصہ من میں نہ ریا وہ بیٹھ کر دیا ہے اور وہ بیٹھ کر سردار ہے۔ اب عبد اللہ امام احمد نے سندھ میں کمی پا ساس خدیث کو روایت کیا ہے، بیرون اپنے نے اس کو کتاب فضائل علی میں بیان کیا ہے اور اکثر محدثین نے اس حدیث پر روایت کیا ہے۔
- ۸۔ رسول اللہ نے فرمایا میں اہم علی ادم کی خفتت سے چوہہ بر سال پہلے ایک نور کی شکل میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں موجود تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے خفتت ادم کو پیدا کیا تو اس (نور کو) دھسنی میں قیمت کر دیا۔ ایک حصہ میں بول اور ایک حصہ علی میں۔ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے کہ اور زین الزکب فضائل علی میں بھی اس کا ذکر کیا ہے اور روافع کتاب انحراف دوں نے حسنه حدیث کو اعلیٰ کی کہ بعد یہ بخارت زیادہ کی ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا تم متعلق ہوتے رہے حتیٰ کہ ہم عبد المطلب تک پہنچ گئے ہی رہے۔
- ۹۔ رسول اللہ نے فرمایا اسے علی تھے چھرے کی طرف دیکھنا عہدات ہے۔ تم دنیا میں بھی سردار ہو

- اس وقت تجھے تجیات اور سلام ہیں گے۔
- ۱۰۔ رسول اللہ نے فرمایا نے اسی میرے لئے وضو کا پانی ڈالو۔ پھر اپنے کھڑے ہو کر درکعت نماز ادا فرمائی۔ فرمایا جو شخص سب سے سب سے اس دروازے سے داخل ہو گا دادا امام المتقین، سید المسلمين الجیہ زمانی۔ خاتم الرسلین، خاتم النبیوں کا، ان نے کہ کہی نے کہا ہے میرے انتہا شخص تو اخبار ملعون، خاتم الرسلین، خاتم النبیوں کا، ان نے کہ کہی نے کہا ہے میرے انتہا شخص تو اخبار میں سے تواریخے حضرت علی تشریف لائے۔ رسول اللہ صلیع نے فرمایا اسے ان کو شخص آیا ہے سب سے عرض کیا ہے! اب اپ کی خاطر خوشی کی حالت میں کھڑے ہو گئے اور اپ کو لگھ لکھا۔ پھر اپ نے اپ کے چہرے سے پہنچا شروع کی، حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اچھے آج اپ کے ایک سوک کا ٹھہر دیکھا ہے۔ کہ اپ نے پہنچا ایسا میرے ساتھ تکمیل نہیں کیا۔ فرمایا اس کے سے مجھے کوئی چیز منہ نہیں کرتی، تمیری طرف سے (میرے ترقی کی) ان کو دے گے۔ اور ان لوگوں کو میری بات سناؤ گے اور ان لوگوں کو ان کے اختلافات کی حقیقت کے آگاہ کرو گے۔ اس حدیث کو حافظ ابوالنعمان نے حلیۃ الاولیاء میر روایت کیا ہے۔
- ۱۱۔ رسول اللہ نے فرمایا میرے پاس عرب کے سردار علی کو بلادِ امام المومنین عالیشتر نے عرض کیا اے اپ عرب کھسپر خارجین میں۔ فرمایا میں اولادِ ادم کا سردار ہوں اور علی عرب کے سردار ہیں۔ جب اپنے تشریف لئے تو رسول اللہ نے کسی آدمی کو الفخار کے پاس بھیجا، دہ لرگ آئے گے، فرمایا ۱۱ سے گردہ الفخار! میں تھے لوگوں کو ایسی چیز کی رامنما کیوں نہ کروں۔ الگِ اس کا دامن پکارا گئے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے، انہوں نے کہاں یا رسول اللہ افریقیا یہ علی میں اس کو میری دستی کی وجہ سے دوست رکھو اور میری عورت کی وجہ سے اس کی عورت کر دیجئے اس بات کا جبرا میں نے حکم دیا ہے اور میں نے تقبیل اللہ تعالیٰ کی بذے سے آگاہ کر دیا ہے، اس حدیث کو حافظ ابوالنعمان نے حلیۃ الاولیاء میں سیاں کیا ہے۔
- ۱۲۔ رسول اللہ نے فرمایا سید المومنین اور امام المتقین کو خوش آمدید ہو، حضرت علی سے کہا گیا۔ اپنے اہلات پاٹکر کس طرح ادا کریں گے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بھی دیا ہے اس کا شکر ادا کرنا ہوں اور جو نیچے جئے دی ہیں ان کا شکر بحال اتا ہوں۔ اور جو کچھ بھی عطا کیا ہے اس میں اور زیادتی کر کے، اس حدیث کو بھی صاحب الحلبیہ نے ذکر کیا ہے۔
- ۱۳۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ دیہی زندگی بس کے اور میری اہلات کی طرح سوت سے اور جنگ عدلی میں وحشت طویل کے بسا رہے جس کو میرے اللہ تعالیٰ نے خود دکھلایا ہے تو وہ میرے پیدا ہی کو دوست رکھے اور اس کے دوست کو دوست رکھے اور میرے بھائی کی است

یہ ملکت ہے کہ اپنے الفرقانی کے حضور ہیں پیرا سہارا ہوں گے جتنی کہ اللہ تعالیٰ حساب سے  
فارغ ہو جائیں گے۔

وَهُرَبِيْ یہ ہے کہ اپنے کے الحقیقی فارم الحمد ہو لا جس کے نیچے حضرت آدم اور اولاد آدم ہو گی۔  
خیز رحیمی بات یہ ہے کہ اپنے خونی کے لئے کوئی پر محظی ہو جائے گے۔ پیری است کے جس تخفیف  
کو پیش کیں گے اس کو پیر اپنی کی گئے۔

چوتھی بات یہ ہے کہ اپنے پیری ختم کا کوئی نگہداری نہیں کر سکے اور مجھے پیر کیوں نہیں۔  
پانچویں بات یہ ہے کہ ایسا یانے کے بعد اپنے کے کافر ہونے کا بچھے اذیتہ نہیں ہے۔ شادی  
کے بعد نامی نہیں بھل گئے اس حدیث کو کتاب مفتکان میں امام الحسن نے بیان کیا ہے۔

۴۰۔ صحابہ کی ایک جماعت کے دروازے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کی طرف ٹھکتے تھے۔ ایک روز رسول  
الله صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی کے دروازے کے سوران تمام دروازے جو مسجد کی طرف ٹھکتے ہیں بند کر دو۔  
دروازے بند کر دیئے گئے۔ قوم نے اس پارے میں چھ سیکروں بیٹیں کیں۔ رسول اللہ کو یہ بات معلوم ہو  
گئی۔ اپنے نہیں ہیں جنپڑ دیا اور فرمایا کہ مولیٰ کہتے ہیں کہ دروازے بند ہو گئے ہیں اور علی کا دروازہ  
بند ہو گیا ہے، ابھی نہ کسی دروازے کو بند کیا ہے اور نہ گھولہ ہے۔ لیکن ایک بات کا حکم دیا گی۔  
میں نے اس کی پیر دی کی ہے۔ احمد بن حنبل نے اس حدیث کو مسند میں کوئی بار بیان کیا ہے اور انھا کی  
علی میں یہاں اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہزار و دو طائف کے موخر پر حضرت علی کو بکار اپ سے راز کی یافت فرمائیں۔ رسول  
اللہ کے علی سے راز دنیا کی فکر کو بکر دیا۔ صحابہ کی ایک جماعت کو یہ بات پاسند آئی۔ ان میں  
سے ایک آدمی نے کہ کہ رسول اللہ کے اپنے چھاکے بیٹے کے مالک نبھی سرگوشی فراہم ہے۔ اس  
بات کا رسول اللہ کو ایک مسلم روئیا۔ اپنے نے ان آدمیوں کو جمع فرمایا اور کہا کہ ایک کہنے والے  
نے اپنے کرکج میں نے اپنے ایم کے ساتھ لیجی سرگوشی کی ہے میں نے اس سے سرگوشی نہیں کی  
بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس سے سرگوشی کی ہے۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل محدث مسند میں روایت کیا ہے۔

۴۲۔ اے علی! میں تم سے بیوت کے قلعیوں پر اپنی آدمی ہیں۔ جسیں بخار جو شر کے انجانی حصے سے دعوے لئے ہوئے اسے  
سخت اور میں آکی فرموں جو اپنے دیا ہیں کو پر شدید رکھنا تھا۔ اور علی بن ابی طالب میں احمد اپنے علی  
یہ میں۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے کتاب مفتکان علی میں بیان کیا ہے۔

۴۳۔ رسول اللہ نے فرمایا، علی کر پانچ ایسی خوبیاں دیں گئی ہیں جو میرے لئے دنیا دافیجا سے زیادہ  
کام ہے۔ مالے ہو، مالے ہو، مالے ہو، مالے ہو، مالے ہو۔ مالے ہو، مالے ہو، مالے ہو۔ مالے ہو، مالے ہو،

اور تم آجھت میں بھی سروار ہو اجس نے بچھے دوست رکھا۔ تیرا جیسا  
میرا جسیب، میرا جسیب اللہ لا جسیب، تیرا راشن میرا دشمن امیر اداشن حدا کارشن۔ اور اس شعر کے  
لئے ہدکت ہے جس نے بچھے لئے بھین رکھا۔ اس حدیث کو امام محمد بن جمان کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ  
ابن عباس اس کی بیانیں بھی تفسیر کرتے تھے کہ جو شخص حضرت علی کی طرف دیکھے تو یہ بھیں اللہ کے پیغمبر  
لے جوان عالم ہے۔ سبحان اللہ کس نظر بنا دی ہے یہ جوان۔ سبحان اللہ کس قدر نصیح ہے یہ جوان۔

۱۴۔ جب جنگ بعد کی لڑائی کی راست ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیں پانی کوں پلاتے گا؟ یہ اگر  
خا موسشو رہے۔ حضرت علی اپنے مشک کو غلیں دیا۔ پھر کمزیر پر تشریف دے جو سبب ہی اگر  
اور تاریکب تھا۔ اب اسی اگر کے، اللہ تعالیٰ نے جبراہیل اور سارا ضلیل سے دھیکا کر دی  
اس کے بھائی اور اس کے گروہ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ دو آسمان سے کیتے اڑتے ان کی آواز  
ایسی ہی جو کوئی بھی سختا تھا درجہا تھا۔ جب کمزیر کے مجازیں پہنچے تو حضرت علی پر سلام کیا۔ اور  
آن فرشتوں نے بھی سلام کیا جو آپ کے ساتھ تھے۔ ایسا حضرت علی کی عزت اور جمالت قدر دو  
سے کیا۔ اور درسرے سلسہ رہا یہ میں جو النبیین والک سے بیان کیا ہے کچھ اضافی کیا ہے۔ میں  
علیٰ ترقیات کے درجہ جنت کی اونٹوں پر سارے گے۔ تیرا جھنڈا میرے گھنٹے کے ساکھوں ہو گا۔ تیرا کی  
رائی میرے کی رائی کے ساکھوں ہو گی۔ جسیکہ قحط میں داخل ہو گے۔

۱۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو گل رجھ کا خطبہ دیا۔ فرمایا اسے لوگو! قریش کو اسکے پڑھا اور ان کے لئے  
اوہ ان کو تعلیم نہ دو۔ دل قلیم والے ہیں۔ قریش کے ایک آدمی کی اعانت عام دادا جیوں کی قدر کے  
پیار ہوئے ہے۔ قریش کے ایک آدمی کی اعانت عام دادا جیوں کی اعانت کے ہمارے قریب ہے۔ اے الہ  
بھومنیں اپنے رشتہ داروں اپنے بھائیں اپنے ابی، اپنے ابی طالب کے سبقت دھیت اور اپنے  
میں اس کو دوست رکھے کا اور منافق اس سے بخوبی رکھے گا۔ جس نے اس کو دوست رکھا اس  
نے بچھے دوست رکھا۔ جس نے اس سے بخوبی رکھا اس نے بخوبی رکھا، جس نے بچھے دوست  
رکھا اس کو اگ کا عذاب دے گا۔

۱۶۔ رسول اللہ نے فرمایا، حدیث ہیں آدمی ہیں۔ جسیں بخار جو شر کے انجانی حصے سے دعوے لئے ہوئے اسے  
سخت اور میں آکی فرموں جو اپنے دیا ہیں کو پر شدید رکھنا تھا۔ اور علی بن ابی طالب میں احمد اپنے علی  
یہ میں۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے کتاب مفتکان علی میں بیان کیا ہے۔

۱۷۔ رسول اللہ نے فرمایا، علی کر پانچ ایسی خوبیاں دیں گئی ہیں جو میرے لئے دنیا دافیجا سے زیادہ  
کام ہے۔ مالے ہو، مالے ہو، مالے ہو، مالے ہو، مالے ہو۔ مالے ہو، مالے ہو، مالے ہو،

## باب ۴۰

ان احادیث کے بارے میں جو امام حسینؑ کی شہادت کے بارے میں والدہ مونیث

اپ پر اسلام کا درود، رحمت اور برکتیں فاذل ہوں اور آپ کے  
اہل بیت اور ان لوگوں پر محبی جو آپ کے ساتھ تھے ہیشماہیش  
مائد ہوں۔

۱۰۔ مسلمانہ میں امام فضیل بن عبید زادہ عباس رضی اللہ عنہما کے روایت ہے کہ آپ رسول اللہ صلیم کی  
خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے آج رات ایک محیب خاب دیکھا ہے، فرمایا ہے  
لیکھا ہے؟ عرض کیا کہیں نے دیکھا ہے کہ آپ کے جسم بارک کا ایک طکڑا کاملاً ایسا اور میری کو دیں ڈال  
دیا گیہ۔ احضرت علیہ السلام نے فرمایا تم نے جعل کر دیکھا، انشا اللہ تعالیٰ فاطر ایک فرزند بخشنگی۔ وہ  
میری کو دیں یا بول گا جناب فاطر نے حسین کو جزا، آپ میری کو دیں تھے اور میں آپ کا ششم کے ساتھ دعوی  
پائی تھی۔ ایک روز رسول اللہ صلیم تشریف ہوتے، آپ کو اٹھا کر اپنی کو دیں رجایا، میں نے رسول اللہؐ کی دل  
دیکھا کہ آپ کی دلنوں آنکھوں سے انسانی کی لڑائی بندھی ہوتی ہے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول  
میرے ماں، آپ آپ پر قبول ہوں، آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ فرمایا جبراہیل نے میرے پاس اُنکر جھے اس  
بات سے آکا کہ کیا ہے کو ظفریب میری اہست میرے اس فرزند کا تکن کرے گی۔ میں نے عرض کیا  
الیسا جو کہ؟ فرمایا (باقی) جبراہیل نے مجھے سرخ مٹی لکر دی ہے۔

۱۱۔ بعض الفوائد میں لبی عالیش سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ فرمایا جبراہیل نے مجھے آنکھ کیا ہے کہ برا  
بے بیٹا طفت دکر لایا کی مسر زمین پر قتل ہو گا، میرے بعد ظفریب میری اہست قتنہ میں بتلا ہو جائی گی۔  
آن (جرف اسنا) المن بن حارثہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلیم کو فرمانہ پڑھنے شاہرا  
یہ فرزند یعنی حسن ایک الیسی زمین پر قتل ہو گا جس کا نام کربلا ہو گا۔ اگر اس موقع پر قتنہ میں سے کوئی آدمی  
 موجود ہو تو اس کی مدد کرے۔ المن بن حارثہ کو باتی طرف نکلے، ہمام حسین رضی اللہ عنہ احمد ان  
لوك کے ساتھ کر بلایں شہید ہو گئے، اچھضرت کے ساتھ تھے وہ

بعض الفوائد میں ابن عباس سے روایت ہے کہ امام حسین نے دکر لایا کی ماف جانے کی نو ہو سے اجابت  
فلسفی تھی۔ میں نے عرض کیا اُن مجھے یا آپ کو عیب دکلایا جانا تو میں اپنا ہاؤ آپ کے سر پر مغلیل ہیتا

واسے ہو، ان سے فضیلہ میں زیادہ بالصیحت ہوا وہ الی سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ  
فضیلت والے ہو۔

۱۱۔ جانب فاطمہ رسول اللہؐ خدمت میں ایں عرض کیا ہے میرے باپ آپ نے میری شادی ایک  
ایسے آدمی سے کی ہے جس کے پاس کوئی ماں نہیں ہے، رسول اللہ صلیم نے فرمایا اے فاطمہ امیں نے  
تیری شادی اس شخص سے کی ہے جو ان لوگوں سے اسلام کے لحاظ سے بظاہر ہو گا۔ صبر کے حوالے  
بڑا ہے علم کے لحاظ سے زیادہ ہے۔ تجھے معلوم ہونا چاہتے اللہ تعالیٰ نے زمین پر نکاح و دوڑاں میں اس  
سے تیرے باپ کو چنان تھا، پھر دوسرا مرتبہ نکاح مطلقاً۔ اس سے تیرے شہر کو منتخب کیا۔ اس حدیث  
کو الام احمد بن حنبل نے بیان کیا ہے۔

۱۲۔ جنکھنین کی واپسی کے بعد جب آیت اذاجا علی صریحہ والمعنی نازل ہوئی تو رسول اللہؐ سماں  
الله امما استغفار اللہ زیادہ تلاوت کرتے تھے۔

پھر فرمایا، اے علی، جس چیز کا مجھ سے دیکھ لیا گیا تھا وہ فرج آئی ہے اور فرج درجیخ کوک دینے میں  
و خل پر قشہ ہے، میری حکم جانشین ہونے کا قشہ سے زیادہ کوئی حق نہیں ہے۔ کیونکہ مجھے اسلام لئے  
میں قدم حاصل ہے، میری قرابت داری بھی حاصل ہے، اور میرے داد بھی ہو اور تیری زادیت  
میں سیدہ ملنہ العاملین ہے اور میں سے پہلے آپ کے دادر باغد نے میری حمایت اور لغافت کی تھی  
اوہ آپ نے اس وقت امتحانات پر داشت کے تھے۔ جب قرآن کا نزول ہوا تھا، میری واں  
یافت کی زیر دست خراہی ہے کہ میں ان امور کا مگر ان آپ کے فرزند کو فرار دوں!

اس حدیث کو الام اسحاق نقشبندی نے تفسیر القرآن میں روایت کیا ہے۔

رواہ تھری شرح شیخ المذاہد رابن ابی الحدیر (معتزل)

جی نھائل کو مراعٹ کتاب الصابر فی تفسیر الصوابی نے بیان کیا ہے، میں نے ان کا پی  
کتاب مشرق الاوسط میں ذکر کیا ہے۔

کا سر دیگر، اس نے جوہی کے مالحق اپ کے ناک سے جھابلی کرنی شروع کر دی۔ اور اتنا تھا کہ میں نے اس سے زیادہ کمی خپل کو خوجورت نہیں دیکھا، میں نے کہا کہ اپ ب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مشاہد تھے۔ یہ الف لا بخاری اور ترمذی کے ہیں۔

### ان احادیث کا بیان چین کو عمدۃ العلما دشافعیہ شیخ ابن حجر عسکری شافعی مکی نے اپنی کتاب

صواعق عمرۃ میں بیان کی ہے:

اب ابن سعد اور طبرانی نے ام البنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت لی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے جبراۓائل نے آگاہ کیا ہے کہ میرا فرزند حبیب میرے بعد زین الدین پر تسلی کر دیا جائے گا۔ اور یہ سے پاس مٹی لئتے ہیں اور مجھے آگاہ کیا ہے کہ اس میں میں آپ کا مغلکا در بودگا۔

اب العاذر اور حکم نے عباس کی وجہ ام الفعل سے روایت لی ہے۔ آپ امام حسین کو قتل کے ساتھ دو دھنپلاتی خپل اک رسول اللہ نے فرمایا کہ جبراۓائل میرے پاس آتے ہیں اور مجھے آگاہ کیا ہے کہ میری استغفار یہ ہے ای فرزند کو قتل کر دے گی اور مجھے صرف ہمیں ہا کر دی ہے۔

امم احمد بن حنبل نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا ہے جو اس سے قبل کہیں نہیں دیا اور مجھے کہا کہ تیرا بیان حسین مستل کر دیا جائے گا۔ اگر تم پاک و فرو میں تم کو اس سرزین کی مٹی دکھارو ہ جسماں وہ قتل ہوں گے۔ اس نے ایک صفحہ مٹی نکالی:

«خذلت اسناد» انس روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک فرشتہ آپ نے پہنچ دی۔ میری زیدارت کرنے کی اجازت مطلوب کی، اسی کو اجازت مطلوب کی اور اس نہ ان مسلمانوں کا برہی مٹی۔ فرمایا ہے ام سلمہ در حفاظتے کی ترکی کرنا مدد و مذہب کے اندر کو خپل داصل رہو۔ خباب ام سلمہ در حفاظتے پر سمعی اسی وعدہ ان میں امام حسین داخل ہوتے اور اپنے ناتالی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گورنریکی میں بیٹھ گئے۔ آپ اس کو چھستے اور اس کو تھت افسوس نے کہا تیری استغفار انس کو قتل کر دے گی۔ اگر اس جاہیں تو میں آپ کو وہ جگہ دھکا دیں جہاں آپ قتل ہوں گے۔ فرشتے نے آپ کو وہ جگہ دکھو دی اور آپ کی خدمت میں کچھ سخت رہت اور کچھ مٹی لاتے۔ ام سلمہ نے اس مٹی کو دیکھ لیا اور اس کو ایک گلکر کے میں رکو دیا۔ ثابت نے کہا کہ تم لوگ اس جگہ کو کہا کہتے ہیں۔ «الج حاکم نے یہ عبارت زیادہ کی ہے کہ سخت روت ضمیم) سہل سخت رہت کہتے ہیں۔

فرما ہیں ضرور نہیں خال جگہ پر تکی کی جاؤں گا۔» یہ بات مجھے زیادہ مسند ہے کہ ہذا اس کے رسول کو حرم یہ سخن سے لالہارہ ہے۔ یہ دو باتیں جس کی وجہ سے میرے لفظ کو اپ کے بارے میں تسلیں برجیں ساختے ہیں۔

۵۔ کتاب الصادقہ میں تحریر کیا ہے کہ امر القیس بن علی بن عویس بن جابر بھبھ بن علیؑ کی شام میں برقضہ کا اسیر تھا، اب کے سے حضرت علی بن ابی طالبؑ نے فرمایا ہے کہ عویس بن جابر کے سترے خربخش کی نظر ہے۔ ہمارے سالق اپنی میلوں کا دشتر کر دیکھے اس نے وہ کیا سے علیؑ نے اپنی دھنر جا سکا شرط آپ سے کر دیا۔ محسن ایزیر سے ساختہ اپنی بیٹی سلما کا دستہ تک ریا۔ اسے حسینؑ ترے ساقہ اپنی دھنر بیب کا نکاح کر دیا ہے، رہب جناب سکینہ کی والدہ احتجہ ہیں اور جس کے بارے میں امام حسینؑ علیہ السلام فرمایا کہ تھے۔

لہر لکھتی لاحب دامًا تحل بہا مکینۃ خالیہ

تیری زندگی کی قسم بھے تو وہ مگر زیادہ پسند ہے جملہ حکیمة اور رب بیت قیام فرمائی۔ یہ جناب رب ائمہ رحمۃ اللہ علیہیں کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے وہ دھن کوہ کہ جاہیں ایک سال تک اقامت فرمیں، پھر آپ نے پر خوشی رہیں۔

اللَّا يَحُولُ شَيْءٌ عَمَّا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ يُبَثِّ حَدَّلَ كَمَا لَمْ يَقْعُدْ حَدَّلَ

میں ایک سال تک قیام پر ہوں۔ اب تم دھنل کو امام حسین اور علی (اصغر) علیم کہتا ہوں۔

و اور حدا کے پردہ کل قبول اجنبی خپل ایک سال پر بارہ تاریخے دہ مسند ہے جو جانتے ہے۔ کتاب پر وہ الفرقی میں امام حسین علیہ السلام سے روایت ہے کہ میرے ناتانے مجھے فرمایا میں میرے فرزند اتم میرے جگہ کا جگہ ایم جس نے تھے دوست رکھا اور تیری اولاد کو درست رکھا اس کے لئے خوشی ہے اور دید ریتے کے دن تیریے قابل کے لئے تھا ہے۔

جگہ میں ابی ایں لفظ سے روایت ہے کہ میرے ناتانے مجھے کمی خپل کی اعتماد ملے اور اس کے متعلق صحابہ کرتا ہے۔ شہر نے بھاگریا خیال ہے کہ اس نے احتمم کی حالت میں تکمیل مارنے کے متعلق سمسدہ درافت کیا تھا، ایں عمر نے کہا کہ عراق و مکہ کے قتل کے تاثران کے متعلق سالان کو تصحیح کر دیجئے۔ حالانکہ انہوں نے کوئی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند کو قتل کر دیا ہے اور جنہیں کے متعلق رسول اللہ نے فرمایا تھا وہ دلوں (حسنین) دینا میں میرے ملکتے ہوئے پھول ہیں۔

۶۔ حجۃ المؤمنین انس سے روایت ہے کہ میرے ابی زیاد کے پاس میٹھا ہرا تھا۔ اس کے پاس امام حسین علیہ السلام

الصحاب کا خون ہے۔ ماقرئ کے بارے میں فکر لاحق ہوتی۔ آخر نمازِ عیدِ مبارکہ اپنی روز جو گرے دن  
الحمد لله و کو قتل کر دیتے گئے اداس وقت آپ کی عمر مبارکہ ۷ سال بھی ماہ میں۔ جناب ام اعلیٰ  
فرماتی ہیں کہ میرے جانت کے ذخیر کو اس وقت سنا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تھا۔ یا  
اس رات سن اجس سے پہلے امام حسینؑ خشید کرنے لگے تھے (جانت کے لحاظ میں)۔

ایہا المقاتلوں جملہ حسیناً فاختہدا بالذاب والذلیل

قد لعنتهم علی لسان ابن عاصم دمودے و صاحب الائمه

رزوجہ پٹھے گڑھچاہے

میں نے ایک دربر سے جی کی آواز کو منا جو کہ راحات

سمم المسجد حسینہ فله بیرونی فی المخدود

البواہ میں عملیاً تدریش وحدہ خسیراً الحمد لله

آپ کی شان پر نبی نے افہم گھسا۔ آپ کے خارج پر رشریت کی۔ آپ کے والملک قریش  
سے بذریعہ الشان سمجھا۔ آپ کا نام دیکھ لکھ کے نامے افضل تھا۔  
ایک اور عنیف نے کہا۔

الق حسین هبلا کان حسین جبلا

حسین زیر دست پر میرا کرتے۔ حسین، حرم میں، ایک پناہ نہیں

ایک اور عیفہ نے کہا۔

الا یا حسین خا ہنھلی مجھد غمن میکی علی الشهداء العلی

اسے آنکھ خوب رسلے۔ تیر سے بعد شہداء پر کوئی روئے گا۔

عنی، هنط تقدیم اندھا۔ الی بیتہ فی الملک و عنده

اس گروہ میں روئے ہیں کوہت کھینچ کر زیر دستی یعنی نہکی طرف لے گئی۔

و عدد اس آدمی کو کہتے ہیں جس کا نسب صحیح رہا۔

حسبہ امام حسینؑ علیہ السلام کا سردار کہ یہ عالم کے ہاں میں کچھ تردد کوک پہنچنے پر اتر رکھتے۔ انہوں  
نے شرابی میں شردوخ کر دی۔ بر اس حالت میں ہی تھے کہ ناگاہہ دیوار سے ایک ہاتھ نوبارہ بھا جس  
کے پاس رہے کا قسم تھا۔ اس سے خون کے ساقیہ سطر لکھ دی۔

اندرجہ امامۃ قتلت حسیناً شفاعة حسید و دم الحساب

۵۔ قاتل ایں احرکی روایت ہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجنب یہ کٹی خون کو جانے  
تو کہیں کہ جسین قتل کر دیتے گئے اداس وقت آپ کی عمر مبارکہ ۷ سال بھی ماہ میں کوہ دیا تھا۔ میں  
لئے اس کو دیکھا کہ جس دن امام حسینؑ قتل کر دیتے گئے وہ خون بھگی مکنی ॥ اور اس پر فرماتی ہیں کہ حسینؑ رات  
کو اپنے قتل پر مستہ ہیں تو یہ سئے کی کھنڈے دے کر یہ کتنے ہوئے سنا۔ ۶۔

ایہا القاتلوں جملہ حسیناً فاختہدا بالذاب والذلیل

اسے دو لوگوں جمالت سے حسینؑ کو قتل کرنے والے عذاب اور ذات کی لیٹیں بشارت ہو۔

قد لعنتهم علی لسان نادود و مرلمیہ و حامل الاجیل

تم پر حضرت رواہ، حضرت مولیہ احمد انجیل کے حال حضرت علییؑ کی زبان سے لعنت کی گئی  
بیں روپی اور شیشی کو کھو لاتر تمام کی تمام خون پر ہو گئی تھی۔

۷۔ ایک سعدی شعبی سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ علیہ السلام جانتے ہوئے جسین کو لے سے اُن  
کا گزر جاناب اتنے روئے کہ زینؑ آپ کے آنسو سے تر ہو گئی۔ فرمایا کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
میں حاضر ہو اور آپ رہ رہے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں اپنے پرتوں کا ہوں اپ  
کیوں رہ رہے ہیں۔ فرمایا الجھیلی میں پاس جبراہیل موجود تھے اور مجھے آکاہ کیا ہے کہ برا فرز حسین  
فرات کے کنارے قتل ہو گا۔ اس جگہ کو کہا کہتا تھے میں۔ پھر جبراہیل نے اس جگہ کی سی کی ایک سٹولی  
اور دو سکی مجھے سو نکھانی جس سے میری دلکش آنکھیں بے اختیار رہنے لگ گئیں۔ نیزاں کو  
لماں احمدیہ روایت کیا ہے۔

ٹالے روایت کی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ علیہ وسلم کا گزر کیا ہے تھا اسے فرمایا اس جگہ  
الوکی عماریاں پھٹری گی۔ اور اس جگہ دو لوگ اتنیں گے۔ آل محمد کے نوجوانوں کا یہاں خون بیایا  
جاتے ہاں، اس سیداں، بیدملاں، لگے، جن پر زینؑ آسمان روئیں گے۔

ترمذی نے سٹولی سے روایت کی ہے کہ عمار کی ایک عورت نے کہا کہیں اسے اسکی خدمت میں حاضر ہیں  
انہوں نے در ہو چکی ہیں۔ لے عرق کا، آپ کیوں روہی ہیں۔ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
والہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے اپنے بیوی، بیک، اور سارا قدس خالاً لو دیے ہے میں نے عرض کیا اسے اللہ کے  
رسول آپ کو کیا پہنچی ہے؟ فرمایا میں ابھی الجھیل قتل کیا جسیں پر موجود تھا۔

اسی طرح ابن عباس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر کہتے پڑیا تھا۔ اس اور غبار اور حالت میں دیکھا اسے  
کہ زینؑ الیک شیعی مغلی صریخ میں خلیل موجہن تھا۔ آپ سے ابن عباس نے روایت کیا فرمایا حسینؑ اداس کے

بیت المقدس سے جو بھی پیغام اُٹھایا جاتا تھا۔ اس کے تکے سے تازہ خون موج زدن پہنچتا تھا۔  
ابو قیل نے کہا کہ جب امام حسین شید ہوئے تو سورج کو کسوف لگ گیا اور ستندے ظاہر ہو گئے۔  
لیٹ بن احمد نے کہا حسین کے ساتھ عباس، جعفر عبداللہ، عثمان، ابو جعفر فرزانہ بن علی بن ابی طالب  
علی اکبر حسین آپ کی والدہ کا اسم گرامی میں لفظ ہے۔ عبداللہ بن حسین آپ کی ماں کا نام اُڑی رہباخ  
ہے۔ جو قدر نہ کلب سے تعلق رکھتے تھے۔ عبداللہ بن عباس اس وقت دعویٰ پیش کیتے تھے۔ ابو جعفر علی  
اور حکیم عبداللہ بن جعفر اور سلم اور جعفر بن عقبہ اور امام حسین کے غلام میمان شید ہوئے۔  
حسین خفیہ نے کہا امام حسین کے ساتھ بزرگ طاطر کے سزا فراہ شید ہوئے۔ سب کا سلسلہ اس  
حباب فاطمہ سے ملتا تھا۔

ابو قیل نے کہا کہ جب سفاحی پہلو نزول پر اُنکر کش رباب پر رہے تھے تو زیارتے دیوار سے ایک لمبے کا  
قلم نمودار پر احمد نے خون سے اس عطا کر تحریر کر دیا۔ سہ  
اتر جواہمہ قلت حسیناً شفاعة جده يده الحداد  
وَلَوْ كَوْسِرَ بَرَكَ كَوْحِيْهَ وَلَرَبَّهَ لَوْ كَوْهَ لَسَ آتَهَهُ  
ابن لکتاب الکبریٰ پر بیان کیا ہے۔

غلادہ بن عییر نے کہا کہ جب ابن زیادہ اور اس کے ماقبلوں کے مترجموں کے صحن میں رکھ دیئے گئے تو  
میں لگن کے تسبیب ہو گیا اور وکہ رہے تھے آیا، آیا۔ تاکہ ایک سانپ آیا اور ان رسول کے انہوں  
اعظیں ہوتا تھا جو ایک زیاد کے نفعیہ میں گھس گیا۔ آتا تھا اور جانا تھا اس نے درود العصاکی یا یعنی دش  
اس حدیث کو تردی نہ سمجھا۔

المطالبہ سے ردیت ہے کہ ابو بندہ علمی عبد اللہ بن زیار کے پاس گیا۔ جب عبد اللہ بن زیاد کو دیکھا  
زکما (معاذ اللہ) تمارا محمد اور بھائی! ایک سچھ نے ابو بندہ کو لوبیہ بات کھلائی تو اپرورہ نے کہا کہیں پیغام تھیں  
کہ نستکریں ایک الیک توہینیں زندروہ جاں کا جو مجھے خود صلم کی صحبت کی غرفت لی وجہ سے نامست کر کے گی  
ابن زیاد نے پرسے کہا کہ حمل صحبت پلا شہر نمارے لئے باعث زینت ہے۔ میں نے ایک کی حضرت  
میں آدمی اس نے ردیلیا افتخار کرے۔ اپس سے حزن کے تعلق سوال کر دیا کہ اپس نے اس بدلے میں کوئی چیز  
کو سے سن لئی، ابو بندہ نے کہا میں نے اپس سے ایک دفعہ نہیں کہی بار اس جیز کو سنا تھا جو شخص اس بات  
کی تکمیل کر سے کہا۔ اللہ اس کو اس سے سیراب نہ کرے۔ پھر ابو بندہ نامامن برکت پلے گئے۔  
(ابوالابداود، الشیخ مجیع الفتاوی)

امست حسین کو قتل کرنے کے بعد اس بات کی اگیر رکھتی ہے کہ قیامت کے روز ان کو اپ کے نامے کی ثابتت  
نصیب ہو گی یہ۔

یہ شرمن کردہ لوگ بھاگ گئے اور سترہ زین کو جوڑ دیا۔

ضصورت عمار اور نیز درسر سے آدمی نے روایت کیا ہے کہ سترہ زین رم پر ایک گرجا میں تحریر  
و مسلم کہ اس شر کو اس شخص نے لکھا تھا۔  
حافظ الانعام ابن القتال مسلمہ لبادیہ میں نصرۃ الازدیۃ سے روایت کرتے ہیں۔ اپنے ہمیں کہ جب  
امام حسین شید کر رہی تھے تو آسمان سے خون کی بارش پر بیسی، جب ہم نے صبح کی تو ہمارے پیادے اور کام  
خون سے بھرے ہوئے تھے۔

لہور کی حدیث کے علاوہ ایک اور حدیث ہے کہ آسمان سیاہ کو گیا تھا جتنی کہ دن کو ستارے دھکائی دیتے  
گئے اندھوں پر اخیار جاتا تھا اس کے سیچے خون جوش مل کر لکھا تھا۔  
الہشی نے بیان کیا ہے کہ ورنگ جوان کے لشکر میں موجود مقادہ را کوئی پہلیا۔ اپنے ایک بیان کے تاثر کے حوالے  
سے جو عراق ہمانجا بتا تھا ان حضرات کی ان لوگوں سے ملاقات ہو گئی۔

آن بالوں کا ذکر حسین کو ابن سیوط نے جمجم المغوارہ میں بیان کیا ہے  
جب امام حسین اور ایک سے متعلق شید کر دیتے گئے۔ امام علی بن حسین کو پاہانچیر کے غاطر سکیلہ  
حسینیکی دھڑکوں کے ساتھ ایک زیاد کھہاں لے گئے۔ ابن زیاد نے ان کو بیزید کے پاس رواند کر دیا۔ جناب  
سیفی کے مقتول حکم دیا کہ اس کو تیکھے رکھا جائے تاکہ وہ اپنے باب کا سر کیجھ ملیں۔ جب ورنگ بیزید کے  
پاس آئے تو بیزید نے کہا۔

نَفَقَ هَامَّا مِنْ سَاجِلَ أَعْزَةَ عَلِيَّا وَهُمْ كَانُوا أَعْنَ دَلَّا  
ہم نے اس آدمی کے سر کو جڈا کر دیا ہے جس نے ہم پر خودج کی حالانکری کو لوگ نافذان  
اور بہت بڑے ظالم کئے۔

بھر بیزید نے ان حضرات کو مدینہ رواند کر دیا۔  
شعبی نے کہا کہ میں نے آرمیوں کو اسی سے اگر تھے تو میں دیکھا جن کے پاس نیزے ہے۔ اور  
قاتلان حسین کا پیچا کرتے ہے میں نے لہوڑی دیتیں لٹھا دیکھا مختار اورے اور ان لوگوں کو قتل کر دیا۔  
امام زہری نے کہا کہ ملک شام سے جو بھر بیسی اٹھایا جاتا تھا اس کے سیچے تازہ خون موج زدن بتا تھا۔